A Rare Collection of the

ROYAL FIRMANS

(ILLUSTRATED)

BY

BASHIR UDDIN AHMAD, M.R.A.S.,

DELHI.

1926.

1st Edition 1,000 Copies.

Price without Binding .. .. Rs. 3-8-0.

,, with Binding .. .. Rs. 4-8-0.

Postage for Unbound As. 11.

,, ,, Bound ,, 14.

فرامین سلاطین مغلیہ و عادل شاہیہ بیجاپور وغیرہ کا ایک مجموعہ بنام "فرامین سلاطین" اعلیحضرت کے نام نامی سے معنون کرنے کی نسبت آپ نے اپنے معروضہ مورخہ ۹ ر ستمبر ۱۹۲۵ء میں جو استدعا کی ہے اُس کے متعلق حکم اقدس شرفِ صدور پایا ہے کہ اسکی آپ کو اجازت ہے یعنے آپ کتاب مذکور اعلیحضرت کے نام نامی سے معنون کر سکتے ہیں۔

شرح دستخط احمد حسین امین جنگ

صدر المہام پیشی

خطِ تقریظی جناب خواجہ حسن صاحب نظامی دام برکاتہم (مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۵ء)

وارث الادب[1] مولانا بشیر الدین احمد صاحب سلام علیکم آپ نے اردو لٹریچر کی جو شاندار خدمات انجام دی ہیں وہ ہر شخص کو معلوم ہیں، آپ کے والد ماجد[2] نے اردو زبان میں جیسے عظیم الشان کام کیے ہیں، یقیناً آپ اُن کے صحیح وارث ہیں آپ کی نئی تالیف فرامین سلاطین ایک ایسی "تاریخی یادگار ہوگی، جس پر آئندہ نسلیں آپ کو ہمیشہ یاد رکھیں گی۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام کی علم نوازی بھی قابل شکر گذاری ہے کہ اُنھوں نے اس کتاب کو اپنے نام نامی کے ساتھ منسوب کرنے کی اجازت دی یقیناً وہ سلطان العلوم ہیں۔

اس کتاب کے شائع ہونے سے مغل بادشاہوں کے درباری طرز خطاب کو دوامی زندگی ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس کارخیر کے عوض آپ کے نام اور کام کو بھی دوامی زندگی عطا فرمائے گا۔

دعاگو حسن نظامی

---

[1] جناب خواجہ صاحب نے کئی برس ہوئے اپنے بہت سے متعارفین کو اُن کی ذاتی حیثیت کے مناسب حال کچھ موزوں خطابات دیئے تھے۔ خاکسار کو **وارث الادب** سے یاد فرمایا تھا جب سے آپ اپنی تحریرات میں مجھے یہی لکھا کرتے ہیں

[2] یعنی جناب شمس العلما ڈاکٹر مولوی حافظ **نذیر احمد** صاحب خان بہادر ایل ایل ڈی۔ ڈی اوال۔ مرحوم و مغفور، خدا اُن کو غریق رحمت کرے

مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لیئے جیئے جیتا ہے وہ جو مرچکا انسان کے لیئے۔ ۱۲

(تمام شد)

کی جیتی جاگتی باعث و فخر فارسی تحریریں جو سُنہری باقیات الصالحات یادگار ہیں اور جس کے دم قدم سے اب تک سلاطین مغلیہ کا نامِ نامی اور اسمِ گرامی چار دانگ عالم میں مثل آفتاب روشن و پرتو فگن ہے وہ ذات ستودہ صفات مجمع محاسن و خیر و برکات لاتنا ہی ذات اقدس اعلیٰ حضور پُر نور خداوندِ نعمت خدایگان عالی متعالی مدظلہ العالی آسمان بارگاہ ذی عز و جاہ ظل اللہ نواب میر عثمان علی خاں بہادر آصفجاہ نظام عالی مقام مرجع انام شاہِ دکن خلد اللہ ملکہٗ و سلطانہٗ و افاض علی العالمین برہٗ و احسانہٗ کی ہے۔ ذات اقدس و ہمایوں کے سوا علوِ مرتبت جاہ و جلال کا ہم پلہ اور کون ہے؟ ؎ خاصان حق کے خاص ہو نیکوں کے نیک ہو + مثل نگاہ تم میری آنکھوں میں ایک ہو۔

اس خانہ زاد کو اس بارگاہ معلیٰ سے خصوصیت حاصل ہے وہ میرا آقا میرا بادشاہ ہے ایک ولی مدۂ بارگاہ سلطنت کی نمک خوار دیرینہ دعاگو ہیں نے جوش عقیدت و وفا میں مجبور ہو کر یہ بڑی بات بڑی جرأت کی کہ ایک معروضہ گزرانا۔ رجا و بیم کی حالت میں چشم براہ رہا کہ دیکھئے پردۂ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے کہ میری عاجزانہ درخواست درجۂ اجابت و قبولیت کو پہنچی۔ خلوص نیت کا ثمرہ ملا۔ شرف منظوری اور خلعت قبولیت پیشگاہ خسروی سے سرفراز ہوا ؎ حاتم کا کرم نخل ہے یعنی وکرم ایسا + گردوں کا ستم پیست ہے جاہ و حشم ایسا + زباں میں طاقت نہیں کہ اس فرمان معلومت نشان کا شکریہ ہیچ میرز کیوں کر ادا کر سکے یہاں رو نگٹے رونگٹے سے بے اختیار دعا نکلتی ہے مدعا کی مراد پائی آرزوئے دیرینہ حسن الوجوہ بر آئی۔ وہ فرمان عالیشان جو صدر فیض اور کرم و بخشش و عطا سے معمور و مملو ہے تبرکاً لکھا ذیل میں درج ہے میرے نزدیک اس کتاب کے لئے باعث فخر اور سرمایۂ بالعموم یہ توقع بڑے فخر کا ہی دکنی بہ لحاظ اس کتاب کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی عزت نہیں ہو سکتی یہ کتاب جس گھر دربار سے نکلی تھی وہیں جا پہنچی۔ یہ اس کے لئے بڑی فال نیک ہے۔

ع سالے کہ نکوست از بہارش پیداست خداوند کریم ہمارے آقائے ولی نعمت بادشاہ ذی جاہ کو دیر گاہ ہمارے سروں پر سایہ فگن اور سلطنت دکن پر با خیر و خوبی خوشی و اقبال و کامرانی سلامت باکرامت رکھے۔

ع ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد +

نقلِ فرمان

رنگ کوٹھی اعلیٰحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

کم ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ مہر طلائی میں سکے اوپر چاند تارا بنا ہوا ہے جس کے گرد خط انگریزی یہ عبارت ہے۔

H. E. H. The Nizam's Government Hyderabad

Deccan

مہر کے نیچے یہ ہے "دفتر پیشی صدر المہام صرف خاص مبارک" خلد اللہ ملکہٗ

خدمت شریف جناب مولوی بشیر الدین احمد صاحب وظیفہ یاب اسسٹنٹ انسپکٹر...

ری یہ کتاب میری نظر سے نہ گزری تھی کہ مغل (Antiquities Coronation Durbar 1911-
میں بھی شہر میں ڈھنڈورا۔ اس میں سب سے بڑے پرانے پرانے فرمان ملے۔ ع کام کرنے کا نہیں ہی دل
ناداں کوئی + خود بخود غیب سے ہو جائے گا ساماں کوئی + اگر اورنگ دو کی جاتی تو بہت ممکن تھا کہ اور بھی
فرمانوں کی زیارت نصیب ہو جاتی لیکن فرامین کی تعداد بہ تدریج (۱۸۸) تک پہونچ گئی ہی۔ کتاب کا حجم بھی کافی ہو گیا
ہی اگر ارباب بصیرت و ذوق اس کی قدر کریں گے اور ہاتھوں ہاتھ لیں گے (بشرطیکہ میں بھی جیتا رہوں) تو دوسرا
حصہ بھی مرتب ہو جائے گا ع افسانہ یاران کہن خواندم و رفتم + دریاب کہ لعل و گہر افشاندم و رفتم +
تصنیف و تالیف کا شوق میری گھٹی میں پڑا ہی ع یارے کہ بدست آمد و سر باخت بہ یارے + و اندر ہمہ
عالم بقدم بود و قلم بود + اواخر عمر میں وہ زمانہ آ گیا کہ ع رسم است کہ مالکان تحریر + آزاد کنند بندۂ پیر
پنشن پا کر خانہ نشین ہوا۔ با کار سے بیکار ہو گیا۔ آخر زندگی کے دن کیسے پورے ہوں، کچھ تو مشغلہ چاہیئے ع
ی سے غرض نشاط ہی کس روسیاہ کو + ایک گونہ بے خودی مجھے ہر آن چاہیئے۔ اب اسی مشغلہ میں لگا ہوا ہوں
مجھے خبر نہیں کہ صبح کدھر ہوتی ہی اور شام کدھر ع صبح ہوتی ہی شام ہوتی ہی + عمر یونہیں تمام ہوتی ہی۔
تصنیف و تالیف سے بہتر اور مفید کیا مشغلہ ہو گا ع بریں عمر نیم بر ہمیں بگذرم + ع
رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہی ذوق + اولاد سے رہی یہی تو ہی دو پشت چار پشت

دہلی جمادی الثانیہ جنوری سنہ ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۶ء میری قدر کر اے زمین سخن تجھے بات میں آسماں کر دیا حررہ خاکسار حقیر بشیر

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست

ای بہر کار رفیقت قل ہو اللہ احد | ای نگہدار تن و جان تو اللہ الصمد
لم یلد یارت و لم یولد ہمہ جا دستگیر | دافع غم لم یکن مونس لہ کفواً احد

جب یہ فرمان ایک کتاب کی صورت میں متشکل ہو گئے تو مجھے ضرور ہوا کہ اس بیش بہا خزانۂ شاہان اولوالعزم کو کہاں
نذر گزرانوں یہ فرمان بیشتر سلاطین مغلیہ کے ہیں اس کے پیش کرنے کے لئے اگر مناسب موقع و محل ہی تو لامحالہ ایسی ہی کوئی
بارگاہ سلطانی درکار ہی جہاں ان کی قدر و منزلت ہو کیوں کہ ع قدر جوہر شاہ بداند یا بداند جوہری + ہر کس و ناکس و تنہا
ان کی پرکھ کے قابل نہیں وضع الشئی فی غیر محلہ سے کچھ حاصل نہیں۔ تلاش و تفحص کی نظر غائر چو طرف دوڑائی۔ میدان
خالی پایا۔ نہ دل ٹھکانہ نظر میں کوئی جچا۔ ع ارباب کمال چل بسے سب + ستو میں کوئی ایک دو رہے ہیں۔ اتنے
بڑے وسیع اور عظیم الشان ہندوستان جنت نشان میں قحط الرجال موجب ندوہ و ملال ہی۔ ہر پھر کر مجھے صرف ایک فرد
فرید یگانۂ روزگار کا وجود باوجود ملا وہ وا وائے بے کساں منبع جود و کرم و فضل اتم مستجمع الصفات، نظر آیا جو شاہان سلف

خدا نے جس حال میں رکھا ہی وہ بھی لسا غنیمت اور قابل شکر ہی۔ وہ زمانہ ہے تنک کالسع البالی کا تھا۔ دن عید رات شب برات تھی مگر یہ زمانہ بھی عدل والنصاف اور امن عام کا ہی دور انگلشیہ کئی اعتبار سے خداوند تعالی کی خاص نعمت ہی ہم پر جارج پنجم جیسا ملک معظم حکمراں ہی جس کے عہد معدلت مہد میں ہم میٹھی نیند سوتے ہیں۔ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ ہم اعتراف احسان میں یہ کہتے ہیں۔ ؎

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

اس مجموعہ بلکہ خزینے میں آپ نشیب و فراز زمانہ کے ہر قسم کے رنگ و روپ پائیں گے۔ قدیم بھی اور جدید بھی ان کارناموں سے ہم سبق لیں گے۔ ہمارے پژمردہ دل کنول کی طرح کھل جائیں گے ہماری پست ہمتیں اپنے اسلاف کے حالات چشم عبرت سے دیکھ کر بلند ہوں گی۔ فانوس خیال کی طرح اس مرقعہ میں لیل و نہار کی گردش سب کی سب سامنے آجائے گی۔ ؎

شیریں تر از حکایت ما نیست قصۂ تاریخ روزگار سراپا نوشتہ ایم

میں نے تا بہ امکان سینوماٹوگراف کا سا نظارہ دکھایا ہی۔ آپ پرانی لعبتیں یاد دلاتا ہوں کی زندہ جاوید چلتی پھرتی تصویریں دیکھیے گے بھولی بسری باتوں کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

انگریز جو کام کرتے ہیں ڈھنگ سے سلیقے سے سارے کام پیسے کا کھیل ہیں یہاں حال یہ ہی کہ جامہ ندارم دامن از کجا آرم۔ دل بے اختیار لوٹ رہا تھا کہ انگریزی کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی سلاطین و خواتین کے فوٹوؤں سے مالا مال ہو۔ مگر ع۔ رری [illegible] در میں ست + پھر بھی روپئے کتنے کے دام دے گا کون؟ پھر ہم نا لائق بڑک تکلّا اتیرک کلاہ چند خواتین کے فوٹو دیئے سوائے دل رمانا [illegible] یہ فرمان کہاں اور ہم کہاں۔
آپ اسی کو غنیمت سمجھئے کہ میں نے نمونہ تو آپ کو دکھا دیا۔

کتاب چھپ ہی گئی آدھی سے زیادہ چھپ چکی تھی ع خدا خود میر سامان است ارباب توکل را۔ کہ ناگہاں ایک ہم فضل و کرم اتم کی ایسی رو آئی کہ فوٹوؤں کا ڈھیر لگ گیا یہ تائید غیبی اور فضل ربی ہی کہ منہ مانگی مراد ملی ہے طلب یہاں تو مرہ اس میں سوا ملتا ہی مدد [illegible] اس کو نہیں خود سے سوال اکیا ہی مدد تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ جناب سید شاہ حسین صاحب قادری چشتی مشائخ سیرم ضلع گمرکہ شریف [illegible] فرزند جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی نے اپنے پاس سے بہت فوٹو دیے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
Lesson to the Education of Arts

ؔ گردو کوئی بیچیرا سارا سلے تو دیر تھوڑا [illegible] کہا ہے [illegible]

مشکلے نیست کہ آساں نشود | مرد باید کہ ہراساں نشود

اسی دُھن میں شبانہ روز سرو ھفتنا رہا۔ جاگتے سوتے، سفر و حضر میں بھی یہی خیال پیش نظر تھا

در قبضۂ سعی است کلید درِ روزی | شیر از کشش طفل ز پستاں بدر آید

چند ہی دنوں میں میری توقع اور امید سے کہیں بڑھ کر ایک نادر و نایاب ذخیرہ فرامین کا ہاتھ آ گیا ؎ آ جائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہیے | سینہ سے لگائے تری تصویر ہمیشہ

ایک سے دو اور دو سے چار دہلم جرّا دیکھتا ہوں تو یہ کچکول گدائی بھرپور ہو گیا۔ ؎

ذرّہ ذرّہ بہم شود صحرا | قطرہ قطرہ بہم شود دریا

دور آخر سلاطین مغلیہ کے علاوہ کچھ بہت قدیم زمانے کے بعض نایاب اور نادر الوجود فرامین مل گئے۔

سلطان علاؤالدین خلجی کا ایک خط اور اُس کا جواب **سلطان غیاث الدین بلبن** اور ہمایوں **بادشاہ** کے فرامین میں نے ان جواہر ریزوں کو نعمتِ غیر مترقبہ سمجھ کر بڑے اہتمام سے جمع کیا ؎ آمادہ گشتہ ام دگر ایں یک نظارہ را ✤ پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را۔

تاریخ ہانکے پکارے کہہ رہی ہے اور واقعات بدیہی پیالہ شاہد حال اور ناقل مقال ہیں کہ مسلمانوں میں کوئی بادشاہ اکبر کے لگّے کا نہیں ہوا۔ واقعی وہ اسم بامسمی اور سلاطین مغلیہ کی ناک اور ہمارے لیے باعث فخر و مباہات تھا ؎ قیس سا بھی نہ اٹھا کوئی بنی عامر میں ✤ فخر ہوتا ہے گھرانے میں سدا ایک ہی دوسرے بادشاہ جیسے **جہانگیر شاہجہاں اور نگ زیب**۔ ؎

زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا | کہ میری نطق نے بوسے میری زباں کے لیے

بادشاہی نہیں خدائی کر گئے۔ اب صرف ان ناموروں کا افسانہ رہ گیا۔ زمانہ ہوا کہ وہ پیوند خاک ہو گئے۔ ؎

نسیم بھی ہے چمن میں اور اب صبا بھی ہے | ہماری خاک سے پوچھو کہ کچھ رہا بھی ہے

دنیا کا یہی حال ہے ع یکے ہمی رود و دیگرے ہمی آید۔

فنا کے ہاتھوں سے کوئی بچا ہے۔ دیر سویر سب کو یہی سفر درپیش ہے۔ سدا رہے نام اللہ کا ؎

جہاں یاروں کو لے گئی ہے اجل وہیں چلنا ہے **مظہر** ہر زہ عمل
کوئی آج گیا کوئی جائے گا کل یہ جہان تو رہنے کی جا ہی نہیں

خیر اب اُس زمانے کو خواب و خیال سمجھیے ع وہ بات کو وہ کن کی گئی کو وہ کن کے ساتھ۔

peace of the city, and reference should be made by the parties, desirous of offering a representation on such a point, to those authorities, as having full power to enquire and decide regarding it

With sincere wishes of Your Majesty's prosperity.

Your Majesty's Sincere Friend
S. R. Colvin

Head Quarters
22nd August 1854

تمت بالخیر

خاتمۃ الطبع

تاج خسرو نہ رہا تاج سلیماں نہ رہا
نام تو رہ گیا پر ایک بھی سلطاں نہ رہا

مدت سے فرامینِ سلاطین کے جمع کرنے کا شوق تھا اور اس کو خیال خام اور امرِ محال سمجھتا تھا مگر ہمتِ مرداں مددِ خدا کے بھروسے پر ایک بہت تھوڑے سرمایہ سے یہ کام شروع کر دیا۔ ع ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم۔ شروع شروع میں ہر قدم مشکل نظر آتا ہر دم یہی مصداق اس شعر کا تھا ؎

ملی ایک کا منہ جس کو بادی کی
وہ یہ سمجھا کہ مل گئی بیماری

مگر لگن صادق کے ساتھ سعی و کوشش۔ ہمت و استقلال نے بڑی مدد کی۔ ع

شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست + ہمیں سے ہمت بندھی۔ شعر

مرحوم بادشاہ کو اپنی بہت سی صفات حسنہ کی وجہ سے رعایا بہت عزیز رکھتی تھی جو گہرے طور پر متفقاً اُن کی وفات کا ماتم کرتی ہے حضور مرحوم کی وفات سے سلطنت متحدہ برطانیہ اعظم و آیرلینڈ کا شاہی تاج بالکلیہ استحقاقاً علیا حضرت شاہزادی الگزینڈ ینا وکٹوریا شاہ متوفی کی بھتیجی کے قبض و تصرف میں آیا ہے جن کے بفضلہ خدا ملکہ سلطنت متحدہ برطانیہ اعظم و آیر لینڈ و حامی دین ہونے کا اعلان باقاعدہ طور پر کیا جا چکا ہے۔

بخیال اس امر کے کہ حضور سرکار برطانیہ کے مخلص دوست ہیں میں نے واقعات بالا کی اطلاع دینا ضروری خیال کیا۔ خاتمہ پر میں اُس واجب التعظیم خیال کا اظہار کرتا ہوں جو مجھے حضور کی ذات سے ہے۔

میں ہوں حضور کا مخلص دوست۔ آکلینڈ

ضمیمہ فرمان نمبر ۱۲۶

To,

His Majesty Aboo Zaffur Surajooddeen Bahadur Shah Badshah Ghazi

My most esteemed and Royal Friend,

I have received and attentively perused, Your, Majesty's Waseeqa and its enclosures, regarding the restriction which has been placed upon the practice of killing cows in the city of Delhi.

My Royal Friend, the restriction I objected to have been imposed by the local authorities for the paramount object of the preservation of the

بتقاضاے وفور مراحم خاقانی و فرط تفضلات خسروانی کہ نمونہ افضال نیر دایست فدوی خاص
عقیدت و ارادت نشان کرنل جیمس اسکنر را بخطاب ناصر الدولہ بہادر غالب جنگ مین الاعیان
والاقران وفی الامثال والارکان سرفراز و ممتاز فرمودیم باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار
و امرای ذو الاقتدار و امرای عالیمقدار و جمیع ارکان دربار جہاندار و حکام ممالک محروسہ فدویخاص مزاجی الیہ
را از حساب قیمت آب بادشاہان مشمول انخطاب × برگزیدہ والقاب پسندیدہ معزز و مباہی
دانستہ انظار عنایت بادولت و اقبال را باحوال فرخندہ مآل بہادر معزالیہ یوماً فیوماً
متزاید و فی نہایت دانند بتاریخ پنجم جمادی الاول سال بیست و پنجم از جلوس ابدمانوس
مقدس معلی زیب تحریر و زینت تسطیر پذیرفت ×

لہ ڈی بوین (de Boigne) مہاراجہ سیندھیا کی ملازمت سے سبکدوش ہوئے تو آپ کا تقرر ہوا آپ نے بہت سے معرکے دیکھے مگر ۱۸۰۳ء میں جب کہ مہاراجہ سے جنگ چھڑ گئی تو دوسرے انگریز افسروں کے ساتھ آپ بھی علیحدہ کر دیئے گئے۔ اس کے بعد آپ نے لارڈ لیک کی ملازمت کی لیکن اس شرط پر کہ آقائے قدیم یعنی سیندھیا کے مقابلے میں نہ جائیں گے۔ آپ کو پرون ہارس نامی رسالے کا جو دہلی کی جنگ سے واپس آیا تھا کمانڈر مقرر کیا گیا تھا آپ ۱۸۰۵ء میں [illegible] کے معرکے میں لارڈ لیک کے ہمراہ تھے۔ لڑائی کے اختتام پر یہ رسالہ توڑ دیا گیا لیکن ۱۸۰۸ء میں آپ ہریانہ کے تصفیئے کے معاملات میں مقرر کئے گئے۔ گورکھا اور پنڈاریوں سے لڑائی کے لئے۔ (۱۸۱۴ء) آپ کے رسالے کی نفری تین ہزار کر دی گئی۔ ۱۸۲۲ء میں آپ نے بھرت پور کے محاصرے اور [illegible] میں نمایاں کارگزاری کی ۱۸۲۸ء میں آپ [illegible] رجمنٹ کے [illegible] ہو گئے [illegible] لیفٹیننٹ کرنل [illegible] سنگھ کے [illegible] کا [illegible] ۱۸۲۹ء میں آپ لیفٹیننٹ کرنل ہوئے [illegible] خطاب بھی [illegible] آپ [illegible] کرتے تھے [illegible] آپ کا رسالہ [illegible] کشمیری [illegible] کے اندر دہلی میں بھی آپ کا ایک [illegible] تھا آپ کا انتقال دسمبر ۱۸۴۱ء میں [illegible] ہوا آپ کی میت کو دہلی کے سینٹ جیمس گرجا میں [illegible] آپ [illegible] آپ انیا رسے کی لڑائی میں [illegible] D.Y.O [illegible] اسکنرز ہارس) [illegible] اسکنرز ہارس [illegible] آپ کو دہلی میں لوگ [illegible] سکندر صاحب کہتے تھے۔ ۱۲

صاحب بہادر فتح جنگ سپہ سالار مزین بمہر و دستخط اینجانب مرحمت
گردد بکمال مسرور و ابتہاج خاطر مقرون باجابت ساخت لازم کہ آن مہربان
نقل سند اصل نذر لور را برائے مہر و دستخط اینجانب معرفت صاحب جان نشین
موصوف پیش اینجانب ارسال دارند و اینکہ درباب وجمعی وطمانیت
خاطر آن مہربان سپہ سالار ممدوح بہ آن مہربان نگاشتہ اند کہ اگرچہ
مکانات از وقت آباو اجداد آن مہربان مقرر است ازان

پشت پر

رحمت خان ۱۸ جنوری ۱۸۰۸ء

(۱۸۷) نقل فرمان محمد اکبر شاہ ثانی

مورخہ ۵ جمادی الاول سنہ (۲۵) جلوس مطابق ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۰ء جس کی رو سے کرنل جیمس سکنر کو تصیر الدولہ[لہ] بہادر غالب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہٗ (طغرا)

مہر کے بیچ میں محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی ۱۲۲۱
ابوالنصر معین الدین سنہ احد
مہر کے گرد بادشاہوں کے نام ہیں

فرمان ابوالنصر محمد معین الدین
اکبر شاہ بادشاہ غازی
(طغرا)

درین زمان میمنت اقتران فرمان عالیشان
واجب الاطاعت والاذعان صادر شد کہ

لہ یہ فرمان قابل دید ہے نہایت عمدہ چوڑی جدول اور بے نظیر نقش و نگار ہیں۔ کاغذ پر پھولوں کا باغ کھلا ہوا ہے۔ فرمان کی (۷) سطریں ہیں خط ایسا پاکیزہ اور صاف نستعلیق ہے کہ آنکھوں سے لگانے کے قابل ہے۔ صاحب فرمان لفٹنٹ کرنل جیمس سکنر سی۔ بی۔ جو خطاب سے سرفراز ہوئے ناظرین سے ان کا تعارف کرانا ضرور ہے۔ مختصر حال ان صاحب بہادر کا یہ ہے کہ آپ ۱۷۷۸ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد سکاچ تھے جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمرہ ملازمین تھے۔ ماں آپ کی راجپوتنی تھیں۔ جب

مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر × بود مصدر رفاقت و دولت خواہی گردیدہ ہمراہ رکاب ظفر انتساب عساکر فیروزی مانده بجلدوے اینمعنے مواضعات رانور وغیرہ ہفت موضع مفصل الذیل عملہ پرگنہٴ مذکور سوای سائر باغات و املاک دائمہ × و معافی و روزینہ درین ارتھہ کہ قدیم معمول و مستمر است از ابتدائے فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی تا جین حیات بنام جنگ بہادر رحمان خان الصدق رحمت خان مذکور × از حضور مقرر و مفوض گردیدہ می باید کہ انہا خان مذکور را جاگیر دار مستقل دانستہ × پیش نایبان مشار الیہ حاضر بودہ ادای بالواجب نمایند و دقیقہ از وقایق اطاعت و فرمان برداری مہمل و معطل نگذارند و سبیل سومی الیہ × آنکہ رعایا و سکنائے آنجا از حسن سلوک خود راضی داشتہ در تکثیر زراعت × کوشد کہ موجب آبادی و رفاہیت رعایا گردد درینباب تاکید مزید دانستہ × حسب المسطور بعمل آرد الہا ×

رانور	جمعیت گڈھ	اونچہ سوار	کھلاس
۲	۲	۲	۲
راین لورہ	بھیل والے	دہ کمبوہان	/
۲	۲	۲	

مرقوم سیوم مارچ ۱۸۰۶ عیسوی مطابق یازدہم شہر ذیحجہ ۱۲۲۰ ہجری المقدسہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۵ ہے آپ کو شہنشاہ شاہ عالم کے دربار خاص میں رسوخ حاصل تھا - یہ بات مشہور تھی کہ جنرل پیرون خفیہ طور پر بونا پارٹ سے سازش رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے لارڈ ولزلی نے اُن کو ہٹا دینے کا مصمم ارادہ کرلیا جب جنرل پیرون کو علی گڈھ میں شکست ہوئی تو اُنھوں نے خود اطاعت قبول کرلی - بورکن (Borquin) کمان پر مقرر ہوئے لیکن اُس نے ۱۱ ستمبر ۱۸۰۳ء دہلی کی لڑائی میں لارڈ لیک سے شکست پائی - یہ لڑائی ہمایوں کے مقبرے کے سامنے جو میدان ہے اُس میں ہوئی تھی - سب سے بڑی اور فیصلہ کن فتح یکم نومبر کو لسواری میں ہوئی سیندھیا سے صلح ہو جانے کے بعد مرہٹوں کے سردار اندور کے ہلکر نے جنگ کا اعلان کیا جن کے ساتھ بھرت پور کا راجہ بھی شامل تھا - لارڈ لیک نے ویگ پر گولہ باری کی بھرت پور پر باوجود چار حملے کرنے کے بھی ناکامیاب رہے لیکن راجہ آئندہ اور حملوں سے بچنے کے لئے خواہانِ صلح ہوا - ہلکر اس امید پر کہ رنجیت سنگھ سے کمک ملے گی مستعجلانہ طور پر پنجاب جا پہنچا لیکن دریائے بیاس کے کنارے پر ہلکر کو صلح کرنی پڑی تھا - لارڈ لیک ۱۸۰۴ء میں مرتبہ اعلیٰ "پیرج" سے سرفراز ہوئے مگر تھوڑے ہی برس بعد ۱۸۰۸ء میں اس دارِ فانی سے راہی عالم بقا ہوئے - ۱۲

(۱۸۲) نقل سند شاہ[1] عالم بادشاہ

مورخہ ۲۹ محرم سنہ جلوس ۳۹ (مطابق ۱۲۱۲ھ، ۱۷۹۷ء) جس کی رو سے کنجپورہ کے نواب گل شیر خان بہادر کو موضع شیخوپورہ درگاہ حضرت شاہ شرف بوعلی قلندر قدس سرہ کے لئے دیا گیا۔

مہر مرہٹی
دولت راؤ
سیندھیا

× × ×
12 th May

حضرت شاہ شرف بوعلی قلندر قدس سرہ

عاملان حال و استقبال پرگنہ کرنال مضاف صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بدانند دریولا موضع شیخوپورہ عملہ پرگنہ مذکور سوائے × مصارف درگاہ و سوائے املاک و باغات دروجہ جاگیر خانعوالے شان محمد گل شیر خان بہادر × از ابتدائے فصل ربیع سنہ ۱۲۰۸ فصلے مقرر نمودہ شد باید کہ × تصرف و اختیار مشار الیہ واگزارند و بوجہے × من الوجوہ فراحم و متعرض نشوند در بنیاب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

یکموضع سوای وجوہات مصارف درگاہ
دسوای املاک باغات

تحریر فی التاریخ بست و نہم محرم سنہ ۳۹ جلوس

نوٹ :۔ اس کے نیچے مرہٹی عبارت ہے۔ ۱۲

---

[1] یہ سند جناب نواب ابراہیم علی خاں بہادر رئیس کنجپورہ نے نمائش درباری سنہ ۱۹۱۱ء میں مستعار دی تھی اس میں (۱۰) سطریں فارسی کی ہیں اور نو سطریں مرہٹی کی۔ اوپر ایک مہر چونی کی برابر مرہٹی کی ہے اور نیچے ایک مہر دونی کی برابر مرہٹی کی ہے اور بطور دستخط بھی مرہٹی میں ختم سند پر لکھا ہے۔

سند کی اوپر کی مہر دولت راؤ سیندھیا کی مہر ہے اور مہر کی داہنی طرف کسی انگریز کی چھوٹی دستخط اور تاریخ ملاحظہ ۱۲ مئی سنہ ۱۸۱۷ء درج ہے۔ ۱۲

سر بر بیشہ دلاوری و دلیری شہسوار عرصہ تیر مردی و تیری درۃ التاج × خلافت اختر برج سعادت
حامی دین متین مروج احکام سید المرسلین مصباح ابد فروغ جہانبانی موسس اساس گورکانی
فروغ دودمان صاحبقران × بادشاہزادہ عالم و عالمیان نور حدیقہ جہان و جہانیان نور چشم راحت
القلوب رفیع القدر بلند مکان المختص بمیامن ملک منان مہبط انوار عنایت × ایزد سبحان
عالیجاہی صاحب عالم بادشاہ زادہ ولیعہد مرزا اکبر شاہ بہادر و نوبت واقعہ نگاری کمترین
خانہ زاد آن درگاہ فلک احترام بختی رام × قلمی میگردد حکم جہانمطاع صادر شد کہ محمد غوث خان
منصب سہ ہزاری ذات و یکہزار سوار و خطاب غوث الدولہ غوث محمد خان بہادر ×
غالب جنگ سرافراز باشد واقعہ از شہر جمادی الثانی سنہ ۲۴ موجب تصدیق یادداشت قلمی شد

[illegible]

سہ ہزاری ذات یکہزار سوار ...
تحریر فی تاریخ شہر ... سنہ ...

والاشان مجلس خاص محرم خلوتسرائے صدق واخلاص کار فرماسیف والقلم تدبیرآموز امور عالم زبدہ فدویان خوانین بلند مکان عمدہ امرایان عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر بہ دستِ عظیم عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار آصفجاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ سپہ سالار۔

(۱۸۱) نقلِ فرمانِ اکبر شاہ ثانی

یہ فرمان مہدی اکبر شاہ ثانی کا جو بزمانہ ولی عہدی ۱۱ جمادی الثانی کو شاہ عالم بادشاہ کے سال جلوس (۳۴) - (۱۲۰۶ھ / ۱۷۹۲ء) میں شائع ہوا مشعر سرفرازی منصب سہ ہزار ذات ویکہزار سوار و عطائے خطاب غالب جنگ بہ غوث محمد خان۔

الٰہی

ھوالرب الرشید

تاریخ روز پنجشنبہ ۱۵ شہر جمادی الثانی سنہ ۳۴ جلوس مبارک معلی موافق ۱۲۰۶ھ ہجری مطابق ۵ آذر ماہ ..... برسالہ وکلای نواب قدسی القاب بلند جناب عالمیان مآب فرزند بجان پیوند سعادتمند برخوردار کامگار منصور نجتیار والانسب عالی تبار گلدستہ بوستان سلطنت بانی مبانی معدلت ثمرہ دوحہ عظمت قرہ باصرہ سعادت غرہ ناصیہ حشمت رافع لوای نصرت

ف یہ فرمان جناب ولی عہد بہادر بھوپال نے درباری نمایش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ طرز عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے اندراج بطور یادداشت عموماً پشتِ فرمان پر ہوتے ہیں جس سے گمان غالب ہے کہ اصل فرمان تلف ہو گیا یہ فرمان بلحاظ خطاطی کے بے نظیر اور قابل دید ہے۔ گو نہایت نفیس جدول بنی ہوئی آٹھ سطریں سیدھی ہیں۔ گیارہ آڑی۔ پھر پانچ سیدھی ہیں نے کوشش کی ہے جس طرح اصل فرمان لکھا ہوا ہے اسی طرز کی بجنسہ نقل بھی ہو تاکہ ناظرین کو طرز تحریر کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ ۱۲

(۱۸۰) نقلِ فرمانِ[1] شاہ عالم بادشاہ

مورخہ یکم رمضان المبارک سال جلوس (۱۵) ۱۱۸۷ھ ۱۷۷۴ء جس کی رو سے مرزا محمد جہان دار شاہ (شہزادہ جوان بخت) کو خدمت جلیلہ صوبہ داری آگرہ سرفراز ہوئی۔

باسمہ سبحانہ و تعالے شانہ (طغرا)

مہر | طغرا

ہوالغالب | فرمان ابوالمظفر جلال الدین

(بیچ میں) ابوالمظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ ۱۱۷۳ھ محمد شاہ عالم بادشاہ غازی

(مہر کے گرد) ابن عالمگیر بادشاہ۔ ابن جہاندار شاہ ابن شاہ عالم بادشاہ

ابن عالمگیر بادشاہ۔ ابن شاہجہان بادشاہ۔ ابن جہانگیر بادشاہ

ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ ابن بابر بادشاہ۔ ابن

عمر شیخ شاہ۔ ابن سلطان ابوسعید شاہ ابن سلطان محمد شاہ

ابن میران شاہ ابن امیر تیمور صاحب قران۔

فرزند بجان پیوند سعادتمند برخوردار نامدار کامگار نوید منصور بختیار والانسب عالی تبار گلدستۂ بہارستان سلطنت بانی مبانی معدلت ثمرۂ دو رعظمت قرہ باصرہ شوکت غرہ ناصیہ حشمت رافع لوای نصرت شیر بیشہ دلاوری و دلیری شہسوار جولانگاہ شیر مردی و شیری درۃ التاج خلافت اختر برج سعادت حامی دین متین مروج احکام حضرت سیدالمرسلین مصباح ابد فروغ جہانبانی موسس اساس گورکانی فروغ دودمان صاحبقرانی بادشاہزادہ عالم و عالمیان نور حدقہ جہان و جہانیان نور چشم راحت القلب رفیع القدر بلند مکان المختص بمیامن ملک المنان مہبط انوار ایزد سبحان عالیجاہی میرزا محمد جہاندار شاہ بہادر حفظ اللہ تعالی درین ایام میمنت آغاز مسرت انجام فضل و کرم بادشاہانہ آن فرزند ارجمند را بعنایت صوبہ داری صوبۂ مستقر الخلافہ

---

[1] یہ فرمان مرزا احسن اختر اور مرزا اکبر بخت صاحبان شاہزادگانِ مغلیہ مقیم بنارس نے ۱۹۱۱ء میں درباری نمائش میں مستعار دیا تھا۔ اس فرمان کی (۹) سطریں ہیں۔ خط نہایت عمدہ نستعلیق ہے۔ ۱۲

کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم فرد خوانین بلند مکان عمدہ وزرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والاعتبار رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہائے درگاہ خلایق پناہ لعل سنگہ قلمی میگردد حکم صادر شد یک لک و دو صد و پنجاہ دام موضع وجھر کھیرہ دربست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد وار جاگیر ہر سہ ہائے وغیرہ در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ و آنچہ از حسن تردد بر جمع آن بیفزاید مزاحم نشوند بمعافی توفیر مرحمت فرمودیم واقعہ ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۵ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح دستخط سعادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دارائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمان روائے اعتماد سلطنت کشورکشائی ظفر پیرائے مبارک جہانستانی عیش آرائے محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی و آگاہی جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم فرد خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والاعتبار رکن السلطنۃ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ داخل واقعہ نمایند۔

نقل مطابق اصل است

تحریر بتاریخ ۱۴ [illegible] سنہ ۵

شرح دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقعہ کل است شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بعرض مکرر رسانند شرح دستخط مدبر الملک اعزاز الدولہ ذکریا خان بہادر منور جنگ آنکہ بلبیست و نہم شعبان سنہ ۶ جلوس مکرر بعرض مقدس معلی رسد شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند۔

اسماء العبد بیگہ رقیہ

[illegible] ....

[illegible]

غازی
عالمگیر بادشاہ
گنگا داس فدوی

عالمگیر بادشاہ غازی
عبدالحمید خان بہادر فدوی
محمد ..... سنہ احد

سنہ ۱۱۷۱
سلیمان اقتدار عالمگیر غازی
سپہ سالار فدوی بادشاہ بہادر فتح جنگ
یار وفادار مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
وزیر الممالک جملۃ الملک

بتاریخ ۲۲ ذی قعد سنہ ۶ جلوس فی التاریخ ۱۹ ذی قعد ثبت شد

م م

ببیست و پنجم شہر ذی قعدہ
سنہ ۶ جلوس والا ثبت شد

(۱۷۹) نقل سند پیشگاہ نظام الملک وزیر عالمگیر ثانی

مورخہ ۱۲ ذی قعد سنہ ۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹ء سنہ جلوس ششم مشعر عطاے جاگیر موضع دھیر کھیرہ پرگنہ ہاپور بنام ورثائے ہرسہاے۔

مہر وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ یار وفادار سپہ سالار فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار عالمگیر غازی سنہ ۱۱۷۱ھ

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ ہاپور سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بدانند کہ چون برطبق فرمان والاشان واجب الاذعان مسطور ببیست وہفتم شہر شوال المکرم سنہ مبارک مبلغ یک لک دو صد و پنجاہ دام موضع دھیر کھیرہ درلست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ مذکور کہ سیصد و پنجاہ و پنجروپیہ کثری حاصل آنست از جاگیر ہرسہاے وغیرہ من ابتداے پنجاہ ربیع توشقان ئیل مطابق ضمن در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما با فرزندان بلا قید اسامی وقسمت بمعافی لوتغیر مقرر گشتہ باید کہ دامہاے مذکور را موضع درلست مع مزرعہ بروفق فرمان والاشان من ابتدائے مسطور نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً مخلداً در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما مقرر دانستہ بتصرف عامل اہل انعام واگذارند و بعلت پیشکش صوبہ داری

آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
آنکہ بعرض مکرر رسانند۔
شرح دستخط مدبر الملک اعزاز الدولہ ذکریا خان بہادر منوچہر
جنگ آنکہ بتبیت و نہم شعبان سنہ ۶ جلوس والا مکرر بعرض
مقدس معلی رسید۔
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ فرمان
والاشان قلمی نمایند۔
اسماعیل بیگہ پختہ
اسماعیل سورو غیرہ
بیگہ لایق زراعت
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از پنجدس
ربیع توشقان ئیل عرضی دستخطی ۱۹ ر جمادی الثانی سنہ ۵
مبارک سیاہہ شوال سنہ ۶
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر در آمد
مقرر را شرح سیاہہ
بیگہ موضع دھیر کھیڑہ
المصرہ (۹) تنخواہ از پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
از جاگیر ہر سہائے وغیرہ در وجہ انعام العتمغا متعلقان
مشار الیہما با فرزندان بلا قید و اسامی و قسمت بمعافی
توفیر رحمت شد۔

بیگہ موضع دھیر کھیڑہ در لسبت معہ مزرعہ

بتاریخ بست و دوم شہر ذی قعدہ سنہ ۵ جلوس والا
نقل بمہر ... ابواب المال رسیدہ
... مشار الیہ

واقعہ ... سنہ ... جلوس
... بتاریخ بست ... ذی قعدہ ... جلوس
والا نقل ... مفصل ... رسید ... مشار الیہ

ومویداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلی کوشیده موضع مذکور را در
معه هزرعه نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن خالداً و مخلداً بتصرف آنها با فرزندان
باز گزارند و ازعوادم تغیر و تبدیل مصئون و محروس دانسته بعلت پیشکش
صوبه داری و فوجداری و مال وجهات واخراجات مثل قتلغه و محصلانه
و داروغکانه بیگار و شکار و نیمی مقدمی و صددولی و قانونگوئی مزاحم
و متعرض نشوند و توفیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی وانچه از حسن
تردد در جمع آن بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید
اکید و قدغن بلیغ دانسته هر سال سند مجدد نطلبند و از یرلیغ کرامت
تبلیغ و الاتخلف وانحراف نورزند بتاریخ بیست و نهم شهر شوال المکرم سال
ششم از جلوس والا نوشته شد۔

پشت فرمان - شرح یادداشت واقع بتاریخ روز پنجشنبه ۲۲
شهر جمادی الثانی سنه ۵ جلوس مبارک مبارک معلی موافق سنه ۱۱۴۲ هجری
مطابق غره اسفندار برساله سیادت و نجابت مرتبت امارت وایالت
منزلت دانای مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت
فرازنده لوای شوکت و حشمت طرازنده بساط ابهت و
عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت
و کشورکشائی ظفر پیرای ممالک جهانستانی عیش آرای
محافل کامرانی دقیقه یاب سرائر پادشاهی رمز شناس
مراحل انی و آگاهی جوهر مرات حقیقت و وفا فروغ
شمع یکرنگی و صفا همدم و کشائی مجلس خاص محرم خلوت سرای
صدق و اخلاص کار فرمائی سیف و قلم مدبر امور عالم قدوه
خوانین بلندمکان عمده امرای عظیم الشان وزیر صائب تدبیر
ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاه
سلیمان اقتدار وزیر الممالک جمله الملک مدار المهام آصفجاه

بموجب یادداشت واقع
فرمان والا شان نوشته شد

(۱۷۷) نقل فرمان عالمگیر ثانی ۱۱۷۲ھ ۱۷۵۸ء
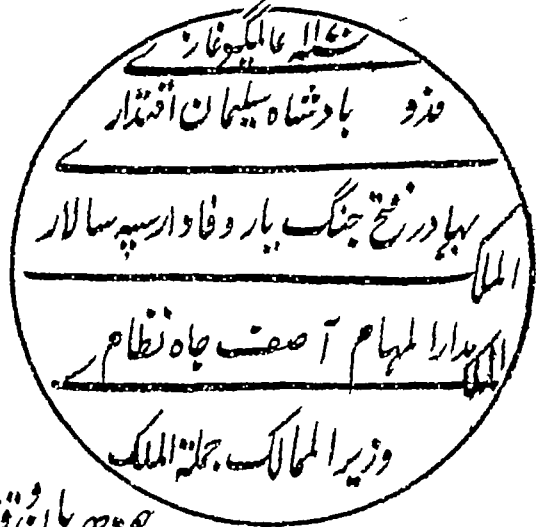
شاہ عالمگیر غازی
فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار
الملک بہادر فتح جنگ یار وفادار سپہ سالار
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام
وزیر الممالک جملۃ الملک

والا

بدانند کہ ... مضافات صوبہ بہار

چودھریان و قانونگویان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ چہ کانون وغیرہ
چون مبلغ چہار لک و نود ہزار دام از پرگنات مزبور از تغیر محمد صالح خان بہادر وغیرہ
من ابتدای سدس ربیع توشقان ئیل مطابق ضمن بجاگیر رفعت پناہ غلام
جیلانی خان بہادر مقرر گشتہ باید کہ بالواجب و حقوق دیوانی از قرار
واقع و راستی موافق ضابطہ و معمول بخان مشارالیہ جواب میگفتہ باشند
واز سحج حسابیہ و صلاح و صوابدید خان موما الیہ بیرون نروند تاریخ
ششم ذیحجہ سنہ ۶ جلوس قلمی گشت لہا

ضمن دام

مصدر تضمین غلام جیلانی خان از پرگنہ چہ کانون وغیرہ مضافات صوبہ بہار
از تغیر محمد صالح خان بہادر وغیرہ از ابتدائے سدس ربیع توشقان ئیل
مرحمت شدہ

للعہ لک

لعہ

مذکور ازعہ محمد صالح خان بہادر　حویلی بہار لو محمد عابد

للعہ لک　لعہ

دستخط جو پڑھے نہ گئے

(نوٹ:- یہ فرمان خط شفیعہ میں تحریر ہے بعض الفاظ پڑھے نہ گئے مگر بجنسہ نقل کردیئے گئے ہیں۔)

عرضی غلام حسنخان دستخطی وزیر الممالک بمہر محمد قلیخان بہادر رسید

کہ فدوی از فضل وکرم امید وار است کہ مشار الیہ

بمنصب سہ ہزاری ذات یکہزار سوار وخطاب

خانی وبہادری سرافراز شود

شرح دستخط بخشی الملک آنکہ داخل سیاہہ نمایند

ب ہزاری ذات وخطاب

ال سوار

تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک

مقابلہ نمایند

[illegible] ثبت است

[illegible] ثبت است

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۵ :- نادر کتب خانہ بھی چھوڑا تھا جو اُن کو کئی پشت سے بتوارث پہونچا تھا مگر اُن کی بعض اولاد نے ناقدری یا بعض مجبوریوں سے ایک کتاب بھی بطور یادگار کے نہ چھوڑی۔ مولوی صاحب اپنے اقران میں شجاعت۔ بسالت۔ عفت۔ راستی وراستبازی میں مشہور تھے۔ ریاست رامپور میں بھی ان کا خاندان اب تک علم وفضل شرافت ووجاہت کے لحاظ سے ممتاز ہے اور معززین ریاست میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ مولوی صاحب موصوف کا سالِ رحلت اور مدفن اُنھیں کے گھیر کے اندر کا قبرستان ہے۔

یہ فرمان اور اس سے اگلا فرمان جناب مولوی رضاء اللہ خاں صاحب نے رامپور سے بھیجے ہیں جن کا سلسلہ صاحب فرامین میں پہنچتا ہے۔ رضاء اللہ خاں ولد مولوی ابو الرضا ضیاء اللہ خاں مولوی عطاء اللہ خاں جرنیل خلف مولوی عنایت اللہ خاں بہادر رسالدار خلف مولوی غلام اکبر خاں کمیدان خلف سپہ سالار مولوی غلام حسن خاں بہادر خلف اکبر جناب مولوی غلام جیلانی خاں بہادر سپہ سالار افواج ریاست رامپور سند وخطاب یافتہ دہلی سلطنت ہیں ان دونوں فرمانوں کی بڑی شکرگذاری ہے

تقدیم رسانیدہ وخطابت را از قرار واقع بجا آرد باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشارٌ الیہ را قاضی وخطیب آنجا دانستہ دست اندازی موحی الیہ در امور متعلقہ الخدمات مستقل دانند و دیگرے را سہیم و شریک او ندانند و محکوک و مستخلاف را مبہراو شمارند درینباب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند بتاریخ شششم شہر ذی الحجہ سنہ ۳ جلوس والا قلمی شدہ

(۱۷۶) نقل فرمان[۱] عالمگیر ثانی ۱۱۷۲ھ / ۱۷۵۸ء

الہے

والا

بتاریخ روز جمعہ ہفتم شعبان سنہ ۶ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۲ ہجری مطابق برسالہ امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہے مہبط اعطاف نمایاں خلیفہ الہی استظہار

[۱] مولوی غلام جیلانی خاں بہادر مرحوم ولد لقمان خان ولد داؤد خان قوم افغان برکازئی (شاخ یوسف زئی) باشندہ قصبہ کلپانی علاقہ بنیر سے بزمانہ احمد شاہ یا اس کے قریب قریب اپنے وطن سے وارد ہند ہوئے ان کے خاندان میں علم وفضل موروثی تھا اور یہ خود بھی علوم دینیہ سے فارغ التحصیل تھے بعض اسباب سے سلطنت دہلی کی طرف سے دربار مرشد آباد میں بعہد میر جعفر یا میر قاسم بطور وکیل سلطنت مامور ہوئے بعض خدمات لائقہ کے صلہ میں چند فرامین دربارہ انعام وعنایات سلطنت دہلی کی طرف سے ملے جن میں سے بقیہ دو فرمان ہیں بعد زوال دربارہ مرشد آباد و انحطاط سلطنت دہلی انھوں نے اپنا مستقر آنولہ ضلع بریلی کو بنایا جو کہ اس وقت بہت بڑا شہر اور روہیلوں کا دار الحکومت تھا اور روہیلہ سرداروں مثل نواب سعد اللہ خاں پسر نواب علی محمد خاں وحافظ الملک حافظ رحمت خاں کی رفاقت اختیار کی اور مرہٹوں کے مقابلہ میں چند جگہ معرکہ آرائیاں کیں اور پھر روہیلہ وار میں جو کہ نواب شجاع الدولہ نے بمعاونت ایسٹ انڈیا کمپنی روہیلوں سے جنگ کی تھی اور بمقام فتح گنج شرقی واقع ہوئی تھی شریک ہوئے ۱۱۸۸ھ مگر اس جنگ میں بہت سے اسباب ناموافق کی بنا پر روہیلوں کو شکست فاش ہوئی اور سب روہیلے آنولہ کو چھوڑ کر رام پور (ریاست) میں آبسے مولوی غلام جیلانی خان بہادر بھی یہیں آباد ہوگئے نواب فیض اللہ خاں پسر نواب علی محمد خاں والی ریاست ان کی بہت تکریم ومنزلت فرماتے تھے اور ان کو مثل دست راست سمجھتے تھے۔ افواج ریاست کے اعلیٰ جرنل بھی تھے (ان کے یہ تذکرے گلستان رحمت میں جو کہ حافظ الملک حافظ رحمت خان کے صاحبزادے کی مصنفہ تاریخ ہے اور تاریخ افاغنہ موسوم

پشت فرمان .... دستگاه مخدوم

.... لب جهه دار الخلافه ....

.... که رقبه الهی پانصد بیگه است ......

... امر جلیل القدر منیع الشان عز صدر یافت که موازی هشتاد بیگه زمین افتاده خارج جمع ... او مرحمت فرمودیم و اگر در طلب دیگر چیزی داشته باشد آنرا اعتبار نه کنند واقعه بتاریخ دوم شهر ذی حجه سنه ۱۲ جلوس والا موجب تصدیق ... قلمی شد شرح بخط فضیلت پناه صدارت دستگاه شیخ مخدوم آنکه داخل واقعه نمایند شرح بخط واقعه نویس مطابق واقعه است شرح بخط وزارت پناه فضایل وکمالات دستگاه مورد مراحم بیکران مدار المهامی وارث محمد خان آنکه بعرض مکرر رسانید شرح بخط رفعت پناه محمد حسین آنکه بتاریخ چهار دهم محرم الحرام سنه ۱۲ جلوس همایون مکرر بعرض عالی متعالی رسید شرح بخط مدار المهامی آنکه از ابتدار فصل خریف تیکوریل نشان واجب الاذعان قلمی نمایند۔

با ـــــ سالیانه بموجب اسناد احکام و

موضع در بست

سواد ر میولا مرحمت شد لب بیگه زمین افتاده

محمد اعظم بادشاه بنده کلیان داس

منوهر رنگیلی ۱۰۷۶

مخدوم عثمان بن مخدوم عبد الله ۱۱۸۱

باالمیسر غلام محمد خان سید وات

فی التاریخ سنه ۱۲ جلوس والا مطلع شد ۱۲ صفر

فی التاریخ سنه ۱۲ جلوس ۱۰ شهر صفر مطلع شد

فی التاریخ ۲۶ صفر سنه ۱۲ ... شد

برساله فضیلت وصدارت پناه شیخ مخدوم و نوبت واقعه رام راے۔

داخل واقعہ نمایند۔

شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ شایستہ اضعاف مراحم و تفقدات راجہ رگھناتھ آنکہ بعرض مکرر رسانند۔

شرح بخط عزت آثار محمد تقی خان آنکہ روز شنبہ پانزدہم ۱۵ شہری ذیقعدہ سنہ ۳ جلوس مبارک ۱۰۷۰ہجری مقدسہ..........

بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ شائستہ اصناف مراحم و تفقدات سزاوار صنوف عواطف و تلطفات راجہ رگھناتھ آنکہ از ابتدای خریف سحقان ئیل فرمان عالیشان قلمی نمایند۔ ۱۰۷۰

شرح بخط سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ صدر الصدور میرک شیخ آنکہ بگذارند ۱۰۷۰

(حاشیہ: ...... تحریر ...... رسید شد — بموجب یادداشت واقعہ فرمان عالیشان صحیفہ نمودہ شد)

مشار الیہ	مسماۃ
۱۰۰ بگہ	حفیظہ
	۱۰۰ بگہ
مسماۃ	مسماۃ
زینب	جانے
۱۰۰ بگہ	۱۰۰ بگہ

(مہر) بادشاہ عالمگیر میرک شیخ صدر الصدور

(مہر) شاہ عالمگیر ضمیر مریدان شد محمد تقی سعد ق سنہ احد

(مہر) عالمگیر بادشاہ سید مدن غلام سنہ احد

(مہر) عالمگیر بادشاہ محمد اورنگ زیب بہادر بندہ راجہ رگھناتھ

بتاریخ ۲۵ محرم سنہ ۳ جلوس ثبت شد

فی التاریخ ۳ صفر سنہ ۳ مطلع شد

فی التاریخ ۱۲ شہر محرم سنہ ۳ جلوس قلمی شد

فی التاریخ ۲ صفر سنہ ۳ جلوس ثبت شد

برسالہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ مورد مراحم بادشاہی مطرح عنایات شاہنشاہی صدر جلیل القدر میرک شیخ و نوبت واقعہ نویسی محمد کاظم۔

(۱۷۲) نقل فرمان اورنگ زیب

مورخہ ۹ ذی الحجہ سنہ جلوس سوم (۱۰۷۱ھ) جس کی رو سے سو بیگہ آراضی پرگنہ سرولی سرکار سنبھل میں مساۃ عائشہ کو عطا ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخط طغرا

فرمان ابوالظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی	مہر شاہی

یا فتاح — یا رافع

مہر کی عبارت یہ ہے:-

ابوالظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۱۰۶۹
ابن شاہ جہان بادشاہ ابن جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ
ابن بابر بادشاہ ابن عمر شیخ میرزا ابن سلطان ابوسعید ابن سلطان محمد میرزا
ابن میران شاہ ابن صاحب قران ثانی

یا واسع — یا نافع

دریںوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت کہ موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لائق زراعت خارج جمع از پرگنہ سرولی سرکار سنبھل از ابتدائے فصل خریف سچقان ئیل در وجہ مدد معاش مساۃ عائشہ وغیرہا صاحب الضمن مقرر و مسلّم باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعای بقاء دولت ابد مدت اشتغال مینمودہ باشند می باید کہ حکام وعمال وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال در استمرار واستقرار الحکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ وچک بستہ تصرف آنہا باز گذاشتہ اصلاً ومطلقاً تغیر وتبدل بدانراہ ندہند وبعلت مالوجہات واخراجات مثل قلبغہ وپیشکش وجریبانہ ومحصلانہ ومہرانہ

ئے فرمان کا خط نستعلیق اور واضح ہے۔ دس سطریں ہیں۔ کاغذ بہت فرسودہ ہو گیا ہے۔ یہ فرمان نواب داؤد علی خاں صاحب رئیس سنبھل نے درباری نمائش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ ۱۲

(۱۰) نقل فرمان عالی شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ ۱۰۰۴ھ ۱۵۹۵ء

اللہ اکبر کہ درین وقت فرمان عالیشان ورود یافت کہ چونکہ صلاح اندیش عبادت اندوز داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہان را حسب التماس او از روے کمال عاطفت والتفات بدرگاہ خلائق پناہ طلب فرمودہ ایم حکام بلاد گجرات سیما احمد آباد و سید پور و عہدہ داران آن حدود مانع و مزاحم اونشوند و بگزارند کہ خاطر خواہ خود متوجہ آستان بوسی گردد و بہیچ وجہ من الوجوہ تخصیص از رہ گزر مذہب و ملت از ممر زکات و سائر تکالیف خلاف حکم و برسبت تعرض بحال او واتباع او نرسانند و خانہائے آنہا را کہ مہر کردہ اند کشادہ بتصرف آنہا را گزارند و جمعیکہ بہ کسب و کار و سواد او معاملہ مشغول باشند مانع بنا بیند و مراعات حال آنہا را لازم دانستہ اصلا طمع و توقع نہ کنند و اگر از اموال آنہا چیزے گرفتہ باشند باز گردانیدہ بدہند کہ بعد مدت از تشخیص معاملات آنہا بہر چہ حکم اشرف شود عمل کردہ خواہد شد می باید کہ کروریان و جاگیرداران و سائر متصدیان مہمات گجرات مشار الیہ را امداد و اعانت نمودہ از رہ بالسلامت بگزارند و اگر بدرقہ خواہد امداد نمودہ نوعے کنند کہ از محال مخوف بمامن امن و استقامت بہ آسودگی برسند و مراعات جانب او از لوازم دانستہ درین باب اہتمام تمام لازم شناسند۔

تحریر یکم ماہ دی الٰہی ۱۰۰۴ھ

بدار السلطنت لاہور

نوٹ :۔ یہ فرمان جناب طیب علی عبد الرسول صاحب شاکر ایڈیٹر "نسیم سحر" جبل پور کا عطیہ ہے۔ ۱۲

سال جلوس چہارم مورخہ ۷ شعبان ۶۷۱ھ جس کو روسے ایک قطعۂ اراضی موازی چار زنجیر جو خواجہ حیدر کا مقبوضہ تھا شاہی قلعہ دہلی کی فصیل کے اندر آجانے سے خواجہ حیدر اور اُن کی اولاد کو معاوضہ میں زمین عطا کی گئی۔

(۷ / فروری ۱۲۷۳ء)

بعرض اشرف اعلیٰ رسید چون کہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ خواجہ حیدر موازی چہار جریب زمین سکنی در بلدہ مفاخرہ دار الخلافت دہلی در قبض و تصرف مالکانہ خود دارد و با اولاد صلبی خویش در انجا آباد دست در نیولا اراضی مذکورہ درون احاطۂ قلعۂ ظفر اثر محوط گشتہ لہذا حکم جہانمطاع آفتاب شعاع شرف نفاذ یافت کہ اراضی مسطورہ از محل قدیم بدستور سابق در قبض و تصرف مشار الیہ مقرر و مسلم باشد تا کہ موصی الیہ با فرزندان موطن مستقل دانستہ پشت بپشت و بطن بطن بطن محل آباد باشد و احدی بعلت انتقال محال و تجمیع تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرساند و ہر قومی را کہ او آباد سازد ارباب امور سلطنت در کار پردازان پاسخہا ہند از عہدہ آنہا معاف دارند الزمست کہ متصدیان حال و استقبال در استمرار الحکم عالی تخلف و انحراف نورزند تحریر فی السابع شعبان سنہ الرابع جلوس مطابق سنہ احد و سبعون و ستمائۃ ہجری۔

(حاشیہ: مہر — عدالت العظمیٰ [illegible] / بہ دیوان عدالت · مہر — [illegible] / بہ دیوان اعلیٰ · مہر — وزارت [illegible] / بہ دیوان وزارت · مہر — صدارت [illegible] / بہ دیوان صدارت)

پشت فرمان:۔ مقرر اشرح ضمن بموجب التماس سیادت و نقابت پناہ حقائق و معارف آگاہ خواجہ حیدر موازی چہار جریب زمین سکنی در قبض و تصرف مالکانہ این دعاگوی است در نیولا در احاطۂ قلعۂ ظفر محوط گشتہ

بقیہ حاشیہ صفحہ (۲۴۳) غیاث الدین سلطان" ہی اور مہر میں" ابو ظفر غیاث الدین محمد بادشاہ غازی" ہی حاشیہ پر چار بڑے محکمہ جات سلطنت دیوان عدالت ۔ دیوان اعلیٰ ۔ دیوان وزارت ۔ دیوان صدارت ۔ کی تصدیقی مہریں نقول دفتر میں پہنچنے کی ہیں۔ پشت فرمان پر خلاصہ مضمون درخواست اور حکم صادر شدہ کا ہی جس پر صاد صحیح کا حرف اول کا ہی اور ناظم عہدہ دار تنقیح کنندہ ہی اور جتنی مہریں حاشیہ پر ہیں سب پر صاد ہی۔ اگر یہ فرمان اصلی ہی جیسا کہ اس کے خط اور سواہیر سے معلوم ہوتا ہی تو واقعی بلحاظ قدامت کے ایک نادر و نایاب چیز ہی۔ یہ فرمان چودھری بہادر علی صاحب ساکن پلول کے پاس ہی۔ اس کی اصلیت میں اگر محل شک ہی تو یہ ہی کہ سلطان بلبن ۶۶۴ھ میں تخت نشین ہوا نہ کہ ۶۶۶ھ یا ۶۶۸ھ میں (دیکھو اون اگزبیشن آف انٹی کوئیٹیز ص (۴۶)) ۔ ۱۲ سلہ میری رائے میں یہ پڑھنے کی غلطی ہی سیاق عبارت و طرز تحریر و زمین کے لحاظ سے "در احداد یا اسرار" چاہیئے۔ حاشیہ پر جو نسخہ لکھا ہی وہی اصل میں نقل معلوم ہوتا ہی۔ ۱۲

سکہ رائج الوقت کہ ثلث اراں معجل و ثلثان منہ موجل الی بقاء النکاح بزنی و زوجیت دوجہ دودمان سلاطین نامدار × مرزا شہاب الدین بن مرزا کھو دادو ناکح مذکور نفس نفیسہ مسماۃ ممدوحہ را بعوض کابین المذکورین × خواست و قبول کرد و در عقد نکاح صحیح شرعی خود درآورد و بینہما ایجاب و قبول شرعی واقع شد × و عقد نکاح منعقد گشت نکاحاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً علیٰ سبیل الشہرۃ والاعلان ولا علیٰ طریق الخفیۃ والکتمان قد وقع ذٰلک فی التاریخ شہر صدر و سنہ الیہ بیص

اس نکاح نامے کے حاشیے پر شاہزادوں کی گواہیاں حسب ذیل ہیں :-

مرزا شہاب الدین (ناکح) مرزا کھو صاحب ۔ مرزا ملو صاحب ۔ مرزا محمد ۔ محمود ۔ مرزا سر بلند بخت

مرزا خدا داد ۔ مرزا ببو ۔

(۱۶۲) عرضی جوابی راجہ رتن سین راجہ چتور گڈھ بنام سلطان علاء الدین خلجی

بر ضمیر آفتاب نظیر آن خدیو کشور گیر مخفی نخواہد بود کہ شاہان دین دار و خواقین معدلت شعار حرمات مجربات و مخدرات محصنات فدویان خاص و جان نثاران با اختصاص را ننگ و ناموس خود تصور می فرمایند و ذات قدسی صفات خویش از ظل الحق دانستہ مخلوق الٰہی را زیر سایہ حفاظت و امنیت خود نگاہ می دارند نہ باغواے نفسانی و ترغیب شہوانی از جادہ حق پرستی و دائرہ خدا شناسی بیرون شتافتہ راہ ناواجب طے نمایند حیف است کہ سپہ سالار اجل فرماید و خضر طریقہ گمرہی نماید پاسبان را دزد شدن نشاید و راعی را گرگ بودن نباید و اگر نیت تحریر طوبیت ہمی اقتضا می کند بسم اللہ این گوے و این میدان ۔

بیا تو نوش کن پیمانہ چند فداے مقاومت پیمانہ چند

لیکن معلوم است کہ در عالم غیرت و ناموس ذرہ با خورشید ہمچشمی می کند و مور با سلیمان مقابل میشود اینکہ خشم ہمت زہرہ وانی یاد رحمت و شجاعت و شیر دلی برکفت ۔

وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سر شمشیر تیز

ایشاں نیز تعہد و خبرگیری این معنی داستہ از آنہا غلامان آزاد کنانند غلامان سر غنا و رعیت خود پیش هر کس کہ بطور نوکران نوکری نمایند مختارانند۔ نوردہم ماہ دے سال حراست سنہ یک ہزار و دو صد و ہشت و چہار مولود محمد ﷺ تحریر یافت۔

(۱۶۵) نقل نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم

در شب ۷ شوال ۱۲۴۱ھ ہجری قاضی مرزا خلیل الرحمن جو نہایت مطلا اور مذہب ہے۔ یہ نکاح نامہ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو قلعہ معلی میں بوقت قبضۂ انگریزی ملا اور مسٹر امری ستوئیگر نے (Mr. Imre Schweiger) عجائب خانہ واقعہ قلعہ کو تحفۃً دیا۔

اطلعت بھذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل النکاح سنۃ سنیۃ للانام و فصلا قاطعاً تمیزاً بین الحلال و الحرام حصناً حصیناً عن التناحش والاثام و تمتحاً فی اللیام و الایام ✻ و الصلوۃ و السلام علی من جاء بامر فانکحوا ما طاب لکم من النساء و قال تزوجوا تناسلوا ✻ و تکاثروا فانی متکاثر بکم الامم یوم العرض و اللقاء، و علی آلہ المعصومین و اصحابہ اجمعین ✻ اما بعد این وثیقۂ صحیحہ شرعیہ نبویہ بزیور صدق آراستہ محرر و مبنی است برانیکہ ✻ بتاریخ شب ہفتم شوال المکرم ۱۲۴۱ ہجریہ سید سند مویہ علیہ التحیۃ و الثنا درمحفل عقد حاضر آمدہ ✻ حافظ نظام علی بن نور محمد کہ وکیل ثابت الوکالت بالنکاح است از قبل تمق لنفس عصمت سماۃ ✻ مداری بیگم بنت مرزا مولا بشہادت شاہدین العادلین الحرین البالغین احدہما مرزا احسن بخش ابن مرزا ۔۔۔ و ثانیہما مرزا ۔۔۔ الدین ابن مرزا شجاع الدین وکیل مذکور نفس بیہ سماۃ مذکورہ بعوض کم ۔۔۔ مبلغ ۔۔۔ روپیہ

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۴۴ ۔ ٹیپو سلطان کی وفات کے مادے یہ ہیں ع

نور اسلام و دین ز دنیا رفت (۱۲۱۳) ۔ شمشیر گم شد ۶ (۱۲۱۳ھ / ۱۷۹۹ء) ۔ نسل حیدر شہید اکبر شد (۱۲۱۳)

باپ بیٹوں کا عالی شان مقبرہ سرنگاپٹم میسور میں ہے۔ ٹیپو سلطان کی وفات پر مرثیے بہت کچھ کہے گئے ہیں۔ ۔۔۔

کتمانش موجب شقاوت است × لهذا از حضرت سلاطین والا تبار عالی وقار علماء التقوی وصداقت التیام و مهذب امور اسلام و فقراء هدایت و صفا شعار کرامت × وضیا و ثار و رؤسا رشوکت وحشمت مآب و امراء امارت و ابهت نصاب این خاکسار ذرۂ بے مقدار المخاطب به فراز خان × سوال میکند و استشهاد حق خود میخواهد برانیمعنی که حضرت عرش آرامگاه این سائل را از عمر شیر خوارگی بظل عاطفت و سایه ملاطفت مثل فرزندان پرورش فرموده بقدر معلم وادیب به تعلیم و تادیب × مشرف نموده بسن تمیز تعین خدمت شایسته و بعهدهٔ بائسته اعلیٰ خدمت توپخانه وجیب خاص و بخطاب حبیب الدوله محب الملک افضل الامراء محمد فراز خان بهادر شمشیر جنگ در اقران و امثال مفتخر و ممتاز فرموده سند فرمان × والا شان مزین و مسجل بمهر تزک و طغرا مشعر بمضمون عز توم الصدور مصدره ششم رمضان المبارک سنه سی و یکم جلوس معلی بنام خاکسار صادر و عطا فرمودند چنانچه سایل فرمان کرامت ترجمان را فخرا و سندا بدست × میدارد و نیز تا زمان رحلت فرمودن حضرت عرش سلطانی و حاضرباشی دربار خاقانی مفتخر و سرفراز ماند حضرتی را از حضرات ممدوحین بر صحت اینحال × و صدق هذا المقال اطلاعی و آگاهی باشد حسبتهٔ لله مهر گواهی خود برین قرطاس ثبت فرمایند که عندالله ماجور و عندالناس مشکور شوند ×

(۱۶۴) نقل فرمان ٹیپو سلطان

در شهر گنجام برادران و خویشان مردم نوکر پیشه وغیره که بیروزگاره هستند آنها را گرفته در پیاده‌های علاقه ایشان نوشته نوبلازم کنانند و غلامان را در سرکار خداداد یک قلم آزاد فرموده شده است

نوٹ:۔ ٹیپو سلطان نے علاوہ اور بہت سی ایجادوں کے یہ بھی ایجاد کی تھی کہ سنہ ہجری کے بجائے سنہ ولادت نبوی لکھتا تھا وتخط اکثر نبی مالک اس طرح ~~بیالحکر~~ کرتا تھا اور بعض وقت ٹیپو سلطان بھی اس طرح ٹیپو سلطان لکھتا تھا اس نے عجیب جدت پسند طبیعت پائی تھی حسابی ہندسوں کے لکھنے کا طرز بھی بدل دیا تھا۔ ہم سب بائیں طرف سے ہندسے شروع کرتے ہیں اور دائیں ختم لیکن ٹیپو سلطان نے اس پرانے طرز ہندسہ نگاری کو بدل دیا۔ صفر اس طرح لکھتا تھا ○ سنہ ۱۲۱۰ھ کو یوں لکھتا تھا ۱۲۱ سنہ۔ ٹیپو کے والد نواب حیدر علی خان کے انتقال کا مادۂ تاریخ "حیدر علیخان بہادر" (۱۱۹۵ھ) ہے۔

تفصیل حدود اراضی واقع سمت شمالی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
پیوستہ اراضی رر حرید سمت شاہراہ	ملاصق آراضی رر حرید سمت	ملحق مسجد سید عبدالباسط صاحب	پیوستہ محلہ تیغ دلدار

تفصیل حدود اراضی واقع سمت شمالی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
ملتصق مزار و باغ پیر محمد صالح شمالی متصل مولا گنج مذکور	ملاصق اراضی مدوارہ دیوار	ملحق باغ تکیہ سید عبدالباسط صاحب مرحوم مغفور	پیوستہ اراضی تیغ دل از احاطہ مولا گنج

تفصیل حدود اراضی واقع دروازہ جنوبی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
ملاصق محلہ تیغ دلدار احاطہ مولا گنج	ملحق مقابر سعادت خاں	پیوستہ بخانہائے مسکونہ رعایا تالاب	متصل اراضی محلہ تیغ دلدار

تحریر فی التاریخ سوم شہر ذیقعدہ ۱۱۸۶ھ

(۱۶۳) نقل تصدیق نامہ

متضمن اس امر کے کہ مرزا جان کو اکبر شاہ ثانی نے پرورش فرما کر خطاب حبیب الدولہ محب الملک افضل الامرا شمشیر جنگ مرحمت فرمایا تھا اور رسالہ جات میں ایک اعلیٰ عہدے پر ملنے اور جیب خاص پر مقرر فرمایا تھا یہ کاغذ ۲ ستمبر ۱۸۵۷ء کو بوقت فتح قلعہ انگریزوں کے ہاتھ لگا اور مسٹر امری سوئیگرٹ گمائنٹ تانے کو تحفہ دیا۔ یہ تصدیق نامہ مطلا و مذہب ہے جس پر دو بڑی شاہانہ مہریں اور پندرہ مہریں امرا صاحبوں کی ہیں۔

حضرت محمد اکبر شاہ بادشاہ اناراللہ برہانہ و مرقدہ

ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ واللہ بما تعملون علیم

ادائی کرد مقتضائے آیہ کریمہ ادائی شہادت نیل سعادت و

مرہونہ و دو قطعہ نشانده و تصرفش کرده خود واقعہ قصبہ شاہ آباد مذکور کہ تفصیل اراضی
وحدود دانست آن در قبالہ جاتش مشروحاً مندرج و مرقوم است بطریق اشترا و رہن
و تعمیر خود بساختہ تحت و تصرف خود میدارم و الی یومنا بلا اشتباہ سابق الذکر در
قبض و تصرف مالکانہ منفرد بلا شرکت و سہامت غیرے مقرر اند در نیولا بحین حیات
و صحت ذات و ثبات عقل و لقیام جمیع تصرفات شرعیہ خود کہ جائز و نافذ است
آن ہمہ عمارات و باغات مشتریہ و نشانده خود و از رہن باغات مرہونہ مسطور
با جمیع حقوق و مرافق داخلی و خارجی من القلیل و الکثیر بدا خلہا فیہا و بخارجیہ عنہا و
بالتعلق بہا و فیہا من الابار و الاشجار مثمرہ و غیرہ مثمرہ عقلاً و ارادتاً برضا و رغبت
خود بلا اکراہ و اجبار غیرے بہ بی بی صاحبہ مسماۃ **خوشحال بائی** منکوحہ خود بوجہ
دین مہر ہبہ و تملیک صحیح شرعی کرده دادم تملیکاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً مجوزاً مفرغاً
صالباً عن الشروط الفاسدة و عاریاً عن المعانی المطلبہ و حق الفروعین لفاحش
و عنہما یمنع جواز التملیک و سوہو بہ بہ و وثیقہ ہبہ نامہ نذ التسلیم و تفویض ساختہ
مملک لہ را قابض و دخیل گردانیده دادم و نیز موہوبہ لہ در مجلس عقد ہذا قبول
تملیک نموده قابض و متصرف گشت قبضاً و متصرفاً صحیحاً شرعیاً پس نیست
و نماند مرا حدہو من المعاقدین حق قسم تملیک و استرداد ن احیاناً من بعد ازین اگر کسے
سہیم یا شریک پیدا شود و دعوے نماید باطل و ناممنوع است شرعاً و عدالتاً
کان ذلک بمحضر من العدول و الثقات بنابران اینچند کلمہ بطریق سند تملیک
و ہبہ نامہ نوشتہ شد کہ عند الحاجت دلیل قاطع و برہان ساطع گردد فقط۔

گواہ شد اسد علی

گواہ شد عبدالواحد

تفصیل قطعات باغ مذکور الصدر

باغ مشتریہ ۷ قطعہ — باغ مرہونہ ۵ قطعہ — باغ خود نشانده

باغ نکری پنجاہ باغ بروا باغ ملکاپور باغ کرم اللہ پور باغ بنگالہ باغ سردار خان باغ چکلہ باغ سمند خان گلاب باغ باغ سلیم پور بیگم

ایک یک یک یک یک یک یک یک یک یک

باغ چکلہ باغ عباس باغ محلہ باغ محمود خان لعل باغ باغ دونده قریب باغ اعزاز خان

تکیہ سلیمانی ایک نصف

نصف یک یک یک

سردمہ مسماۃ پیاری بی بی ولد سندر خان بن حلال خان والدہ امارت پناہ محمد سردار خان زوجۂ رستم خان طلب داشتم آنرا تمام و کمال مبلغ ما کورگرفتہ درتحت و تصرف خو آوردم من بعد آں ہیچ حقے و دعوے و خصومتے بوجہے من الوجوہ و بسبب من الاسباب نیست و نماندہ ماراں آں ایچند کلمہ بطریق قبض الوصول وجہ بناے محدودہ مذکورہ را نوشتہ دادم کہ تا ثانیاً حال سند باشد کہ عندالحاجت بکار آید و کان ذلک بمحضر المسلمین تحریر فی التاریخ بست و ششم شہر محرم سنہ ۱۶ جلوس والا مطابق ۱۱۴۷ھ

العبد	العبد	العبد	العبد	العبد
علام محی الدین ولد دستور بلس خاں	قطب الدین الدولت خان	قمرالدین مدد درگاہ	طفرالدین مدد درگاہ	بی بی حسینی مدد درگاہ
گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد
عصمت اللہ فدائی حیلانی	عبد الباقی	درویش محمد	حسن اللہ	شیخ محمد طاہر

(۱۶۲) تملیک نامہ سید شرف الدین صاحب عرف شاہ مدن صاحب بنام اہلیہ خود

اقرار کردہ اعتراف صحیح شرعی نمود مہر باسم و نسب خود سید شرف الدین محمد عرف شاہ مدن صاحب ولد سید عبد الباسط صاحب موسوی گیلانی ساکن قصبۂ شاہ آباد پرگنہ پالی صوبہ خیرآباد مضاف لصوبہ احقر گرادود فی الحال بصحیح اقرار شرعاً مرا میں کہ مارل محاسرائے قدیم احدیہ و تولیلیت درونی و بیرونی کوشیانہ و مودیانہ و دیوانخانہ تعمیر پختہ و کٹرہ موالک معہ اراضی بست و پنج بیگہ پختہ مدعلہ و منقولہ منازل و کم مذکور و مواری بیگہ پنج بسوہ پختہ اراضی مسکونہ رعایا واقع دروازہ شمالی کم مذکور و ہشت بیگہ دو بسوہ پختہ واقع زمنوبی کم معہ بالا محدودہ کہ و ولد الیہ معتہ الدلیل بموازی پہارہ ویم قطعہ نام اسمہ کرا منہ بغیر تقسیم قطعہ مشتریہ و بیع نامہ

نوٹ۔ سند شاہ مدن صاحب مزار محمد موسیٰ کے لئے نیک پیتا دس ۳۰ تاریخ ذی الحجہ ۱۱۵۰ھ کی ہے۔

بجمیع حدود و حقوق و مرافق و منافع ان اشجار و اثمار و آب بار و خاص وارثکان و خاکدان و علاء حویلی مذکور معہ محسلہ داخل ولکل قلیل و کثیر و بہار فیہا والبضاف ولیسیب الیہا خارج از مساجد و مقابر و طرق عامہ و اوقاف مسمی محمد علیخان ولد قطب خان مرقوم الصدر از تملیک بلا عیوض کردہ دادیم کہ قابض و متصرف باشد چنانچہ عقد تملیک بلا عیوض درمیان مملکہ و مملک لہ مرقومین واقع شد و تملیک لہ مذکور مملک را در قبض و تصرف مملکہ برآوردہ در قبض و تصرف خود آورد تملیکاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً پس نماند بعد از عقد تملیک بلا عیوض مملکہ مذکورہ را و من مقدم مقامہا در ملک مرقوم حقے و دعوے و دستخط تملیک بلا عیوض باقرار مسماۃ مذکورہ بتصدیق گواہیا اشرف خان و قطب خان برادران علاتی مسماۃ مذکورہ و مستحسن عالم خان و قائم خان و ہادی داد خان و خانزادان برادران علاتی مسماۃ مرقوم نوشتہ شد وکان ذلک تحریر مرقوم الصدر شد۔

(۱۶۱) نقل بیعنامہ بنام اہلخانہ نواب کمال الدین خان

اقرار معتبر صحیح شرعی نمودند مخبران باسم و نسب خود ہا ہر یک شیخ غلام معین الدین خان عرف شیخ غلام محی الدین ولد شیخ غلام قطب الدین و شیخ قمر الدین و شیخ ظفر الدین و شیخ کریم الدین و مسماۃ نجیب النسا و مسماۃ جان بی بی ابنان و ابنات دانشور خان عرف شیخ محمد غوث بن شیخ محمد رضا بن شیخ عبداللہ و مسماۃ رابعہ خانم است بنت حاجی محمد حسین بن حاجی محمد اسمعیل و مسماۃ بی بی گلاب بنت شیخ ولی محمد و مسماۃ بی بی راجی بنت شیخ محمد زمان ولد شیخ محمد داؤد زوجہ ہائے دانشور خان مذکور فی حال بصحیح اقرار ہم شرعاً بدینوجہ کہ متفقین مذکورین مبلغ پانصد روپیہ محمد شاہی جیّد تمام وزن کہ نصف آن دو صد پنجاہ روپیہ موصوفہ میشوند از وجہ قیمت یک قطعہ باغ پختہ کہ موازی آن دو نیم پختہ زمین پختہ معہ یک و حصہ چاہ معہ اشجار ہا مثمرہ و غیر مثمرہ و محدود است بدین حدود اربعہ متعینہ ذیل۔

شمال	جنوب	غرب	شرق
آن پیوستہ است بشارع عام	آنملحق است بباغ میران اللہ	آن ملحق است بباغ بھورخان	آن متصل است بباغچہ مرزا فاضل بیگ و بعض بزمین باغ مذکور

قوم افغان باقرزئی زوجۂ خانزادہ اللہ دیئے خان ولد نواب دلیرخان مرحوم ساکن قصبۂ شاہ آباد سرکار خیرآباد مضاف صوبۂ اختر نگر اودھ فی الحال بصحت اقرار ہا شرعاً براین جملہ کہ چون سابق مواری بست بسوہ زمینداری در وبست موضع چیٹ پورہ ساحت عملہ پرگنہ پالی سرکار وصوبۂ مسطورہ و دو قطعہ باغ بود ہا و باغ متصل جھینڈہ تالاب سواد قصبہ شاہ آباد مذکور کہ موسوم بہ باغ چوبے پران بانھ است ویک منزل حویلی بتعمیر پختہ واقع قصبۂ شاہ آباد مذکور کہ مشہور بکوٹھہ پران چوبے است بسمے محمد علیخان ولد قطب خان ترین کہ اس الاحت ابتیاع است تملیک بلاعوض کردہ وا دیم حالا مواری چہل بسوہ در وبست موضع نوروز پور و موضع سہاگ پور عملہ پرگنہ پالی مذکورہ ویک محلہ روشن بازار عرف بروا بازار ویک منزل حویلی بتعمیر پختہ داخل اندرون قلعہ واقع شاہ آباد ویک قطعہ باغ کلاں معہ تالاب واقعہ سواد قصبہ شاہ آباد مرقوم کہ منجملہ عوض زر مہر چہ از ترکہ خانزادہ اللہ دیئے خان مرحوم کہ زوج من بود در قبض و تصرف مالکانہ خود تا زمان این تملیک بلاعوض میداشتم بدین حدود اربعہ معروفہ مذکور کما یعلم۔

بسوہا موضع نوروز پور ۴۰ بسوہ

نوروز پور مسطور المتن بست بسوہ در وبست سوہاگ پور مسطور المتن بست بسوہ در وبست محلہ روشن بازار عرف بروا بازار مع اربعہ حدود معروفہ و مطابق مقبوضہ قدیم معہ اراضی آن ایک محلہ باغ کلاں معہ تالاب و زمین و اشجار واقع شاہ آباد مذکور۔

حد شرقی	حد غربی	حد جنوبی	حد شمالی
بہائی محمد حیات حویلی تعمیر داخل اندرون قلعہ واقع شاہ آباد حد جنوبی کوٹھا خاص اندرون دروازہ	حد باغیچہ بالاول خانہ مجملہ و محاذی یک قطعہ مذکور بدین حدود اربعہ یک منزل حویلی ملکہ اے نواب دلیر خان مرحوم حد شمالی تا باغ عام	محلہ مصر خان ولاراک بسماۃ بلیجہ رائیل حد شرقی دروازہ محلسرائے کمال الدین خان مرحوم	تالاب عیرہ ملع نواب کمال الدین خان مرحوم حد جنوبی محلسرائے نواب امیر خان مرحوم

بنت کمال الدین خان مرحوم است و حدود داست بدین حدود اربعہ موصوفہ معروفہ

شرقی	غربی	شمالی	جنوبی
حویلی محمد حلیم	حویلی محمد حلیم	حویلی محمد حلیم	عقب خانہ کو مدن بقال

مرقومہ دادیم و برزرین معوض عنہ قابض شدیم و نماند مقر مذکور را از قطعہ عوض کہ خریدار بود دعوی وحقی وخصومتے وکان ذالک بمحضر من العدول والثقات نوشتہ شد این خط بست چہارم ۲۴ شہر ذیقعدہ سنہ ۱۱۲۹ ہجری۔

(۱۰) نقل تملیک نامہ انجانہ اللہ خان بنام محمد علیخان

بمہر قاضی فیض اللہ و قاضی نادر الزمان و قاضی ناصر الزمان و مواہیر خانزادہ سعادت خان ولد دلدار خان و محمد روشن خان و فتح معمور خان و خردمند خان بن فتح معمور خان مرحوم و اشرف خان و سعادت خان پسران نعمت خان ولد یوسف خان و عالم خان و قاسم خان و ہادی داد خان و حامد خان فرزندان نعمت خان مرحوم و بمہر خواجہ جواہر و بمہر سید حمید و بمہر سید فتح محمد و دیگر متمندران شاہ آباد از قرار تاریخ بست و ششم شہر جمادی الاول سنہ ۱۱۳۷ھ

ہمنکہ اقرار کردہ اعتراف صحیح شرعی نمود سماۃ فاضلہ خانم بنت نعمت خان ولد یوسف خان

نوٹ :- یہ چوتھے فرزند نواب دلیر خان کے تھے محلہ نالہ میں انکی ڈیوڑھی تھی امیرانہ اوصاف ہیں اپنے باپ بھائیوں کے ہدوش تھے نورو زپور کا علاقہ انکے قبضہ میں تھا سماۃ فاضلہ خانم نعمت خان بافرزئی کی دختر ان کو منسوب تھیں یہ لاولد رہے ان کے انتقال کے بعد ان کی منکوحہ بیوی علاقہ کی مالک ہوئیں اور انھوں نے اپنے حین حیات میں ملاک کی دستاویز اپنے بھتیجے محمد علیخان کے نام تحریر کردی اور اوسپر عمائدین شہر کی مہریں کرا دیں سہاگ پور علاقہ نوروز پور روشن بازار و بڑا باغ اور ایک حویلی جو کمال الدین خان کے محلسرا کیطرف بڑھی ڈیوڑھی میں تھی غرضکہ اپنی ملکیت کی اکثر اشیاء اوس میں شامل کردیں اور یہ تملیک نامہ ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۱۳۷ ہجری میں تحریر ہوا ہے محمد علیخان جو قطب خانکے فرزند تھے ان کے ورثا میں آخری شخص افضل خان تارہ میں ہیں جو لاولد تھے جسپر اس خاندان کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ۱۲

برینوجہ کہ بخشید و تملیک شرعی گردانید درحال صحت و ثبات عقل مسمی گل بیگم بنت کمال الدین خان مرحوم و برخور شید رحمت اللہ ازانچہ کہ حق و ملک او بود در تحت و تصرف مالکانہ خود داشت تا زمان این تملیک شرعے خالیا عن حق الغیر و عما یمنع جواز التملیک ولعادة بگی و تمامی یک منزل حویلی کہ مشتمل بر مسوبات متعدد و متفرقہ مرتبہ مبنی بخشتیت پختہ و غیر ذالک کہ واقعہ است در قصبہ سنا آباد و محلہ پرگنہ پالی سرکار خیرآباد تابع صوبہ اودھ محدود داست بدیں حدود اربعہ شرقی آن ملاصق است بحویلی حاجی الحبش صاحب و حاجی احمد خاں و غیرہ و غربی آن ملحق است بحویلی لعل خان و عظمت خان و جنوبی آن متصل است بحویلی الہ دین خان و ربیع خان و شمالی آن پیوست بحویلی کلو انیلی و بهور جی و حاجی حویلی ندرمان ولقیس خان با جمیع حدود و حقوق و مرافق آن داخلی و خارجی از قلیل و کثیر و بالضاف ینسب الیہا تملیکا صحیحا شرعیا جائزا نافذا و قبض شرعی کرد ملک لہ مذکور محدود مذکورہ را باذن تسلیم مالک مذکور پس باقی نماند مالک مذکور را در محدود مذکورہ ہیچ حقے بعیبی از وجہی من الوجوہ وسبب من الاسباب فقط۔ تحریر فی التاریخ بست و دوم جمادی الثانی سنہ ۱۱۲۹ ہجری مطابق سنہ ۶ جلوس میمنت مانوس بادشاہ فرخ سیر خلد اللہ ملکہ۔

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد مہر (سید احمد گیلانی) گواہ شد

سید محمد صالح

(سید عبد الوہاب) (سید سلیمان) (سید داود) حافظ جعفر شاہ ابن محمد شہد بما فیہ عبد الحلیم ابن یحیل

(۱۵۹) نقل اقرار نامہ

اقرار نامہ سید محمد صالح نام بی بی گل بیگم صاحبہ۔ باسمہ سبحانہ تعالی (سید احمد گیلانی / محمد صالح) [مہر]

اقرار کرد و اعتراف صحیح شرعی نمود فو منم و اسے محمد صالح ولد سید احمد گیلانی بحالت صحت نفس و ثبات عقل و جواز تصرفات را کہ یک قطعہ زمین ماست خرید نمود کہ محدود داست بدیں حدود اربعہ معروفہ موصوفہ شرقی جنوبی شمالی غربی

نالہ ناکوتیل تہ سلطان صاحب شارع عام

عرض یک قطعہ زمین مشہور بحویلی بشمر قصولی کہ ملک عصمت و عفت مرتبت بی بی گل بیگم صاحبہ

بہادر ابن زین الدین خان شہید بن نواب عزت خان لنفس نفیس عاقلہ بالغہ زین المستورات تاج المخدرات مسماۃ روشن آرا بیگم بنت سید بہادر ولی خان بن سید نواب حسین خان مرحوم تبزویج وکیلش میر محمد صالح ابن سید احمد بن سید ابراہیم کہ بہ صدق وکالت او اختیار نمود شاہدین عاقلین بالیقین شیخ یکا بن شیخ برخوردار ابن شیخ فیروز میر محمد ہاشم بن محمد حسین بن میر سید علی صاحب وکیل سیدہ روشن آرا بیگم فقیر اللہ بیگ ولد دلدار بیگ بن نذیر بیگ کہ بہ صدق وکالت او اختیار نمودند شاہدین عاقلین بالیقین مرزا محمد علی بن غیاث خان بن نواب ظفر خان مرحوم و مہر علی بن محمد صالح وکیل مذکور وکیل مذکور بہ نفس موکلہ خود را بنابر مذکور بہ نی و حلال داد ایجاب و قبول من العاقدین مذکورین در مجلس واحد واقع و مردم کہ ایجاب و قبول را می شنیدند و می فہمیدند کما تبین مبلغ یک کرور و بست و پنج لک روپیہ رائج الوقت کہ نصف آن شصت و دو نیم لک روپیہ بیشوند از انجا ثلث موجل واجب الاداست و ثلثان موجل الی انتہا نکاح یا من ست کان نکاحا ان اللہ یفعل یوتیہ من یشاء۔ محمد کاظم ولد التفات۔ بہادر خان چنتا فتح محمد حبیب اللہ ولد التفات خان۔ صالح محمد بن سید احمد۔ محمد فتح اللہ دارد امید شفاعت التفات خان فدوی محمد شاہ رجب علی ابن عبد اللہ ظفر بیگ ابن مرزا بیگ۔

لہ نواب تاج الدین خان جو نواب بہادر خان بانی شاہجہاں پور کے پوتے تھے اُن کا عقد مسماۃ روشن آرا بیگم بنت سید بہادر ولی خان ابن نواب سید حسین خاں سے قرار پایا اور ایک کروڑ پچیس لاکھ روپیہ کا دین مہر مقرر ہوا وہ نکاح نامہ یہ ہے - ۱۲

(۱۵۸) تملیک نامہ بنام بی بی گل بیگم صاحبہ منجانب سید احمد صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقرار کرد و اعتراف معتبر شرعی نمود مسمی سید احمد ابن سید ابراہیم گیلانی مرحوم ساکن قصبہ شاہجہان پور عملہ پرگنہ کانٹ گولہ سرکار بدیوان مضاف بصوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد در حال جواز اقرار صحت عقل

(نوٹ) شہاب الدین سید احمد صاحب شاہجہاں پور اور شاہ آباد دونوں جگہ رہا کرتے تھے دونوں جگہ آپ کے مکانات تھے اور ارادت مندوں کا حلقہ وسیع تھا۔ گل بیگم کے بطن سے ایک صاحبزادی خدیجۃ الکبریٰ اور دو صاحبزادے سید ابراہیم اور سید رحمت اللہ تھے جن کا نام بقاعدہ عرب اپنے جد امجد کے نام نامی پر رکھا گیا تھا سید صاحب نے یہ تملیک نامہ بعہد فرخ سیر لکھ دیا تھا۔ ۱۲

النور طالب فرمودہ شیخ محمد بن شیخ علی خواصی رکاب را فرستادہ شدہ است حسب فرمودۂ عالی
بعمل آورد تا داند بر حکم فرمان اشرف رود تحریر فی التاریخ دوم صفر المظفر ۱۰۹۵ھ ہجری۔
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس اعلیٰ۔

نمونہ کتابت شکستہ

(۱۵۵)

سلطان البرین وخاقان البحرین خادم الحرمین الشریفین قرین ذی القرنین سمی
نبی الثقلین سلیمان السلطنة و الکوا × والنعمة والابہتہ والعظمة والخلافة والعدالة والرافہ
والاحسان سلیمان شاہ بن سلطان سلیمان خان × لازالت عنہ العلیہ ملحا لجاطبہ ما دام السنتہ
سرا بین الکفر والاسلام صاحب جمال ومطرح آمال حجر ہا × و مخلص صادق الولا ساطع
کستہ بود از ایراد توامان سعادت نصاب معتمد اعاظم السلاطین سمان ..... × میر
سجان الو مان بمطالعہ مضمون بلاغت مشحون آن ..... و بہ ..... رائے علیم .....
ورائے سینہ کہ از کمال خصوصیت × و یگانگی انہا و اعلام فرمودہ بودند موصول گشت
و .... مراسم تعظیم و لوازم تکریم مقابل و مقارن داشت ..... چنانچہ شیوہ × مخلصان نیکوخواہ و
محبان را .... انتباہ است صحائف دعواے اخلاص سعادت عنوان موسس موقع ہذا
کتا ہذا ینطیق الحق × موسح ولطائف سلیمان اعتقاد لہا رس فصول نظر ازاں دعا للمخلص
حجاب شد مصحوب وافل صباح و فرو اصل صدق عقیدت و ولا تحفہ مجلس
اعلیٰ ومحفل اسنیٰ کہ مصدق چہ عرضہا کعرض التماس میکرد وہموارہ از حضرت ۱۹ رجب

نوٹ :- یہ دو نمونے ہم نے خطاطی کے دیئے ہیں ہمارے خیال میں یہ کسی کتاب کا ایک ورق رو پشت ہے کچھ بھی خطاطی
کا ایک بہت پرانا نمونہ ہے جو ایسا کج لپیٹ لکھا ہوا ہے کہ باوجود صاف تحریر ہونے کے جیسا کہ فوٹو سے ظاہر ہے مسلسل پڑھا نہیں جاتا
جاتا اور جیسا بمشکل مجھ سے پڑھا گیا ہے اُس کی نقل کر دی ہے اس میں سلطان سلیمان شاہ بن سلطان سلیم خان سے خطاب ہے سلطان سلیم
۹۲۳ھ ۱۵۱۷ء کے مصر سے بعد فتح ممالک مصر و شام قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور ۹۴۵ھ میں انتقال کیا۔ اس کے بعد خلافت عباسی کا خاتمہ ہوا
سلطان سلیم خان کا زمانہ ۹۲۶ھ ۱۵۲۰ء ہے اس نے اکیاون برس کی عمر میں آٹھ برس نو مہینے سلطنت کر کے انتقال کیا اس کے
بعد اس کا بیٹا سلیمان خان تخت نشین ہوا جو تاریخ صاحب قران سلیمان اعظم کے نام سے مشہور ہے۔ بہرحال ہم تحقیقی طور پر نہیں کہہ سکتے
کہ اس تحریر میں جو سلطان سلیم شاہ میں سلیم خان لکھا ہے اُس سے کون سا بادشاہ مراد ہے۔ ۱۲

(۱۵۴) نقل فرمان سکندر عادل شاہ ۱۰۹۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ

الدین	
یا	محی
مدد	

فرمان ہمیوں شرف صدور یافت بجانب مقدم الاسال اودچ نایک کننک گیری آنکہ از شہور
سنہ اربع ثمانین والف چوں نحصہ کہ بوساطت ایالت و امارت ایاب حشمت و ابہت انتساب
شوکت و مہابت پناہ نصفت و عظمت دستگاہ سلالہ آل طٰہٰ و یٰس خلاصہ اولاد
سید المرسلین تمکین خاتم جاہ و تمکیں مدبر اقالیم الارضین .. حاتم شجاعت و بختیاری آب
گوہر شہامت و جانسپاری سیف مسلول بازوے شہنشاہی رمح مصقول معرکہ دشمن کاہی
مقدمۃ الجیش معارک ملک گیری و جہانستانی . آہنگ مہارب فیروز مندی و کامرانی
طراز اوین ابہت و اجلال و گوہر دولت و اقبال شیر دل رزمگاہ بہوری و بسالت شیرہ حصال میدان
تیغ زنی و شجاعت سپہ سالار سپاہ فتح و فیروزی سرلشکر افواج دشمن افگنی و بہروری قوت سان
نصرت و کامگاری زور دست فتحیابی و نامداری سرکار و زرائے نامدار سردار و امرائے عالی
مقدار مطرح انظار عنایت مورد الطاف سرایت خان عالی شان رفیع المکان خاصہ
وزرائے منیع الشان زبدہ خوانین زمین و زمان سرآمد یک خواہان ملک گیر کشور ستاں جوان
بخت سعادت توامان شرزہ خان بعمل بدرگاہ والا نمودہ بود از انجملہ مبلغ یک ہزار ہن بابت
ماید کہ محصول رسیدن زمان جہاں مطلع خورشید ارتفاع ہمگی مبلغ مذکور بحضور را فرا لسرور معرفت
عزت و شوکت دستگاہ رفعت و معالی عمدۃ مقرباں درگاہ اقاوند حیرا ہ لیتاں ہوا خواہ
ندوی صداقت شعار ملک اعظم اکرم ملک کلدار بعرسید و بعد از رسیدن زر مذکور بدر
والاجاہ کتبہ کہ پیش خانمنزالیہ است والیس باز دادہ شود ہیں حکم علیۃ العالیہ را ہرگز مرتب
اندے اظہار نمایند ولیں از وصول زر مذکور صاحب نامنزالیہ کہ در اثمال بمصرہ لیف

پرگنہ مسطور از ان جملہ مبلغ ہشت و سہ ہون در سمت علم نور وہشت و دو ونیم ہون در سمت
حویلی وده ہون در سمت کونگی و ہفت ہون در سمت و حطرے سگور بطریق انعام ابدی واکرام
سرمدی مقرر است بدین موجب خود را زمین و نقدیات جاری و روا نست اما حکم اشرف
منصب قضا را لازم است نظر عنایت فرموده فرمان مرحمت فرمایند تا تقید احکام شرع
متین و دین مبین نموده بدعاے دوام خلافت ابد پیوند اشتغال دارد بنا بران التماس شریعت
پناه به خاطر مبارک آورده خدمت قضاے پرگنہ مذکور مع سمتہا شریعت و مشیخت پناه شیخ
محمد باقر بن قاضی شیخ ملک را بدستور سابق مقرر نموده وجہ معاش چہار چاور زمین و مبلغ
یک صد ہون نقدیات به موجب تفصیل مسطور از سواد قصبہ و دیہات پرگنہ مذکور مطابق
سابق وہانیده شده است می باید که زمین و نقد مذکور را داخل محصول و نقدیات و جمیع لوازمات
و فرمایش درزنه ویسائی و دبیں کلکرنی و زر ابواب دیوانی و بعضی کلیاب و کل وجوہات
و سایر قانونات اسمی و رسمی و قلمی و قدمی و آنچه در دفاتر اعلی ثبت یافته است و بعد ازین احداث
خواہد شد دنبالہ شریعت پناه نمایند و امور شریعت عز العہده اش ساخته ممد و معاون قاضی
مشارٌ الیہ ہمہ ابواب بوده باشند و چہار پیاده تھانہ حوالہ محکمہ شرع شریف نمایند و ہر سال
عذر فرمان مجدد نکرده سال بسال برہمین فرمان مع اولاد احفاد او جاری دارند تعلیق
نوشتہ گرفتہ اصل فرمان بازدہند تا دانند بر حکم فرمان اشرف روند۔ تحریر فی التاریخ دہم
رمضان سنہ ۱۰۱۹ھ

بیورنگی حضور فرشنید بمہر اشرف اقدس خاتون عالی

کگرہ دسر دلیسائی پرگنہ مذکور مرحمت فرمودہ رہانیدہ شدہ است میباید کہ پرگنہ مذکور واخل محصول
ونقدیات وجمیع لوازمات وبیت وبیگار وفرمالیس وزرابواب دیوانی وی سکہ ہمیوں وکار
عمارت وبعضے ثبت متبرکہ معدن الامن منبع السرور وکلیات وکلوجہات دیناله نمایند درقبض
وتصرف موی الیہ بازگذارند وعذر فرمان ہرسالہ نہ کنند ونقل نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز
دہند تا دانند برحکم فرمان اشرف روند تحریرًا فی التاریخ ۱۲ ماہ ربیع الاول ۱۰۸۶ھ
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمیوں اعلی

(۱۵۳) نقل فرمان سکندر عادل شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ

سکندر غازی
سلطان ابن علی
عادل شاہ

فرمان ہمایوں شرف صدور یافت کہ حکاب عاملاں حال واستقبال وماڑگیراں ودلیسایان
ودیس کلکرنان پرگنہ سدہوراں کہ آز جہورنہ تا ملین والف دریولا شریعت ومشیخت
پناہ قاضی شیخ محمد ہاقرین قاضی شیخ مالک قاضی پرگنہ مذکور بدرگاہ معلی واضح موو کہ خودرا خدمت
قضائی پرگنہ مسطور قدیم الایام از وقت آبا واجداد مقرراست وخدمت قضارت
وجہ معاش چہار چاور زمین ازاں جملہ یک نیم چاور درسواد قصبہ پرگنہ مذکور ونیم چاور
درسواد موضع کناری ونیم چاور درسواد موضع سدایور ونیم چاور درسواد موضع گومری وربع
چاور درسواد موضع بوتل ونی وربع چاور درسواد موضع ہرث نور وربع چاور درسواد موضع
اڑ سرار وربع چاور درسواد موضع کنکن ہٹی ومبلغ یک صد ہون نقدیات سالیانہ ازاں
جملہ مبلغ سی وہفت نیم ہون در قصبہ پرگنہ مذکور ومبلغ شصت ودو نیم ہون مردیہات

بیت مبارکہ متہر کہ معدن الامن بنبع السرور وز پٹیلگی وپیٹھلے و ذریعہ دیسائی و دیس کل کرنی و نادگنڈہ پٹیل وکل کرنی و دوازدہ بلوتیان کل باب کل وجوہات وسائر قانونات اسمی ورسمی قلمی وقدمی نقدی وجنسی کلی وجزوی انچہ در دفتر اعلیٰ ثبوت است و پیشتر احداث شود تمامی وبتالہ بما یند بعد مشارٌ الیہ با ولاد و احفاد مشارٌ الیہ جاری سمازند عذر فرمان ہر سالہ مجدد نہ نمود سال بسال بہمیں فرمان روان دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان بازدہند تا دانند تحریر فی التاریخ بستم ماہ رجب ۱۰۳۳ھ

(۱۵۲) نقل فرمان سکندر عادل شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ

مہر نادعلی

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب دیسایان و نارکران پرگنہ گورگنتہ وکوتوار مشہور بیندار وتکوٹ آنکہ از شہور سنہ سبعین والف چون لنگ نایک دیسائی قریات کلگرہ و بیچال و سردیسائی پرگنہ مذکور برائے مصلحت بدرگاہ والا آمدہ بود او رایکہ تازہ میدان سر آمد بردلان منتخب و تنخواہان زبدۂ رزم آرایان موافق مزاج وہاج شیخ منلح زخمی کردا ویست شدہ اکنون از راہ مراحم بادشاہانہ و فرط عواطف خسروانہ پرگنہ مذکور در وجہہ انعام ابدی واکرام سرمدی جڑی سو کمیا نایک فرزند لنگ نایک شرزہ دیسائی سمت بیچال وقریات

نوٹ: سکندر عادل آخری بادشاہ خاندان عادل شاہی کا ۱۰۸۲ھ میں تخت پر بیٹھا یہ سند سمستان گرگنتہ ضلع رائچور کی اسی کے زمانے کی ہے سمستان میں (۲۱۴) مواضع محاصلی ساٹھ ہزار کے ہیں۔ سرکار میں سات ہزار پچاس روپیہ سالانہ پیش کش ادا کرتے ہیں رانی گورقا شرزہ بہادر دالیہ سمستان تھیں جن کا انتقال ۱۳۳۳ھ میں ہوا اب اُن کا متبنی لڑکا جو نواسہ بھی ہے جڑی سو بہا نایک شرزہ بہادر نابالغ ہونے سے فی الحال علاقہ زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز ہے۔ ۱۲

خلائق آرامگاہ قادری بہ سمن کمیں شرافت وسیادت شمع انجمن نقابت وہدایت ہبط انوار محرم اسرار عارف بیشۂ وحدت دردریائے حقیقت شمع شبستان فیض و مہراگل گلیں بدانت وتقی حامد سیما ارشاد ثمرۂ شجرۂ خیرالعباد ہمنگ بحر استغراق الٰہی محل تفضل کائنات نامتناہی و دستگیر خلائق بحر المعانی والحقائق مرکز دائرۂ سعادت و نیک اختری مظہر الانوار ہدایت و فیض گستری شاہ ذیجاہ شاہ حضرت نبیرۂ قادری مجلس مولود سعادت امدود حضرت سعادت الانبیا سید الاصفیا گذاردۂ اسرار غیب رسانندۂ اخبار لاریب شمع سراج نبوت وامامت محرم خلوتیان قرب وکرامت نوباوۂ چمن صدق و صفا عرس قطب الاقطاب فرد الاحباب غوث الثقلین قطب الخافقین مختار الفریقین محبوب ربانی معشوق سبحانی مقبول دوجہانی سلطان الجن والانس قدس سرہ میشود لہذا ازراہ مراحم پادشاہانہ وفرط عواطف خسروانہ سمت آنی ہسور سہ دیہائے معاملۂ مذبور در وجہ انعام ابدی واکرام سرمدی شاہ مشارالیہ موکل باب مرحمت فرمودہ دہاسدہ شدہ است بیاید کہ سمت مہ دیہائے مذکور داخل محصول لقدبات وجمیع لوازمات وسیب بیگار وفرمایش وزرالواب و دیوانی وبچی سکۂ ہمایوں وکار عمارت وبعضے

نوٹ: یہ سند عطای جاگیر آناہسور کی ہے یہ جاگیر مع مواضع سندی سال بیسوڈیہ مرکھمال حیدر آباد بطور مدد معاش جاری ہے۔ آناہسور میں آثار مبارک متبرکہ اور دو پارہ الم دیگر نوشتہ حضرت علی کرم اللہ وجہ محفوظ ہیں جاگیرات کا محاصل اٹھارہ ہزار سالانہ ہے علاوہ اس کے کسیرہ تعلقہ آتمی ضلع بیجاپور ایک ہزار نقدی اور ایک ہزار کی محل معاش معافی انگریزی عملداری وبحال ہے بیر سنگ ضلع بیدر میں بھی تخمیناً ایک ہزار کی معاش ہے۔ شاہ نواسہ قادری اور ان کے بیٹے شاہ عبداللطیف ... نوں ملنگ ضلع بیدر سے بیجاپور تشریف لائے اون کے صاحبزادہ شاہ حضرت نبیرۂ قادری تھے کہ تم یہ فرمان ہے آناہسور آئے تھے مگر بیجاپور میں انتقال ہوا اور وہیں دفن ہیں آپ کے فرزند سید شاہ سیف اللہ قادری آناہسور میں مرے مگر نعش ملنگ لے جاکر دفن ہوئی اس کے بعد سلسلہ سید شہید قادری سید محمد قادری شاہ حضرت قادری ہے سید شہید صاحب بھی ملنگ ہی میں مدفون ہیں باقی تین صاحبوں کے مزار آناہسور میں ہیں شاہ حضرت قادری کے دو فرزند سید محمد تاج الدین قادری اور سید شاہ حسین قادری اول الذکر کے فرزند میر الدین قادری سجادہ ہیں اور ثانی الذکر کے فرزند سید احمد قادری عرف ... جاگیر زندہ ہیں۔ ربیع الاول [illegible] یوم جمعہ کو ہم بھی آناہسور میں زیارت تبرکات کی غرض سے گیا تھا اسی دن بعد العصر سجادہ صاحب ... دکھائی ... شکوہ ... ہوگیا تھا ... زیارت تبرکات کی ہوئی۔ سجادہ صاحب کی حالت بالکل ایسی تھی ... ساتھ کھانا کھایا ... [illegible]

(۱۵۰) نقل فرمان عادل شاہ ثانی ۱۰۷۱ھ

فرمان[۱] ہمایون شرف صدور یافت بجانب دیسائی پرگنہ تالیکوٹہ آنکہ از شہور سنہ احد سبعین والف بدرگاہ والا روشن گردید کہ شرزہ خان از روے تمردی ولایت عزت دستگاہ شوکت وجاہت انتباہ سلالۃ وزراے ذی شان عمدۃ امراے فیروزی نشان شیر بیشۂ مردانگی نہنگ شجاعت و فرزانگی خان عالیشان نواب عبدالرحیم بہلول خان تاخت نمودہ فتنہ و فساد برپا کردہ است لہذا حکم استیصال متمرد مذکور فرمودہ شدہ می باید کہ متعلقان نواب موصی الیہ را مدد و کمک نمودہ باہم متفق گشتہ متمرد مذکور را گوشمال نمودہ نیست و نابود سازند اگر دریں باب عذر و اہمال ورزند آنہا را استیصال نمودہ خواہند شد دریں باب تاکید بلیغ دانستہ حسب الامر اشرف عمل نمایند تحریر بست و ہشتم صفر سنہ ۱۰۷۱ ہجری۔

(۱۵۱) نقل فرمان علی عادل شاہ ثانی

مہری حیدر علی ابن محمد بادشاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

مہر

آلہ
زد نوبت پائندہ
سکہ بر فرمان شاہی
بندہ حیدر علی ابن
محمد بادشاہ
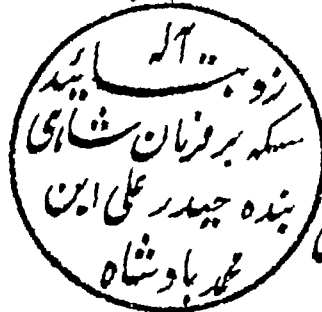
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
سلطان محی الدین سید عبدالقادر جیلانی

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عزت و رفعت دستگاہ میران محمد خلیل حوالہ دار و کارکنان حال و استقبال معاملہ مدگل آنکہ از شہور سنہ ثلاث ستین والف چون درخانقاہ

---

[۱] اس فرمان پر وہی مہر ہے جو قاضی صاحب مدگل کے فرمان کی ہے قصبہ تالیکوٹہ مدگل سے بارہ کوس لنگسگور گنگاوتی کی سڑک پر ہے۔ ۱۲

کڑوانراسہ چاور درسواد سہ موضع سمت کرڈی[1] آنرا در موضع بود یہال یکچاور و در موضع کسر بادی یکچاور و در موضع نرمری یک چاور و در قصبۂ کرو کل معاملہ مذکور دو چاور زمین و کدہ شالی چہار کرو مع کلباب بالانعام بالاباؤلادی واحفاوی بزرگان قاضی مومی الیہ روان است بدان موجب بقاضی مشارٌ الیہ بهوکوتہ میشود مقاصایان و پٹیلان دیہاے مذکور از روے حرکت زمین انعام مذکور کرد کردن نمید ہند درہر باب بہ رعایاے زمین انعام مذکور تشویش و آزار میرسانند چہ حد اندازہ آنہا است اکنون پنج چاور کدہ شالی مذکور بانعام قاضی مومی الیہ مقرر داشتہ مقاصایان و پٹیلان دیہاے مذکور را تاکید بواجبی نمودہ زمین مذکور از رعایاے کرد کرد انیدہ چنان نمایند کہ حق انعامداران بلاقصور و لافتور عاید کردد و بہ رعایاے چاورات مذکور بہیچ وجہ بین الوجوہ مزاحم و معارض نشدن ندھند واگر مقاصایان و پٹیلان و دیہاے مذکور بہ رعایاے چاورات انعام قاضی مشارٌ الیہ باز تشویش و آزار دہند وخلل کنند چنان تادیب سازند کہ بحال خود بودہ باشند و پنج چاور و کدہ مذکور داخل محصول و نقدیات و جمیع لوازمات و بہت بیکار و فرمایش وزیر ابواب دیوانی و ہر دو پتی بعض بابہا و کلباب و کلو جوہات و سایر قانونات اسمی و رسمی و قلمی و قدمی و نقدی و جنسی و کلو جزوی انچہ کہ در دفاتر اعلیٰ ثبت است و بیشتر احداث خواہد شد تمام دنبالہ نمایند و آدہ نظر کماندار تہانہ معاملہ مذکور حوالہ محکمہ شرع شریف بموجب فرمان سابق روانست ہر کہ از امر شرع محمدی تجاوز و اہمال نماید اورا تنبیہ بواجبی سازند و امور شرع محمدی مطیع و منقاد باشند و مسلمانان متوطنان قصبہ و مضافات را تاکید کنند کہ بخمس اوقات براے نماز در مساجد حاضر شدہ بدعاے دوام دولت ابد پیوند اشتغال باشند و عقدانہ اہل اسلام از قصبہ و مضافات بقاضی مومی الیہ بموجب بهوکوتہ سالا باد بدہانند و بے اذن قاضی عقدانہ نکنند واگر کسی بکند تنبیہ بواجبی نمایند و عذر فرمان ہر سالہ نمود و سال بسال بر بحلین منتقی دارند و بعد او باولاد احفاد او جاری سازند و معتاد کوسفند بعید اضحی و میوہ بعید شب برات بموجب سالا باد بقاضی مومی الیہ میدادہ باشند و تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل آن باز دھند تا دانند و بر حکم فرمان اشرف روند۔

---

[1] بود یہال - کسر بادی نرمری یہ تینوں موضع تعلقہ ہنگند ضلع بیجاپور میں ہیں اور موضع کرڈ کل (کرکل) لنگسور سے دو میل ہے۔ ۱۲

(۱۴۸) نقل فرمان سلطان علی عادل شاہ ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

یا علی
مدد

مہر
شاہی زد
ز مہر
مرتضیٰ بر مہر و ماہ
خسرو
عادل علی بعد از محمد
بادشاہ

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عزت و شجاعت دستگاہ مزاجدان کار آگاہ عمدہ وزرائے عظام زبدہ امرائے کرام نہنگ دریاے مردی و مردانگی گوہر کان فیروز مندی و فرزانگی فارس مضمار شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار ہزاران مرحمت و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران گر عرض کند سپہر اعلیٰ

۱؎ مہر بڑی دقت سے پڑھی گئی اس میں یا علی مدد کے بعد یہ شعر کندہ ہے ؎

مہر شاہی زد ز مہر مرتضیٰ بر مہر و ماہ　　خسرو عادل علی بعد از محمد بادشاہ

یہ فرمان علی عادل شاہ ثانی کے زمانے کا ہے (۱۰۶۷ھ تا ۱۰۸۳ھ) جو قاضی صاحب مدگل کے نام ہے۔ صاحب سند قاضی محمد ابوالحسن تھے جن کے بعد کا سلسلہ یہ ہے۔ قاضی محمد امین الدین و قاضی محمد ابوالحسن و قاضی محمد امام الدین و قاضی محمد اسمٰعیل اور

بن شیخ محمد دوم قاضی پرگنهٔ مذکور بدرگاه معلی التماس نمود. از اسناد سابق عهدهٔ قضائت و
خطابت پرگنهٔ مذکور انعام اراضی شصت کروڑ زمین و یومیه چهار آنه معمول عیدین وغیره وسال آیا
وبھگوٹه جاری دارند و بنظر عنایت فرموده قضائت بنام فرزند غلام حسین مرحمت فرمایند بنابران
التماس او بخاطر مبارک اعلی آورده غلام حسن بن عبدالنبی را عهدهٔ قضاة و خطابت پرگنهٔ
مذکور انعام شصت کڑو زمین وغیره حقوق به مطابق فرد سابق به موجب تفصیل ذیل مرحمت
فرموده دبامد شده است و در سواد پرگنهٔ مذکور زمین چهار کڑو و در گیڑ به موضع سرمالپور
و ایک کڑو به موضع ملکاپور و یک کڑو به معمول عیدین ده روپیه یومیه چهار آنه بتیل چراغ
مسجد روزینه پاو پیکے و بلکے وغیره می باید که مشارالیه را قاضی و خطیب آنجا مستعمل دانسته
انکحه و قضیه و معامله شرعیه بوده باشند و در جوع کرده انعام زمین مذکور و یومیه معمول عیدین
و بھیکی و بلکے و تیل و کل باب کل و جوہات دساله نماید و بعضی حساب ادراے نموده باشند
و میراث قضات بحسب قاعده از دور روان دارند بہیچ وجه مزاحم معارض نشوند و میراث
مند مشارالیه باولاد و با حفاد او جاری دارند فرمان مجدد هر ساله نگرد. سال سال
همین فرمان مبارک روان سازند تعلیق نوشته فرمان باز دهند تا داشته در حکم فرمان
اشرف روند تحریر فی التاریخ غرهٔ ذی حجه ۱۰۶۸ھ

پروانگی حضور خورشید ظهور اشرف اقدس همایون اعلی

فدویت وحلال نمکی وخیر طلبی بمراحل مستبعد است وبر فدویت ونکو بندگی معزالیہ شفقت بیست
که چون حکم فرمائیم سندور ... باشد زیاده ازین نثار حکم والا خواهند گردد ماکه بر سر مهربانی بیائیم
صد سند نور را عطا و مرحمت توانیم کردا ما معزالیه را ضرور ولازم است که بر بنوقت حوادث
و آشوب اظهار فدویت کرده در دفع ورفع حادثات سلطنت سعی نمایند و در پی امور مهل
لشکر واحتشام را مشغول نگردانند ویقین تصور فرموده بودیم که آن سیادت پناه تا حال نگار
آوردن معزالیه ... بات را مرتفع گردانند وعجب از نوشته جات واقوال معزالیه آمده
که هنوز در تردد وتفکر روانگی فرزند اند وچهار ماه درنگ وتسویف نموده بازشقوق
تازه درمیان می آرند بر عالمیان ظاهر است که آنچه آن سیادت پناه دلاسا واستمالت
ومهربانی نواب همیون باظهار کنند زیاده ازان ازما بانجام رسانیدن می توانند وهرگونه
خیالات واندیشها که کنون خاطر عقیدت مآثر معزالیه شده آنرا بزلال التفات وتوجهات
عالیات مصفا ساخته وغبار آلودگی را بمهر بابیهای گوناگون ومراحم روزافزون رفت
روب داده سر گرم جادهٔ اطاعت وفرمان برداری دارند والواع تفضلات ولوازشات
که درباره معزالیه مرکوز خاطر اشرف اقدس است بعد از آوردن فرزند معزالیه مع لشکر
واحتشام منصهٔ ظهور خواهد رسید زیاده بجز شوق قلمی نشد۔

(۱۴۷) نقل فرمان محمد عادل شاه

الملک لله

مهر
یا علی مدد مهر
شاهی زد مرتضی بر مهر و ماه
خسرو عادل علی بعد از محمد
بادشاه

فرمان همایون شرف صدور یافت بجانب عاملان واستقبال ونار گورگان ودیسپایان
پرگنه ریور کننده آن که از شهور سنه ثمان خمسین والف - دریولا فضیلت مآب عبدالغنی

کہ لشکر مغل درپے تخریب پرگنہ محمدی و تیرول وغیرہ ملک معمور شدہ و خان رفیع الشان
شہزادہ خان را کہ حکم فرمودہ بودیم معزالیہ راست مدار الحالہ امروز کہ تاریخ ششم است مخبر
اطلاع اخبار حادثات رسیدند و کمک دریں مستاز الیہ می رسد یقین آمعمور نمودہ در حالیکہ کہ
حقیقت مرقومہ بمطالعہ درآید مع فرزند و لشکر و احتشام خان معزالیہ راہ دارالسلطنۃ پیش
گرفتہ بیایند و الا رسیدن بآں سیادت پناہ ممکن و میسر نخواہد شد
مشہور است کہ کار امروز بفردا مگذار حالا رہا چون شد روز دگر
نوبت کاری دیگر است الحال بجز جنگ و جدال و قتل و قتال صورتی
دیگر مقصود نیست زیادہ آن سیادت پناہ دانا اند

باب الدین محی
مدد

نقل فرمان (۱۴۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت و نقابت مرتبت نجابت و شرافت منزلت رفعت و معالی دستگاہ ارشاد و ہدایت
خلاصۂ خاندان رشاد و افاضت نیر جہان تاب برج رسالت اختر تو برج اوج ولایت
المختص بعواطف الباطنی والظاہری شاہ حضرت قادری بفیض ایزدی بہرہ ور باشند
بعد ہذا مخفی نماند کہ حقیقت نزول کردایدن لوکری عبدالمجید سرون حصار مکل وکرانی نظر
خان عالیشان رفیع القدر والمکان مسعود خان بسبب تاکید نامدار سد بود و نوشتہ
معزالیہ کہ بنام آن سیادت مرتبت رسیدہ بجنس ارسال داشتہ و مقدمات
دیگر مفصل مشروح نوشتہ بود دلتنگی روش شد اگرچہ پالیکاران وغیرہ
تاکید بی اطلاع آن سیادت پناہ کردن بخاطر مبارک داشتیم برای

باب الدین محی
مدد

چہ باں سیادت مرتبت نگارش میفرمودیم تا حال ہیچ یکے حکم نشد ... خاطر خدا
شناس بجا دارند و معزالیہ چنانچہ دانند و تواند نوشتہ فرستادہ والا سعادت حالت کردہ فرمایند
معزالیہ را با سرداران و احتشام معمور الامر النور بیارند و نوشتند و دل شکستہ در بارہ
شد الور تاں سیادت پناہ انچہ فرمودہ ایم دیگر بعد از رواہ شدن جائیہ نگارش یافتہ
معلوم باشد حقیقت شناس تواہد بود معزالیہ کہ شریف و ادرمشہد قیام دارند ... ـ

بسم الله الرحمن الرحیم

سیادت و نقابت مرتبت نجابت و شرافت منزلت نقاوه دودمان ارشاد و هدایت خلاصه خاندان تمکین شاد و شاه حضرت قادری

نیر جهانتاب برج رسالت اختر نور بخش اوج ولایت المختص بعواطف الباطنی والظاهری بفیض ایزدی

بهره ور باشند بعد هذا مخفی نماند که سابقا حقیقت رسیدن مغل بموضع کربراسنکی و تیکوته بکار بخش

فرموده بمسارعت تمامتر فرزند و لشکر و احتشام نشان عالیشان رفیع القدر بلند مکان مسعود خان را بحضور

آوردن نگاشته شده بود اما تا حال از مکان متمکنه عدول نکردند و احوال اینجا اینست که لشکر مغل

تخریب پرگنه حکندی و بیرول و غیره ملک معموره شده و خان رفیع الشان

فرموده بودیم معز الیه راست بدار الخلافه آمده تا

رسیدند و مغل در پی مشار الیه

مع فرزند و لشکر

بجاے تسبیح آوازبرآید افضل فضل حکم فرمود کہ لعلت لاولدی اموال وامتعہ جوہریان
وجمیع اقوام ہنود وان سکنۂ پیٹھ شاہپور آئندہ مطابق سابق جمع خزانۂ عامرہ نمودہ
بروارث وارثان میت بدہند اگر وارث باشد جمیع جوہریان وغیرہ امروے تصدیق
نمایند یادگار بر صفحۂ روزگار ثبت باشد این قولنامہ صحیح است بحکم فرمان
عالم پناہ خان معز الیہ واموال قبہ معاف کرد بہ تاریخ غرہ محرم ۱۰۶۷ھ
اس کے نیچے پندرہ سطریں خط بالبودھ میں منقوش ہیں جو غالباً اس قولنامہ کا ترجمہ ہے۔

(۱۴۵) نقل فرمان علی عادل شاہ ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت ونقابت مرتبت نجابت وشرافت منزلت نقاوہ دودمان ارشاد وہدایت خلاصۂ
خاندان رشاد وافاضت نیر جہانتاب برج رسالت اختر نور بخش اوج ولایت المختص
بعواطف الباطنی والظاہری شاہ حضرت قادری بفیض ایزدی بحضور باشند بعد ہذا
مخفی نماند کہ سابقاً حقیقت رسیدن مغل بموضع کریراسنگی وتیکوتہ نگارش فرمودہ بمبارعت
تمامتر فرزند ولشکر واحتشام خان عالیشان رفیع القدر بلند مکان مسعود خان را بحضور
انور آوردن نگاشتہ شدہ بود اما تا حال ازمکان متمکنہ عدول نکردند واحوال اینجا بنسبت

نوٹ:۔ یہ اصل فرمان مجھ کو سید احمد صاحب نبیرۂ قادری جاگیردار آتا ہسور سے ملا ہے جو نہایت خوش خط سنہری تکلی دار
کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ اس پر کوئی تاریخ نہیں ہے مہر ہشتی ہیں حرف مدد یا محی الدین کندہ ہے جو فرمان کے داہنے حاشیہ پر
ثبت ہے اور کسی وزیر کی معلوم ہوتی ہے مگر بلحاظ واقعات اواخر زمانہ سلطنت علی عادل شاہ ثانی (۱۰۷۰ تا ۱۰۸۳ھ) یا اوائل
سلطنت سکندر عادل شاہ کا معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں سید الیاس المخاطب بہ شرزہ خاں اور مسعود خاں دونوں موجود
تھے اور شرزہ خاں کے نام اورنگ زیب کا فرمان ۱۰۹۲ھ کا اسی کتاب میں نقل کیا گیا ہے جس سے اندازہ اس فرمان کے سنہ
کتابت کا لگایا جا سکتا ہے۔ قدیم زمانے میں ایسے فرامین طلق اور کم بند لگ کر آتے تھے اور کم بند پر ایک طرف القاب
اور دوسری طرف تاریخ تحریر اور مختصر مضامین یہ نام مکتوب الیہ درج ہوتی تھی یہ طریقہ مراسلات کا ہر سے دیکھنے تک ناب شمار
[illegible] تک [illegible] انگریزی تہذیب نے ان سب قیود سے آزاد کر دیا ہے [illegible]

(۱۴۳) قولنامہ سلطان محمد عادل شاہ سنہ ۱۰۶۶ھ

کتبہ این قولنامہ در افضل پور پائین قبر چوکھنڈی جنگی شاہ موجود است -

قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَقَّ حَمْدِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الْمَعْبُوْدِ الْمَلِكِ الْمُهَیْمِنِ الْوُجُوْدِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ یَا کَبِیْرُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا تَهْتَدِیْ الْقَوْلُ اِوَصْفِ عَظْمَتِهٖ وَمِنْ بَعْدِهٖ نَعْتُ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِمَامٌ هَاشِمِیٌّ وَرَسُوْلٌ قُرَشِیٌّ نَبِیٌّ حَرَمِیٌّ وَمَکِّیٌّ مَدَنِیٌّ وَاَبْطَحِیٌّ تِهَامِیٌّ اصلہ دُوْمِیٌّ وَفَرْعُهٗ رَازِیٌّ وَحَسَبُهٗ اِبْرَاهِیْمِیٌّ وَنَسَبُهٗ اِسْمَاعِیْلِیٌّ وَلِسَانُهٗ عَرَبِیٌّ وَشَخْصُهٗ عَلَوِیٌّ وَبِعْثَتُهٗ حِجَازِیٌّ وَنُوْدُهٗ قَمَرِیٌّ وَقَلْبُهٗ نُوْرَانِیٌّ وَنُطْقُهٗ مَرْضِیٌّ رَسُوْلُ الثَّقَلَیْنِ مُحَمَّدٌ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

معروض بر ضمائر انوار اجبیا اقبال ارباب افضال واکمال واجلال واضح نمودہ کہ در زمان شاہنشاہ سلیمان جاہ سکندر سپاہ غضنفر جنگاہ شیر و شرزہ بندہ این درگاہ عالم پناہ مظہر لطف اللہ ظل اللہ ابو المظفر سلطان محمد عادل شاہ غازی خلد اللہ تعالیٰ ملکہٗ و سلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ۔ از کرم بیباک نظر الٰہی بندہ محمد شاہی پلیٹ بنا کردہ عزت شجاعت دستگاہ مزاجدان کار آگاہ مجدہ وزرائے عظام زبدۂ امرائے کرام نہنگ دریائے مردمی و مردانگی گوہر کان فیروزمندی و فرزانگی فارس مضمار شجاعت و مبارز میدان شہامت شائستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار ہزاران مرحمت و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران گر عرض کنند سپہر اعلیٰ بفضل فضلا و فضل افضل۔ از ہر ملکے بجائے تسبیح آواز بر آید افضل افضل۔ خلاصۂ نیک خواہان ملک گیر کشورستان قاتل متمردان و کافران شکنندۂ بتان و کشایندہ یلغار و کرناٹکیان مار بیراری کنندہ سشاہ پس گیرندہ قلعہ و حصاران فاضل افضل زمان فضیلت و شجاعت دستگاہی واضل خان محمد شاہی در حفظ الٰہی بعد خدا

ہر آنکس کہ افضل شد اندر ازل
شود افضل عصر در ہر عمل

(۱۴۲) نقل فرمان سلطان محمد عادل شاہ ۱۰۶۶ھ

بنجف علی
مرید
سلطان محمد عادل شاہ
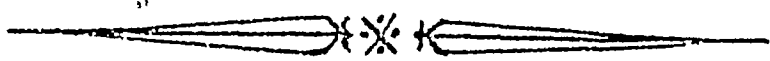
شیخ نصیر الدین چراغ دہلی ۱۰۶۶ھ ۱۶۵۵ء

فرمان ہمایوں شرف صدور یافت کہ جانب حاکمان حال و استقبال
و دیسایان پرگنہ گنگولی آنکہ از ستھور ستہ سیس و الف بدن موضع ہریال و باہگویال
پرگنۂ مذکور قدیم الایام مدل وقف خیرات و لنگر و عود و گل و روشنائی روضۂ منورہ پیر
علاؤالدین اولاد و قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مقام موضع برہان پور کہ
دریں وقت موجب حاصل امانت نمودہ حوالہ علی محمد حسن وضع سبب نوشت روان
شدہ اکنون از راہ مراحم بادشاہانہ و فرط عواطف خسروانہ دو موضع مذکور در وجہ انعام
ابدی و اکرام سرمدی بدل وقف خیرات و لنگر و گل و عود و روشنائی روضۂ منورہ
پیر علاؤالدین اولاد موی الیہ بدستور سابق مع کل باب حال و ہمانہ دیوہ و بابارگ رکوۃ
وانانات مقرر و مرحمت فرمودہ و بحال شدہ است می باید کہ موضع مذکور حیا مکہ سابق
دمالہ نمودہ بداں موجب مع کل باب و کل وجوہات و سایر تا لونات رسمی آسمی
اند از دفتر عالی ثبت است و بیشتر احداث نشود و سال تا مد و بعد او ۔ اولاد و
احفاد او جاری سازند در فرمان ہر سال مجدد ۔ نمودہ سال بسال ۔ ہمانوبا
رواں دارند و تعلیق نوشتہ گرفتہ فرمان بار و بعد تا دا مدہ بر حکم فرمان ہمیوں ...
تحریر فی التاریخ ہجدہم ماہ شعبان ۱۰۶۶ھ
پیروانگی شنودہ حرمت مطبوعات مقدس ... اعلے

شامل حال خود دانسته بزودی خود را بشرف بساط بوسی برساند که انشاء الله بعد از آمدن او بحضور پرنور وزارت مرحمت فرموده نوعے سرفراز و سربلند خواهم فرمود که محسود اقران و امثال خود شود و درین باب تاکید بلیغ دانسته برحکم فرمان اشرف اقدس رود و عجالت الوقت بجهته مزید سرفرازی او خلعت فاخره و خرچ مرحمت فرستاده شده باید که باخذ و لبس آن برافراز گردیده بزودی خود بحضور فرپور برساند و لمحه توقف نکند تا داند تحریر فی التاریخ ۸ شهر ربیع الاول سنه ۱۰۲۶ھ

پروانگی حضور اشرف اقدس همیون اعلیٰ

(۱۴۱) نقل فرمان محمد ابراهیم عادل شاه سنه ۱۰۲۶ھ

بسم الله الرحمن الرحیم

الملک لله

محمد ابراهیم عادل شاه

فرمان همایون اشرف صدور یافت بجانب عاملان و دیسائیان حصار کنلگیری آنکه از شهور سنه سنه خمسین و الف حصار مذکور در وجه مقدم الامثال والاقران اوترچ نایک بدستور قدیم مقرر و مرحمت فرموده شده است باید که حصار مذکور بدستور قدیم معه کاوله و لوازمه و نباله نایک مشارٌ الیه نمایند و در قبض و تصرف مومی الیه باز گزارند تا دانند برحکم فرمان اشرف اقدس همیون روند تحریر فی چهارم شهر جمادی الثانی سنه ۱۰۲۶ھ

پروانگی حضور اشرف اقدس همیون اعلیٰ

درگاه است بہر وادی مدد و معاون او بوده باشند نقلش نوشته گرفته اصل فرمان باز دہند تا دانند
برحکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ بست و یکم شہر جمادی الاول ۱۰۶۵ھ ہجری
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ

(۱۳۹) نقل فرمان سلطان عادل شاہ

الملک للہ

فرمان[1] ہمایوں شرف صدور یافت بہ جانب عزت و رفعت دستگاہ عمدۃ الاعیان زبدۃ الاقران
خان عالی شان سعادت نشان رفیع القدر والمکان نعمت خان حوالدار و کارکنان حال و استقبال
دارالسلطنۃ معاملہ پر نور محمد پور آنکہ از شہور سنہ ستہ خمسین والف از راہ مراحم پادشاہانہ
و فرط عواطف خسروانہ یک چاور زمین سلطانی در سواد موضع منگلی معاملہ مذکور بابت
رور نارائن رو وجہ انعام جہت روشنائی وصف لوریائی و آب سبیل و وظیفہ پیش نماز و
فراش مسجد کہ در خانہ شریعت پناہ و فضیلت دستگاہ حقایق ابنیا قاضی القضات قاضی لطف
سید حبیب اللہ مجلس حاکم الشرع معاملہ مذکور واقع است عاطفت فرموده و بایندہ شده
است می باید کہ یکچاور زمین سلطانی مذکور داخل محصول و نقدیات و جمیع لوازمات و سربٹے
و بیگار و فرمایش و زر شیلنکی و پاپوش میر مالی و پولیس پٹیل و جنگی و سی سکہ ہمیوں و کار عمارت
و بعضی ثبت مبارک منبر کہ معدن الامن منبع السرور و تحصیلی و غلہ نو کہنہ و فرمایش کڑبی و
علف و چرم و اہمک و پاچک و انگشت و وجہ یکاہ دو بسوہ و زکوات تھلمور و تھل بھرت
و نیکالو و بہار و دستک و سنکوتی و البامارک و بہی علق و کیلجرح و کوتہا چھور والی داوسکی
و کھونکلی و کیلانہ و شب خانہ و پیرانہ و فقرانہ و پاملانہ و مسکوری و بال ورکی و ہندوری
و روغن و تیل و بہت حوالدار جمعدار و سرسمت و لوازمہ سرولیبائی و دیس کلکرنی و نار گونڈہ
و صدر بہت و عیدین و موہنی مردمان از ہر دو حصہ بوقت کیل و برج حصہ بعد از کیل
و توفیر و کسروادت ماباری و چالنکاری و پادری کاری و لوازمہ پٹیل و کلکرنی و دوازدہ
بلوتیان و بیس بندی و پال بہارہ و صادر و وارد موہتی ہشمت و غیر محصول و بیدا کری

---

[1] یہہ فرمان سلطان محمد عادل شاہ کے زمانہ کا ہے جس نے ۱۰۶۵ھ میں وفات پائی ۱۲

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عاملان حال واستقبال ولسیمھان
پرگنہ گنجوٹے آنکہ از شہور ستہ وخمسین وللف موضع ہریال وماہنگوپال پرگنہ مذکور
در وجہ انعام بدل وقف خیرات ولنگر وعود وگل وتیل چراغ روشنائی روضۂ منورہ پیر علاؤ الدین
اولاد قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین . بعد اولاد احفاد او بموجب فرمان
اشرف ازسال بادبھگوٹہ روان بود درین وقت دیہہ مذکور در وجہ حسین خان جی محال دار
جمع نکات روان شدہ است اکنون دہ مذکور از محال دار مذکور وا نمودہ بموجب سند رشتہ
قدیم در وجہ انعام بدل وقف خیرات لنگر وعود وگل وتیل وچراغ در روشنائی روضۂ موصوف
مقام برہان پور مقرر ومرحمت فرمودہ رہانیدہ شدہ است می باید کہ موضع مذکور مع کل
بابِ وکل وجوہات وسایر قانونات اسمی ورسمی انچہ است وپیش احداث شود خواہد شد
وبعد او وبا ولاد واحفاد او جاری دارند واز ٹھانہ خارج شناسند درین انعام ہر کہ
حرکت شود مناع الخیر متقید اثیم گردد وہر سال عذر فرمان مجدد نمودہ سال بسال
برہمین فرمان روادارند تعلیق نوشتہ گرفتہ فرمان بازدہند تحریر فی التاریخ ۲۹ ذیقعدہ
سنہ ۱۰۵۶ھ

(۱۳۸) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ ۱۰۶۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب حوالداران وتھانہ داران وسرسستان وعاملان
ودیسایان ومعاملہ مدگل وقلعہ کوپل پرگنہ گنگاوتی وسمت توُلی وپرگنہ منگلور وپرگنہ
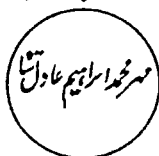
(۱۳۶) نقلِ فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ ۱۰۵۱ھ

هو الجلیل

الملک للہ

مہر محمد ابراہیم عادل شاہ

فرمان ہمیوں شرف صدور یافت بجانب عاملان حال واستقبال ودیسایان
...مت سرگو یہ معاملۂ مذکور آنکہ از شہور سنہ اثنی اربعین والف در ین ولا مقدمہ
...امثال لکشا تاگتی کنگ گیری از روئے صدق نیت ومعانی عقیدت بدرگاہ
...الا آمدہ ولعقبہ بوسی سرفراز وممتاز گشتہ درباب رتبہ وانعام خود التماس نمودہ
...بنا بران از راہ مراحم بادشاہانہ وفرط عواطف خسروانہ رتبہ وانعام متاز الیہا لحہ
...رسمت مذکور سالاباد حلیدہ است باو دہا بدہ شدہ باید کہ رتبہ وانعام موجب الاباد
...نبالہ اد نمایند نقلش نوشتہ گرفتہ اصل فرمان بازدہند رحکم فرمان اشرف رود تحریری
...شہر ذی الحجہ ۱۰۵۱ ہجری۔

پروانگی حضورا شرف اقدس ہمیوں اعلیٰ۔

(۱۳۷) نقلِ فرمان سلطان محمد ابراہیم عادل شاہ

شیخ نصیر الدین چراغ دہلی

سریر نگین سنہ عبث آنچم
ثابت بدین محمد ابراہیم

سنہ ۱۰۵۷
۱۶۴۷
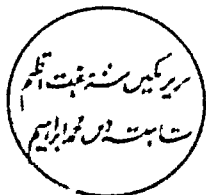
بہا و قبا در چاودر سہ چول و خارج این در جمیع ابواب وبہہ نسبت نصف حصہ برابر
سد پا پنجم پٹیل بغلی را مقرر کردہ دادہ اند بشرط آن کہ چہار چاودر زمین سرکار کشت
کردہ چہارم حصہ انعام در سرکار دادہ دوازدہ آنہ بلوتہ گیرد و بعد ازتمرس کلکرنی
برگ و تشریف و ہمہ ابواب پان و انعام نیم چاودر نہ ٹانک سیتی و کھونگی در چاودر
ہشت کیل بہا و قبا در چاودر سہ چول در کشت یک پشتہ یا خوشہ و کھیل بشرط یک
چاودر زمین سرکار کشت کار ساختہ چہارم حصہ انعام در سرکار دادہ در دیگر ابواب
مسطور بہ موجب حصہ پٹیل کلان باشد و لیعداو سوناتوم تیلی پھوری رعیت موروثی
موضع مذکور برگ و تشریف و ہمہ ابواب پان انعام زمین ربع چاودر بشرط آن کہ چہار
چاودر زمین سرکار زراعت نمودہ رعیتان دیہہ مذکور را آباد دادہ پنج وبیگا دار را معاف
وحق دوازدہ بلودہ لئہ کن در آن پولہ دپشتہ یا خوشہ و پندول مترک دسال سور و مولہ
نلداس موافق محصول رعیت گرفتہ در سال دوازدہ ہون برابر در سرکار دہد بنابر
التماس آنہا بخاطر مبارک اعلیٰ آوردہ بہ موجب پتر و خورد خط فرمان عاطفت ......
بنام پٹیلان و سری کاران موضع مذکور مرحمت شدہ بنوعی کہ میراث مذکور تا غایت
سنہ اثنا وثمانین تسعمائة روان شدہ آمدہ است ہمان دستور درسنۃ ثلاث ثمانین
تسعمائة روان دارند ہر کہ از مسلمانان مانع آید بہ غضب خدا گرفتار باشند و از شفاعت
حضرت رسالت پناہ بے نصیب باشد و ہر کہ از ہنود و ان خلل نماید در دہرم و کاہی
خود گاو کشتہ خوردہ باشد تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند و بر حکم فرمان
اشرف روند تحریر فی التاریخ نہم ماہ ذیقعدہ ۹۸۸ھ

۱۲ر نقل حضور اشرف اقدس ہمایوں اعلیٰ

نوٹ:- یہ فرمان علی عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ بن عادل شاہ کے زمانے کا ہے جیسا کہ مہر سے ظاہر ہے
لیکن تاریخ فرمان کے لحاظ سے اجرائی اس کی ابراہیم عادل شاہ ثانی کے وقت میں ہوئی کیوں کہ ۲۴ صفر ۹۸۸ھ
کو علی عادل شاہ اول کا انتقال ہو چکا تھا اور یہ فرمان ۹ ذیقعدہ ۹۸۸ھ کا ہے ۔ ۱۲

(۱۳۵) نقل فرمان به مهر سلطان علی عادلشاہ کلان بادشاہ بیجاپور

زمان همایون شرف صدور یافت بحامے شان اعظم حیدرخان نائب غیبت و ملک شیخ تھانہ دار آن کہ
و کارکنان حال و استقبال معاملہ بیجاپور آن کہ در ینولا شیخ حسن بن شیخ محمد وم س شیخ میان
قریشی سلحدار گماشتہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و ہدایت انتما شاہ محمد حسینی ابن سید
السادات سید زین العابدین حسینی البخاری سوں ہلی سمت سولوار معاملہ مذکور و محرس کلکرلی
مدرگاہ عالم پناہ التماس کرد کہ لوقت آمدنی سلطان محمد تغلق و خواجہ سیاہ زمین ویران افتادہ
بود جہہ آبادی موضع مذکور سواری چہاردہ چاور زمین سلطانی شمار کردہ بہ موجب تپرد خورد
سلطان خواجہ سیاہ حق الانعام و دیگر الواب تعلقہ موضع مزبور تفصیل ذیل بنام آنا واحد شاہ
محمد حسینی دہندہ میراث کرسی بکرسی مرحمت نمودہ اند اول برگ دفترلیف و بمہ الواب
یان و ناگرنستان انعام زمین نہ چاور دوازدہ ٹانک میٹی و کھوکلی در چاور یک کبل در کشت
یک پشتہ باحوتشہ موارہ دوکیل بہا قبادر چاور یہ تاب جین . دیگر الواب تعلقہ دربست
بہاپنچہ یرو نگا دردو دہوں سالیانہ عوض رالطہ پایہ دار دو سوہ پھنکی محصل بھرتی و حاصل لالی
راہداری شارع عام بیجاپور ارسک و بکری موضع تمن بال سمت تویلی معاملہ مذکور داراب
سیل موضع ہورکیہلی و پیاوہ کاال و کنتی سنک تا حد کنارہ دون سمت مذکور کہ دربامیں ہزد
موضع واقع است و تانداام و مبدر کہ دگرام دیلو تی و ہمنت و لوو کارتک و سری و جری
ہولی و کوری وبکول و کارولی و شعل ایراماس و جوڑہ پاپوش و دکان تقال و تیلی و
تمبولی رحاب و جولائی : و مسگران و لعبدہ بررگان سد با ستمراست بشرط آن کہ چہار
چاور زمین سرکار کشت نمودہ چہارم حصۂ انعام در سرکار دادہ حق الانعام و دیگر الواب
دبیہ سیف و دوازدہ بلوتہ گرد دیوان شرنگان قدری . رمع رکاب ہمشور پرکار ۰۰۰ اند
بجہت اوگنی و وصول مبلغ کہد فی سد پایں ملپایں ایپا قوم تمر ناز وے پیہ ساختہ
پٹیل تلپی مقرر کردہ ہیں محصل حق الانعام و بیہ و الواب مذکور ااو نادوا شاد دمیراب
کردہ داخیدہ اند چنانچہ بعد سند و برگ دفتر اعت و بمہ الواب یاں دا انعام مرتبہ
بہم چاور دو ٹانک میٹی و کھوکلی در چاور یک کبل در کشت یک پشتہ با قوتشہ دوکیل

کہ اُس کا ایک مشترکہ مقصد کے لیئے ہماری رعایا اور حکام کی باہمی شرکت کے عزم سے آغاز ہو۔ اس لیئے ہم اپنے وائسرائے کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ہماری طرف سے اور ہمارے نام پر سیاسی مجرموں پر انتہائی وسعت تک مراحم خسروانہ کا استعمال کریں جو وائسرائے کی رائے میں امن عامہ کے تقاضے ہو۔ ہماری آرزو ہے کہ اس شرط پر اس رعایت کو اُن اشخاص تک وسیع کر دیا جائے جو گورنمنٹ کے خلاف جرائم کے پاداش میں یا خاص فوری قوانین کے ماتحت مقید ہیں۔ یا جن کی آزادی پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اُن لوگوں کو جو اس سے مستفیض ہوں۔ آئندہ روش اس ترحم کی موزونیت کو ثابت کر دے گی اور ہماری تمام رعایا اس قسم کی روش اختیار کرے گی جس سے آئندہ اس قسم کے جرائم کے لیئے قوانین کا نفاذ غیر ضروری ہو جائے

(۷) برطانوی ہند میں نئے نظام ترکیبی کے نفاذ کے ساتھ ساتھ ہی مابدولت نے بخوشی والیان ریاست کی ایوان مشاورت کی قیام کے لیئے منظوری عطا فرمائی ہے۔ مابدولت کو اعتماد ہے کہ ان کے مشورے ریاستوں اور ان کے والیان کے لیئے دائمی طور پر مفید ہوں گے۔ ان مفاد کو ترقی دیں گے۔ جو ان کے علاقوں اور برٹش انڈیا میں مشترکہ ہیں اور بحیثیت مجموعی سلطنت کے لیئے فائدہ مند ہوں گے۔ مابدولت اس موقع پر دوبارہ پھر ہندوستان کے والیانِ ریاست کو اپنے عزم مصمم کا یقین دلاتے ہیں کہ ان کے استحقاقات حقوق اور مراتب کو بدستور سابق برقرار رکھا جائے گا۔

(۸) مابدولت کا ارادہ ہے کہ اپنے فرزند دلبند پرنس آف ویلز کو آئندہ موسم سرما میں ہندوستان بھیجیں تاکہ وہ مابدولت کی طرف سے والیان ریاست کے نئے ایوان مشاورت اور برطانوی ہند میں نئے نظام ترکیبی کی افتتاحی رسم ادا کریں۔ مابدولت کی دعا ہے کہ ان لوگوں میں یک جہتی اور اعتماد نظر آئے جن پر ملک کی آئندہ خدمت گذاری منحصر ہے۔ تاکہ اُن کی محنتیں بارآور ہوں اور اُن کا نظام حکومت "تدریجی ترقی سے وابستہ ہو۔ مابدولت اپنی تمام رعایا کے ساتھ ہم آواز ہو کر خدائے بزرگ و برتر کے حضور میں دعا کرتے ہیں کہ اُس کی مشیت اور ہدایت سے ہندوستان آگے سے زیادہ خوشحالی اور فارغ البالی حاصل کرے اور اُسے سیاسی آزادی کی انتہائی وسعت نصیب ہو۔

۲۵ دسمبر ۱۹۱۹ء

کیا گیا۔ تا اینکہ اب یہ نظر آرہا ہے کہ ذمہ دارانہ حکومت کی راہ میں ایک اور قدم بڑھایا گیا ہے۔
(۵) اسی ہمدردی اور بیش از بیش دلچسپی کے ساتھ بادولت اس راہ پر ترقی کے متمنی ہوں گے یہ راستہ آسان نہیں اور منزل مقصود کی جانب قدم زن ہوئے میں بادولت کی رعایا ہند کے تمام طبقوں اور قوموں کو اس میں بردباری اور استقلال کی ضرورت ہوگی۔ بادولت کو اعتماد ہے کہ یہ اعلیٰ صفات یقینی طور پر پیدا ہو جائیں گی۔ ہم نئی مجالس عامہ پر اعتماد کرتے ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کی خواہشات کی دانشمندی سے ترجمانی کریں گی۔ جس کے وہ نمایندے ہیں اور ان عوام کے مفاد کو بھول نہ جائیں گی جنھیں ابھی حقوقِ انتخاب نہیں دئے جا سکتے بادولت لوگوں کے لیڈروں یعنی آئندہ کے وزرا پر اعتماد کرتے ہیں کہ وہ اس ذمہ داری کے لیئے تیار ہوں گے غلط فہمیوں کو برداشت کریں گے اور سلطنت کے مشترکہ مفاد کی خاطر بہت ایثار سے کام لیں گے۔ اور اس امر کو یاد رکھیں گے کہ صحیح حب الوطنی فرقہ بندی اور جماعت وار حدودکی پابندیوں سے بالاتر ہے۔ اور مجلس قانونی کا اعتماد قایم رکھ کر غیر ضروری اختلاف کو دور کریں گے اور عادل اور مہربان حکومت کے ضروری معیار کو قائم رکھنے کے لیئے بادولت کے عہدہ داروں کے ساتھ مشترکہ بہبودی کی خاطر شریک کار ہوں گے اس کے ساتھ ہی بادولت اپنے عہدہ داروں سے متوقع ہیں کہ وہ اپنے نئے شرکائے کار کا احترام کریں گے۔ اور اُن کے ساتھ مل کر مروت اور ہم آہنگی سے کام کریں گے۔ ماسدان اور اُن کے نمایندوں کو آزادانہ ناس کی جانب پُرامن پیش قدمی میں امداد دیں گے۔ اور ان نئے کاموں میں زمانہ ماضی کی طرح بادولت کی رعایا کی ایماندارانہ خدمت کے اعلیٰ ترین مقصد پیدا کرنے کا تازہ موقع پائیں گے۔
(۶) اس موقع پر ہماری یہ صادق آرزو ہے کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ہماری اور اُن لوگوں کے درمیان جو ہماری طرف سے حکومت کے ذمہ دار ہیں ماضی کے تمام تلخ [illegible] بھلا دیئے جائیں جو لوگ زمانہ ماضی میں سیاسی تبدیلی کی سرگرمی میں قانون کی [illegible] کر بیٹھے ان کو چاہیئے کہ مستقبل میں قانون کا احترام کریں۔ اور [illegible] امن اور [illegible] حکومت رکھنے کے لیئے ذمہ دار ہیں ان کے لیئے یہ ممکن ہونا چاہیئے کہ ان [illegible] [illegible] کو [illegible] [illegible] [illegible]

سے مستفید رہے ہیں۔ ہم نے ہندوستان کے لوگوں کو ان کثیر التعداد برکات سے مستفیض کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو خدائے تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں۔ لیکن ابھی تک ایک عطیہ باقی ہے جس کے بغیر کسی ملک کی ترقی مکمل نہیں ہو سکتی۔ اس عطیہ سے ملک کے باشندگان کا اپنے معاملات کا انتظام اور اپنے مفاد کی حفاظت کرنے کا حق مراد ہے۔ بیرونی حملوں کے خلاف ہندوستانی مدافعت کا کام تو امپیریل مفاد اور افتخار کا مشترکہ فرض ہے۔ مگر اس کے اندرونی معاملات کا انصرام ایک ایسا بوجھ ہے جو ہندوستان جائز طور پر اپنے کندھوں پر اٹھانے کی تمنا کر سکتا ہے یہ بار اگر ان تمام و کمال حیثیت سے اس وقت تک نہیں اٹھایا جا سکتا جب تک کہ وقت کے گذرنے اور تجربہ کے حاصل ہونے سے لوگوں میں اس کے اٹھانے کی طاقت پیدا نہ ہو جائے لیکن اب ان کو تجربہ کی ترقی اور انجام دہی کی قابلیت کے ساتھ ساتھ ذمہ داری کی زیادتی کا موقع دیا جائے گا۔

(۴) ہم بدولت کی نیابتی مجالس کے حصول کے واسطے اپنے باشندگان ہند کی روز افزوں تمنا کو سمجھتے ہیں۔ اور اسے ہمدردی سے ملاحظہ کرتے رہے ہیں یہ تمنا قلیل ابتدا سے شروع ہو کر ملک کے سمجھدار طبقے میں اپنے اثر کو رفتہ رفتہ مضبوط کر لی گئی ہے تجربہ ہر آئینی حدود کے اندر رہ کر اخلاص اور جرأت سے ترقی کر لی گئی ہے + اور اس بدنامی کو مٹا کر زندہ رہی ہے۔ جو مختلف اوقات اور مختلف مقامات پر نافرمان لوگوں کے رویہ سے جو حب الوطنی کے بھیس میں سرکشانہ افعال کا ارتکاب کرتے رہے ہیں۔ اس خواہش پر عائد ہوئی ہے۔ اس آرزو کو اسی نصب العین سے جن کے لیے برطانوی اقوام کی دولت مشترکہ جنگ عظیم میں لڑتی رہی ہے اور زیادہ تقویت پہنچی ہے۔ اور اس حصہ سے جو ہندوستان نے ہماری مشترکہ جدوجہد اندیشوں اور فتوحات میں لیا ہے۔ اسے اپنے دعوے میں تائید حاصل ہوتی ہے حقیقت میں سیاسی ذمہ داری کی خواہش کا سرچشمہ ہندوستان کے ساتھ برطانوی تعلق کی بنیاد میں موجود ہے۔ انسانی تواریخ اور خیالات کے زیادہ گہرے اور زیادہ وسیع مطالعے نے جس کا موقعہ اس تعلق سے ہندوستانی لوگوں کو حاصل ہوا ہے۔ لازمی طور پر اس آرزو کو پیدا کر دیا ہے۔ اس کے بغیر ہندوستان میں ازل برطانیہ کا کام نامکمل رہ جاتا ہے۔ اس لیے وہ تدابیر دانشمندانہ تھیں جن سے کئی سال پہلے نیابتی مجالس کا آغاز کر دیا گیا تھا۔ آج ملکہ اثر کو منزل بہ منزل وسیع

ہے۔ اور یہ ایکٹ بعد میں مکمل ذمہ دارانہ حکومت کا راستہ بناتا ہے۔ اگر جیسا کہ بادشاہ سلامت
کو کامل امید ہے۔ وہ پالیسی جو اس ایکٹ کی رو سے اختیار کی جاتی ہے۔ اپنے مقصد میں
کامیاب ہوئی تو اس کے نتائج انسانی ترقی کی تاریخ میں نہایت اہم ہوں گے
اور اس وقت مناسب اور برمحل ہے کہ بادشاہ سلامت تمہیں آج اس امر کی دعوت دیں
کہ ماضی پر غور کرو اور ہمارے ساتھ آئندہ کی امیدوں میں شریک ہو۔

(۲) جب سے ہندوستان کی خیر و فلاح ہمیں تفویض کی گئی ہے۔ ہمارے شہنشاہی گھرانے
اور ہمارے خاندان نے اس کو ایک مقدس امانت تصور کیا ہے۔ ۱۸۵۸ء میں ملکہ معظمہ
وکٹوریا آنجہانی نے باضابطہ طور پر اپنے آپ کو اپنی ہندوستانی رعایا کے ساتھ انہیں
فرائض کے احساسات سے وابستہ کیا۔ جن سے وہ اپنی دوسری رعایا سے وابستہ تھیں
اور ان کو ان کی مذہبی آزادی اور قانون کی مساوی اور غیر جانبدار حفاظت کا یقین
دلایا۔ اس پیام میں جو ہمارے پیارے والد معظم شاہ ایڈورڈ ہفتم نے ۱۹۰۳ء میں ہندوستانیوں
کے نام ارسال فرمایا تھا۔ اعلان کے ساتھ کہ ان کا مصمم ارادہ ہے کہ ابھی ہمدردانہ اور
منصفانہ انتظام حکومت کے اصولوں کو غیر متغیر انداز سے برقرار رکھا جائے۔ ۱۹۰۸ء
کے اعلان میں اعلیحضرت آنجہانی نے گزشتہ پچاس سال کے وعدوں کی تجدید کی۔
اور اس ترقی پر ایک نظر بازگشت ڈالی۔ جو اس کی وجہ سے ظہور میں آئی تھی۔
۱۹۱۰ء میں تخت نشین ہونے پر خود بادشاہ سلامت نے ہندوستان کے والیان ریاست
اور باشندگان کے نام ایک پیغام بھیجا تھا جس میں بادشاہ سلامت نے ان کی وفاداری اور
مطابعت کا اعتراف کیا تھا کہ ہندوستان کی خوشحالی اور شادمانی ہمارے لئے ہمیشہ
انتہائی دلچسپی اور وابستگی کا موجب ہوگی۔ ایک سال بادشاہ سلامت نے ملیا معظمہ
شہنشاہ بیگم کی معیت میں ہندوستان کا سفر کیا۔ اور اپنی اس ہمدردی کا جو بادشاہ سلامت
کو اس کے باشندوں کے ساتھ ہے اور اپنی اس آرزو کا جو بادشاہ سلامت کے دل میں ان کی
بہتری کے لئے ہے ثبوت دیا۔

(۳) یہ وہ جذبات محبت و شفقت ہیں جو ہمارے بادشاہ سلامت اور ہمارے پیشرو ہمیشہ
ہمیشہ رکھتے رہے ہیں۔ ساتھ ہی پارلیمنٹ انگلستان کے باشندگان اور ہمارے عہدیدار
ہندوستان میں بھی ہیں۔ ہندوستان کی اخلاقی اور مادی ترقی کے لئے یکساں سرگرمی

ہوں کہ ہمیشہ سے ہندوستانی رعایا کو اور مابدولت کو وابستہ کردیا ہے۔
ہندوستان کا وہ قابل قدر پیغام خیر سگالی اور یگانگت جو انگریزی قوم کو فروری ۱۹۱۲ء
میں میری واپسی کے وقت دہلی میں میرے دربار تاجپوشی کے سنجیدہ مراسم کے بعد پیش
کیا تھا مجھے یاد ہے اور اس آزمایش کی گھڑی میں ایک بھرپور ثمرہ اور ایک شریفانہ
ایفا اُس اطمینان کا جو آپ نے دلایا تھا کہ برطانیۂ اعظم اور ہندوستان کا سنجوگ
ناقابل انفکاک طور پر جوڑا گیا ہے پاتا ہوں۔

(۱۳۴) اعلان شاہی

(۱۲ دسمبر ۱۹۱۹ء)

جارج پنجم بفضل ایزدی تاجدار دولتہائے متحدہ برطانیہ عظمےٰ و آیرلینڈ و مقبوضات
برطانوی ماورائے بحر، شاہ، دین پناہ شہنشاہ ہند کی طرف سے مابدولت کے
والسرائے اور گورنر جنرل ہندوستانی والیان ریاست اور مابدولت کی تمام رعایائے
ہند بلاامتیاز نسل و مذہب کو بعد از سلام واضح ہو۔ کہ

(۱) ہندوستان کی تواریخ میں آج سے ایک بنیاد ور شروع ہوتا ہے۔ مابدولت نے
ایک ایسے قانون کی شاہی منظوری عطا کی ہے جو اُن عظیم تواریخی تدابیر میں شامل ہوگا
جو اس سلطنت کی پارلیمنٹ نے ہندوستان کے نظام حکومت کی بہتری اور اُس کے
باشندگان کے اطمینان کی افزونی کے لیئے وقتاً فوقتاً منظور کی ہیں۔ ۱۷۷۳ء کے
ایکٹ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے زیر تحت باقاعدہ نظم و نسق اور عدل و انصاف
کے انتظام کی غرض سے وضع کیئے گئے تھے ۱۸۳۳ء کے ایکٹ نے ہندوستانیوں کے
لیئے سرکاری عہدوں اور ملازمت کے دروازے کھول دیئے تھے ۱۸۵۸ء کے ایکٹ
کی رو سے عنانِ حکومت کمپنی بہادر کے ہاتھ سے نکلکر تاج برطانیہ کی طرف منتقل کردی
گئی اور ہندوستان کی موجودہ پبلک زندگی کی بنیاد پڑی ۱۸۶۱ء کے ایکٹ نے
ہندوستان میں نیابتی مجالس کا بیج بویا اور اُس بیج نے ۱۹۰۹ء کے ایکٹ سے
نشو و نما حاصل کی۔ جو ایکٹ اب قانون کی صورت میں منظور کیا گیا ہے۔ اُس کے
زیر اثر باشندگان کے منتخب شدہ نمائندوں کو حکومت میں مخصوص حصہ تفویض کیا جاتا

کینیڈا کی سلطنت۔ آسٹریلیا کی جمہوری سلطنت۔ اور نیوزیلینڈ کی سلطنت نے اپنی بحری افواج مادرولت کے اختیار میں تفویض کر دی ہیں جو سلطنت کے لیے اب تک بھی اچھی خدمات کرتے رہے ہیں۔

کینیڈا آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ میں زبردست حملہ آور لشکر محاذ کی خدمات کے لیے تیار کئے جا رہے ہیں اور جنوبی افریقہ کی یونین نے تمام انگریزی افواج کو سبکدوش کر کے تمام اہم فوجی ذمہ داریاں اپنے ذمے لے لی ہیں جن کا احترام سلطنت کے لیے بے انتہا قیمتی ہوگا۔

نیوفونڈلینڈ نے اپنی بحری تابی رزروفوج کی شاخ کی تعداد کو المضاعف کر دیا ہے اور محاذ کی عملی کارروائی میں حصہ لینے کے لیے ایک (معقول) تعداد سپاہیوں کی بھیج رہے ہیں۔

کینیڈا کی سلطنت اور پراونشل گورنمنٹوں کی جانب سے سامان رسد کے کثیر التعداد اور قابل قدر تحائف میرے بحری اور فوجی دونوں لشکروں اور ممالک متحدہ کی مصائب کی تخفیف کے لیے روانہ ہو چکے ہیں جن کا لڑائی کی تکمیل میں ہونا لازمی ہے۔

اس طریقے سے میری سلطنت کے بادرلینڈ کے تمام حصص نے باوجودیکہ اُن کے حالات اور مواقع مختلف ہیں اصول اتحاد سلطنت کو یقینی طور پر ثابت کر دیا ہے۔

ہندوستانی رؤسا اور رعایا کے نام

اُن بہت سے واقعات میں جن کے سبب سے امد ولت کی سلطنت کے باشندے ایک دم اتحاد اور راست بازی کی محافظت کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں کسی نے میرے دل پر اس سے زیادہ اثر نہیں کیا ہے جتنا کہ اس لڑائی میں تیاری سے جو میرے تمنت کے ساتھ رعایا اور باجگزار رؤسا والیان ہند دونوں نے ظاہر کیا ہے اور میرا اُن کے جان و مال کے فیاضانہ پیشکش سے جو انھوں نے سلطنت کے معرکے میں کیا ہے۔

اس معرکے میں پیش قدمی کے لیے اُن کے ہم آہنگ معاملے نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے اور اُس محبت اور خلوص کو اعلیٰ ترین درجے پر پہنچا دیا ہے جس کو میں ہمیشہ مانتا

اور راحت بڑھ جائے گی"

(۱۳۳۲ھ) ۱۹۱۴ء کا پیغام شاہی من جانب ملک معظم جارج پنجم

حضرت ممدوح کی بالذات حکمراں گورنمنٹوں ور رعایا کے نام

گزشتہ چند ہفتوں سے مابدولت کی سلطنت کے کل لوگ خواہ وہ سوم سلطنت کے ہوں یا ورار البحر کے یک دل اور یک جہت ہو کر اس حملے کی مقاومت اور انسداد کے لیئے جو قیام سولیزیشن اور امن انسانی پر کیا گیا ہے ایسے آمادہ ہوگئے ہیں کہ جس کی نظیر نہیں ہے۔ یہ مصیبت ناک معرکہ میرا برپا کیا ہوا نہیں ہے۔ میری ساری پکار امن کی طرف تھی۔ میرے وزرا نے ایسے جھگڑے کو جس کو میری سلطنت سے تعلق نہ تھا ٹھنڈا کرنے اور اختلاف مٹانے کی سر توڑ کوشش کی اگر میں اُن معاہدات کے علی الرغم علیحدہ کھڑا ہو جاتا جس کی ایک فریق میری سلطنت تھی۔ تو سرزمین بلجیم ویران ہو جاتی اور اُس کے شہر اُجڑ جاتے عجب کہ فرنچ قوم کا وجود خود عین معرض خطر میں تھا تو میں گویا اپنی وقعت کو بٹہ لگاتا اور اپنی سلطنت اور نسل انسانی کی آزادی کو تباہ کرتا۔ میں خوش ہوں کہ میری سلطنت کا ہر حصہ اس فیصلے میں میرے ہم خیال ہے۔ معاہدات کی اہمیت حکمرانوں اور لوگوں کے مواثیق کا سب سے مقدم خیال رکھنا برطانیۂ اعظم اور اُس کی سلطنت کی ہمیشہ سے میراث رہی ہے۔ میری خود حکمراں سلطنتوں کی رعایا نے بلاشائبہ شک ظاہر کر دیا ہے کہ وہ دل وجان سے اس اہم فیصلے سے ہم زبان ہیں جس کے اختیار کرنے کی ضرورت داعی تھی۔ ماوراء البحر کی سلطنتوں کی وفاداری اور جاں نثاری کے متعلق میرے ذاتی علم نے مجھے اس امید پر آمادہ کر دیا ہے کہ وہ بطیب خاطر بڑی کوششیں کریں گے اور بڑے نقصانات برداشت کریں گے جو معرکہ حالیہ کے ساتھ مستلزم ہیں جس طرح پورے طور پر انھوں نے اپنی خدمات اور ذرائع آمدنی مابدولت کے اختیار میں دے دیئے ہیں اس نے مجھے احسان مندی سے مملو کر دیا ہے اور مجھے فخر ہے کہ میں دنیا پر اس امر کے اظہار کے قابل ہوا ہوں کہ میرے ماوراء البحر کے لوگ بھی اس حق بہ جانب معاملے کو کامیاب انجام پر پہونچانے کے لیئے ہی تُلے ہوئے ہیں جیسے کہ ممالک متحدہ کے لوگ۔

طور پر ان کا کچھ حصہ بحکم گورنمنٹ ہند معاف کر دیا جائے یا چھوڑ دیا جائے۔
افواج امپیریل سروس۔ افواج امپیریل سروس میں ازراہ قدردانی چند تقررات کا آرڈر
آف برٹش انڈیا کے مطابق اضافہ کیا جائے۔
قیدیوں کی رہائی۔ اپنے شاہی ترحم سے ملک معظم نے براہ مہربانی مجھے حکم دیا ہے کہ بعض
قیدیوں کو جو اس وقت بباعث جرائم یا بدچلنی کے سزا بھگت رہے ہیں رہائی دی جائے
اور جو کل سول قرضہ داران جو جیل خانوں میں ہیں اور جن کے قرضے کم ہوں اور بوجہ فریب
کے قید میں نہ ہوں بلکہ بباعث اصلی مفلسی کے ہوں۔ رہا کر دیئے جائیں اور ان کے قرضے
گورنمنٹ کی طرف سے ادا کر دیئے جائیں۔ ان اشخاص کے نام جو ان عطیات رعایات
معافیات اور عنایات سے مستفیض ہوں گے مع تفصیل اور شرائط متعلقہ کے بعد ازیں
شائع کیے جائیں گے۔ خدا ملک معظم کو سلامت رکھے۔ اس کے بعد اسی جلوس سے
ہز میجسٹیز دربار ہال کے اندر دلی پولین میں نزول اجلال فرمایا اور تخت پر جلوہ افروز
ہوئے اور لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اب دربار ختم ہو گیا لیکن جب حاضرین نے دیکھا کہ ہز
میجسٹیز کھڑے ہو گئے اور حضور ملک معظم نے گورنر جنرل سے ایک کاغذ لے کر پڑھنا شروع
فرمایا تو لوگ ہمہ تن گوش ہو گئے کہ خدا معلوم زبان فیض ترجمان سے اب کس نئی بات
کا ظہور ہوتا ہے اور وہ حسب ذیل

دہلی کو پایۂ تخت بنائے جانے اور تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان

تھا: "ہم خوشی کے ساتھ اپنی رعایا کو اعلان کرتے ہیں کہ بصلاح اپنے وزرا کے
جو بعد گورنر جنرل باجلاس کونسل سے مشورہ لینے کے کی گئی ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ
گورنمنٹ ہند کا دار السلطنت اب بجائے کلکتہ کے دہلی قرار دیا جائے جو زمانہ قدیم
میں رہا ہے۔ اور بباعث اس تبدیلی کے جس قدر جلد ممکن ہو صوبہ بنگال کے لیے ایک
گورنری قائم کی جائے اور علاقہ ہائے بہار۔ چھوٹا ناگپور واڑیسہ کے لیے نئی لفٹنٹ
گورنری اور آسام کے لیے چیف کمشنری قائم ہو اور ان صوبہ جات کی حد بندی [illegible]
اس طرح پر اور ایسے تغیرات کے ساتھ کی جائے جیسا کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل [illegible]
وزیر ہند باجلاس کونسل بعد ازاں قطعی طور پر مقرر کریں۔ ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ ان
تغیرات کے باعث ہند کا انتظام بہتر طریق پر کر دیا جائے اور ہماری عزیز رعایا کی [illegible]

[illegible]

ہونے کے قابل سمجھا جائے اور یہ کہ جس حالت میں جیسا مناسب ہو خاص عطیہ جات اراضی یامعافی لگان اُن چند ہندوستانی افسران فوج ملک معظم کو دیئے جائیں گے جنھوں نے طویل اور قابل عزت خدمات کی شہرت حاصل کی ہو اور وہ خاص پنشن جواب صرف تین سال کے لیئے انڈین آرڈر آف مرِٹ کے متوفی ممبران کی بیوگان کو دی جاتی ہے۔ اس دربار کی تاریخ سے اُن بیوگان کو تاالعمر یا جس وقت تک وہ دوسری شادی نہ کرلیں عطا کی جائے۔

سول سروس۔ مہربانی کے ساتھ اپنے سول ملازمین کی کامیابی اور محنت کے ساتھ انجام دہی خدمات کو قبول کرتے ہوئے ملک معظم نے مجھے حکم دیا ہے کہ ظاہر کروں کہ اُن سول ملازمین گورنمنٹ کو جن کی تنخواہ پچاس روپیئے ماہوار سے زیادہ نہ ہو نصف ماہ کی تنخواہ عطا کی جائے۔

ہندوستانی خطابات کے تمغے۔ مزید براں ملک معظم براہ عنایت خسروانہ یہ حکم دیتے ہیں کہ کل اصحاب کو جنھیں خطابات دیوان بہادر۔ سردار بہادر۔ رائے بہادر خان صاحب۔ رائے صاحب۔ یا راؤ صاحب عطا ہوئے ہوں یا آیندہ عطا ہوں بطور نشان اعزاز و تکریم اُن کو بیج عطا کیئے جائیں۔

مذہبی و علمی خطابات کی پنشن۔ اور یہ کہ اُن کل معزز اصحاب کو جنھیں مہامہوپادھیا و شمس العلماء کے معزز خطابات عطا ہوئے ہیں یا آیندہ عطا ہوں قدیم ہندوستانی تعلیم کی عمدہ رپورٹ ہونے پر کچھ رقم بطور سالانہ پنشن[1] کے عطا کی جائے۔

پبلک سروس مزید براں بیادگار اس دربار کے اور نمایاں پبلک سروس کے صلہ میں کچھ اراضیات عطا کی جائیں اور یہ بطور معافی کے پانے والے کی حین حیات تک کے لیئے ہوں۔ یا حسب تجویز لوکل گورنمنٹ شمالی و مغربی سرحدی صوبجات و بلوچستان میں پانے والے کی اولاد تک کی حین حیات تک کے لیئے عطا کی جائیں گی۔

والیان ریاست ہند۔ اپنے والیان ریاست ہند کی بہبودی کے لیئے ملک معظم نے مجھے براہ عنایت حکم دیا ہے کہ یہ اعلان کروں کہ اس وقت سے ریاستوں سے گدّی نشینی کے موقع پر نذرانہ نہ لیا جائے اور متفرق قرضے جو ریاست ہائے کاٹھیاوار و گجرات و بھومیان و والیان ریاست میواڑ کی جانب سے گورنمنٹ کو واجب الادا ہیں پورے

[1] چنانچہ بعد میں ان دونوں خطابوں کے لیئے سو سو روپیہ ماہانہ مقرر کیا گیا۔ ۱۲

(۱۳۲) اعلان مراعات شاہی از طرف لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء

"تمام اُن لوگوں کو جن سے یہ احکام تعلق رکھتے ہیں واضح اور لائح ہو کہ حسب الحکم ہز موسٹ ایکسلنٹ میجسٹی جارج پنجم بفضل ایزدی بادشاہ ممالک متحدہ برطانیہ اعظم و آیرلینڈ و برٹش ممالک بحری و محافظ دین و قیصر ہند میں اعلیٰ حضرت کا گورنر جنرل اس اعلان کے ذریعے سے اُن عطایا و مراعات معافیات اور عنایات کا اظہار کرتا اور اُس کی اطلاع دیتا ہوں جو ہز امپیریل میجسٹی نے براہ نوازش خسروانہ اس عالی شان اور قابل یاد موقع پر عطا فرمائے ہیں:- تعلیم۔ گورنمنٹ ہند نے جو موجودہ طور پر ملک معظم کی مرضی اور خوشی پر عمل کرتی ہے بہ اجازت سکریٹری آف سٹیٹ ہند یہ تجویز کی ہے کہ سلطنت ہند کے سرمایہ پر تعلیمی ترقی ہند کے حقوق تسلیم کرے اور واجبی تعلیمی مطالبات کے لحاظ سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کوشش کرکے ہند میں تعلیم کو جس قدر ممکن ہو وسیع اور لوگوں کے لیئے آسانی سے حاصل ہونے کے قابل کرے۔ اس مقصد کے لئے اس کا ارادہ ہے کہ فوراً ہی عام تعلیم کی ترقی کے لیئے پچاس لاکھ روپئے کا صرفہ برداشت کرے اور گورنمنٹ کا یہ مستحکم ارادہ ہے کہ اس وقت کی اعلان کردہ رقم میں آیندہ سالوں میں فیاضانہ طور پر مزید اضافہ کرے۔ فوج ملک معظم نے اپنی بحری و بری افواج کی وفادارانہ خدمات کو مہربانی کے ساتھ تسلیم کرکے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اعلان کروں کہ نصف ماہ کی تنخواہ ایسے کل نان کمیشنڈ افسران و ہند کی برٹش افواج کے کل درجے کے ملازمات کے مستقل ملازمین کو جن میں بحساب فوجی ضمیمہ جات کے تنخواہ ملتی ہے اور جن کی تنخواہ پچاس روپیئے ماہوار سے زائد نہیں۔ عطا ہو۔ مزید براں ملک معظم نے براہ مہربانی خوشی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت سے افواج ہند کے کل وفادار ہندوستانی افسران اور زیر دفوج کے کل افسران و ملازمین میدان جنگ میں دلیری ظاہر کرنے کے تمغہ وکٹوریا کراس پانے کے مستحق قرار دیئے جائیں اور اس زمانہ کے دس سال کے اندر آرڈر آف برٹش انڈیا کے ممبران میں اس طرح اضافہ کیا جائے کہ اول درجے میں (۵۲) تقرریات ہوں اور ان تواریخ رسومات کی یادگار میں اول درجے میں (۱۲) جدید تقرر اور درجہ دوم میں اُنیس نئے تقرر اس وقت کئے جائیں اور اس وقت سے ہندوستانی افسرین سرحدی فوجی کو اور فوجی پولیس کو درگورہ ماؤ آرڈر میں داخل

کو عمل میں آئی جب خدائے تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے بزرگوں کا تاج قدیمی اور مقدس رسوم کے ساتھ ہمارے سرِ مبارک پر رکھا گیا تھا۔ علیا حضرت قیصرہ ہند کے ہمراہ ہماری تشریف آوری سے ظاہر ہو کہ ماہدولت واقبال کو وفادار والیانِ ریاست اور فرماں بردار رعایائے ہندوستان سے کس قدر محبت ہو اور مملکت ہندوستان کی بہبودی اور خوش حالی ہماری خاطر مبارک کو کس قدر منظور ہو۔ علاوہ بریں ہماری یہ بھی خواہش ہو کہ جو لوگ تاج پوشی کی رسم مبارک ادا ہونے کے وقت حاضر نہ ہوسکتے تھے اُن کو دہلی میں "تاج پوشی کے اعلان کے دربار میں شریک ہونے کا موقع ملے۔ ماہدولت واقبال اور علیا حضرت قیصرہ ہند کو یہ مجمع عظیم اور اس میں اپنے گورنر معتمد اولیائے دولت واولیائے معظم۔ لوگوں کے عمائدین اور اپنی ممالک ہندوستان کی جنگی افواج کے چیدہ اشخاص کو دیکھ کر مسرت اور خوشنودی حاصل ہوئی ہو۔ ماہدولت کو قلبی خوشی حاصل ہو گئی کہ وہ ہماری ذات اقدس کے قدوم میمنت لزوم میں اطاعت اور بیعت کا اظہار کریں جو وہ وفاداری سے کرنا چاہتے ہیں اس احساس سے ہماری خاطر مبارک پر نہایت اثر ہوا ہو کہ اس تاریخی موقعہ پر والیان ریاست اور رعایا کے خلوص کے جذبات اور با محبت صادقانہ اظہارات کو ہمارے ساتھ متحد کرتے ہیں۔ اُن اظہارات کی قدر دانی کے لیئے ماہدولت واقبال کی رائے مبارک قرار پائی ہو کہ اپنی تاج پوشی کے جشن مبارک کی یادگار اپنی مرحمت مخصوص اور الطاف شاہانہ کے بعض علامات سے قائم فرمائیں اور ہم فرمائیں گے کہ ہمارے گورنر جنرل آج موقع مناسب پر اس مجمع کے حضور میں اُن کا اعلان کریں۔ آخر الامر ماہدولت واقبال اس موقع پر نہایت مسرت سے بذات اقدس خود اُن عہود کی تجدید فرماتے ہیں جن کی بابت ہمارے معظم اسلاف آپ لوگوں کو مطمئن کر گئے ہیں کہ آپ کے حقوق اور اختیارات برقرار رکھے جائیں گے اور آپ کی بہبودی۔ رفاہیت اور خوش حالی ہمیشہ ہمارے مدنظر رہے گی۔ دعا ہو کہ فضل الٰہی ہماری رعایا کے شامل رہے اور ہم کو توفیق عطا کرے کہ اُن کی خوش حالی اور اقبال مندی کی ترقی کے لیئے اپنی سعی بلیغ میں ہم کامیاب ہوں۔ ماہدولت واقبال تمام حاضرین اور اپنے زیر حمایت رؤسا اور رعایا کو مرحمت آمیز شاہانہ سلام پہنچاتے ہیں"

دیکھ کر یقین ہو کہ ترقی ضرور ہو گی لیکن یہ یاد رہے کہ یہ مستقبل کبھی یہ صورت حال نہیں ہو سکتا جب تک کہ کسی بے نظیر حکومت کی عظمت نہ تسلیم کر لی جائے اور یہ بات صرف زیر سایۂ سلطنت برطانیہ ہی ممکن ہے۔ اور اب میں اس تقریر کو اختتام پر لانا چاہتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اہل ہند کو یہ مجمع عظیم مدت دراز تک یاد رہے گا اس اعتبار سے کہ یہاں ان کو بڑی تقریب کے موقع پر اپنے شہنشاہ کی ذات اور اُن کے خیالات سے معرفت تامہ ہوئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ لوگ جب اس تقریر کو یاد کریں گے اُن کو فرحت اور مسرت ہو گی اور زمانہ شاہ ایڈورڈ ہفتم کا عہد جس کا آغاز ایسا مسعود ہے تواریخ ہند اور سینۂ اہل ہند میں محفوظ رہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ فرماں روا عالم اور قادر مطلق کی عنایت سے اس کی شہنشاہی اور قوت سالہائے دراز تک قائم رہے۔ ان کی رعایا کی بہبودی روز بروز ترقی کرے۔ ان کے افسروں کے انتظام پر عقل اور نیکی کی مہر ثبت ہو اور اُن کی سلطنت کا استحفاظ و بہبود ہمیشہ برقرار رہے۔"[1]

خدا کرے ہمارا بادشاہ زندہ سلامت رہے"

نوٹ:- انگریزی اسپیچ کا ترجمہ شمس العلماء ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کا ہے۔ ۱۲

(۱۳۱) شاہی اسپیچ

نہایت شکر اور خوشی کا مقام ہے کہ ہم بادولت و اقبال آج آپ لوگوں کے درمیان یہاں رونق افروز ہیں یہ سال ایسا ہے حضرت اقدس قیصر و ہند اور بادولت و اقبال کے لئے بہت سی بڑی رسومات مسعود اور غیر معمولی مگر خوشگوار مصروفیت کا رہا ہے لیکن باوجود عدم الفرصتی اور فاصلے کے ہماری گزشتہ تشریف آوری ہندوستان کی اس مسرت یادگار پیمبر ہیں اس سرزمین کی طرف کھینچ لائی ہیں جس سے ہم کو اس وقت دلی راحت ہو گئی تھی لہذا ہم نہایت اشتیاق سے اتنے لمبے سفر پر اس ملک کو دوبارہ دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے جہاں پہلے ہی اپنے گھر کی صورت ہماری خاطر مدارات ہوئی تھی اس اقدام میں بادولت و اقبال نے اپنے اس ارادے کو پورا کیا جس کا ہم نے گزشتہ ماہ جولائی کے شاہی اعلان میں ظاہر فرمایا تھا کہ حضرت اقدس خود آپ لوگوں کو مطلع فرمائیں گے کہ ہماری تاج پوشی کی رسم مبارک وسط نومبر میں ہوئی

دیئے گئے ہیں یا سرکار اُن کی کفیل ہوئی ہے تین سال تک سود نہیں لے گی اور ہم کو امید ہے کہ وہ لوگ جن سے ایسی فیاضی کا سلوک کیا گیا ہے اس بات کو بخوشی منظور کریں گے۔ اس عظیم الشان ملک میں اور جو کثیر التعداد جماعتیں اور فریق ہیں اور جن کی ترقی اور بہبودگی ہماری دلی تمنا ہے اُن کو بھی ہم بہت جلد کسی ٹیکس کی کمی کا مژدہ سنائیں گے۔ سال حسابی کے وسط میں اعلان کرنا مناسب نہیں کیونکہ ایسے موقعہ پر تخمینہ کرنا بڑا دشوار کام ہے۔ تاہم اگر موجودہ حالت قائم رہی اور جیسا کہ ہم اُمید کرتے ہیں۔ ہندوستان کی مالی بہبودی کا زمانہ شروع ہو گیا تو ہم کو اعتماد کامل ہے کہ ملک معظم کی عہد سلطنت کے اول ہی زمانے میں سرکار عالیہ رعایائے ہند کے ساتھ کسی ٹیکس کی تخفیف کر کے ہمدردی اور شفقت کے خیالات ظاہر کرے گی اور جب وقت کہ مجھ کو ان کا مصیبت کا زمانہ اور اس موقع پر ان کا صبر اور ان کی نمک حلالی یاد آتی ہے تو تخفیف ٹیکس کی تدابیر سوچنے میں مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے۔ یہاں اُن رعایتوں اور مہربانیوں کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں جن کا دربار سے خاص تعلق ہے وہ کہیں اور درج ہیں تاہم فوجی افسروں سے میں اتنا کہنے کا مجاز ہوں کہ آج سے انڈین سٹاف کور کا نام موقوف ہو گیا اور آپ سب ملک معظم کی ہندوستانی افواج سے متعلق ہیں۔ اے امرا عالی وقار و متوطنان ہند جب ہم ہندوستان کے مستقبل پر نظر ڈالتے ہیں تو بلا خطر خزاں اس ملک کی ترقی کا باغ سدا بہار نظر آتا ہے۔ ہندوستان کے متعلق کوئی ایسا مسئلہ نہیں خواہ وہ آبادی کا ہو یا تعلیم کا ہو یا معاش کا جس کو موجودہ تدابیر نے حل نہ کیا ہو بہت سے مسائل کا حل تو اب ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے۔ اگر برطانیہ اور ہند کی متفق افواج سرحد پر مسلسل امن قائم رکھ سکتی ہیں اور اگر ہند کے فرماں رواؤں اور رعایا یورپین ہندوستانیوں حاکموں اور محکوموں میں اتحاد رہے اور موسم اپنی فیاضی میں مضائقہ نہ کرے تو دیکھیں بھلا ہندوستان کی ترقی کس طرح رُک سکتی ہے۔ ہندوستان بفضل کردگار ایک مستقل قحط ناک۔ بدبخت اور نفاق سے بھرا ہوا ہندوستان نہیں ہو گا بلکہ اس کی تجارت کے چشمے جاری ہو جائیں گے اس کے باشندوں کی عقلیں بیدار ہو جائیں گی۔ اس کی بہبودی روز افزوں ہو گی اور آرام اور دولت کی ہر طرف ریل پیل ہو جائے گی۔ میں اپنے ضمیر اور اپنے ملک کے مقاصد پر بھروسہ کرتا ہوں اور ساتھ ہی مجھ کو اس ملک کے لیے انتہا ترقی کے سامان

خود اُن کو بھی اس کی سیر کا بڑا اشتیاق ہے۔ اگر ماد ولت کا تشریف لانا ہندوستان میں ممکن
ہوتا تو نہایت خوشی سے آتے مگر چونکہ یہ بات نہ ہوسکی اس لیئے ماد ولت اپنے برادر عزیز
ڈیوک آف کناٹ جن کو ہندوستان کا تجربہ حاصل ہے روانہ فرماتے ہیں تاکہ جلسۂ تاجپوشی
میں شاہی خاندان کے قائم مقام ہو کر شریک ہوں۔ جب سے کہ ماد ولت اپنی والدہ
مکرمہ معظمہ ملکہ وکٹوریا مرحومہ مغفورہ اول قیصر ہند کے تخت پر جانشین ہوئے ہیں
ہماری یہ تمنا رہتی ہے کہ ہم انصاف اور انسانیت کے وہی اصول برتیں جن سے حکومت
کر کے ہماری مادر مشفقہ نے اپنی رعایا کے قلوب میں اپنی بزرگی اور عزت پیدا کر لی تھی ماد ولت
اپنے تمام باج گزاروں اور اہل ہند کے ساتھ یہ وعدہ بہ تجدید کرتے ہیں کہ اُن کی آزادی کو
قائم رکھیں گے۔ اُن کے مراتب اور حقوق کی پاسداری کریں گے اور اُن کی بہبودی
کی کوشش میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیں گے۔ یہی اصول اور اغراض ماد ولت کے مد نظر
ہیں اور خداوند عالم کے فضل و کرم سے امید ہے کہ ان سے قلمرو ہند کو سرسبزی حاصل ہوگی
اور ہندوستانی رعایا خوش و خرم رہے گی۔" ای شہزادگان والا تبار و ای اہل ہند یہ الفاظ
اُس ملک معظم کے ہیں جس کی رسم تاجپوشی کے ادا کرنے کے لئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں
اُن کا ہر حرف اُن افسروں کے قلوب میں جو اُن کے خدمت گزار ہیں محرک یا الہام کا اثر
کرتا ہے اور ہر شخص خاص و عام کو بلند حوصلگی اور نیک نیتی کا سبق پڑھاتا ہے۔ یہ الفاظ اُن
صاحبان کے لیئے جو میرے یا میرے پیشرو کی طرح شہنشاہ معظم کی گورنمنٹ کے با اصلاح
ہیں اور نیز اخلاق اور توسیع مملکت کے رہنما ہیں ہندوستان کا انتظام نرمی اور صفائی سے
کرنے کا خیال تھا کہ آج کل عروج پر ہے ایسا کبھی نہیں ہوا اور وہ لوگ جنہوں نے زیادہ
تکالیف برداشت کی ہیں وہ حقیقت میں زیادہ مستحق آفریں ہیں اور جنہوں نے مددگاریاں
کیئے ہیں ان کے حقوق بھی بڑے بڑے ہیں۔ ہندوستان کے رؤسا نے مملکت کی گزشتہ
لڑائیوں میں اپنے سپاہی اور تلواریں، جلسے نذریں اور دیگر مصارف میں مثل قحط و
خشک سالی وغیرہ میں اُنھوں نے بڑی اولوالعزمی اور بلند ہمتی ظاہر کی ہے تو کیونکر اس کو
حاصل ہو اس سے زیادہ دکھایا جا سکتا ہے۔ یہ بات بلا تردید کہی جاسکتی ہے کہ قوم ہندوستان
اُن کو وصل ہے جس میں کسی کسی طرح کا خلل نہیں آسکتا اور یہ بات بڑی مسرت کے باعث
باعث مسرت ہے کہ سرکار عالیہ اُن ترمیموں کا جو دیسی ریاستوں کو گزشتہ قحط کے موقع پر

ہی تو جواب دیا جائے گا۔ بادشاہ کے ساتھ وفاداری۔ یعنی اُن کی عطوفت اور انصاف پر اعتماد اور اُن کا یہ بھروسہ ایک خیالی بات نہیں بلکہ اُن کے ذاتی تجربے کا نتیجہ ہی اور اُن کے دلی یقین کا اظہار ہی۔ کیوں کہ ملک معظم کی گورنمنٹ نے اس وسیع آبادی کے اکثر حصوں کو حملوں اور بدامنی سے آزادی دے دی ہی۔ سیکڑوں کے حقوق کی وہ حفاظت کرتی ہی اور سیکڑوں کے واسطے معزز روزگار کے فراخ راستے کھول دیئے ہیں اور تمام کے واسطے یکساں انصاف کرنے۔ ظلم سے بچانے اور تہذیب اور امن کی برکتوں کے پھیلانے میں کوشش کرتی ہی اور ایسی سلطنت پر قابض ہونا اول تو آسان کام نہیں پھر اُس کو ایمان دارانہ اور منصفانہ طور سے سنبھالنا اور بھی مشکل کام ہی اور سب میں اہم یہ امر ہی کہ سب کو مدبرانہ سیاست سے شیر و شکر کر دے۔ یہی مقاصد اور اغراض مدنظر ہیں جس لیئے آج یہ دربار کیا گیا ہی۔ اب میرا یہ فرض ہی کہ آپ کے روبرو حضور ملک معظم کا وہ شفقت آمیز پیغام پڑھوں جس کی بابت آں حضرت نے آپ کو سنانے کے لیئے ارشاد فرمایا ہی۔ وہ یہ ہی "ما بدولت کو اس بات سے نہایت مسرت ہی کہ ہم اپنی ہندوستانی رعایا کو ایسے موقع پر جب کہ وہ مابدولت کی رسم تاج پوشی ادا کر رہے ہیں پیغام تہنیت بھیجیں۔ لندن کی تاج پوشی کے جلسے میں ہندوستانی رؤسا اور قائم مقاموں کی ایک نہایت ہی قلیل تعداد شریک ہوئی تھی اس لیئے مابدولت نے وایسرائے اور گورنر جنرل کو اس امر کی ہدایت کی کہ دہلی میں ایک بہت بڑا دربار منعقد کیا جائے تاکہ تمام دیسی رؤسا۔ امرا۔ حکام گورمنٹ اور اہل ہند کو اس مبارک رسم کے ادا کرنے کا موقع ملے جس وقت مابدولت ۱۸۷۵ء میں ہندوستان تشریف لے گئے اُس زمانے سے ہند اور اہل ہند کی محبت ہمارے دل میں جاگزیں ہی۔ مابدولت کے خاندان اور تاج و تخت کے ساتھ ان کو جو دلی اور سچی محبت ہی وہ بھی مابدولت پر خوب روشن ہی گزشتہ چند سال کے عرصے میں ان کی محبت اور جاں نثاری کی بہت سی شہادتیں مابدولت کے سامنے گزر چکی ہیں اور مختلف معرکوں میں ہماری ہندوستانی افواج نے جو کار ہائے نمایاں کیے ہیں اُن سے مابدولت بخوبی واقف ہیں۔ مابدولت نہایت وثوق سے امید کرتے ہیں کہ تھوڑے عرصے میں ہمارے فرزند دلبند شہزادۂ ویلز اور اُن کی بیگم صاحبہ پرنسس آف ویلز ہندوستان میں رونق افروز ہوں گے اور ایسے ملک سے ذاتی واقفیت پیدا کریں گے جس کی بابت مابدولت کی یہ تمنا رہی ہے کہ وہ اُس کو جا کر دیکھیں اور

یہ شہنشاہ جس کے اظہار اطاعت کے لیئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں اہل ہند کی نظروں
میں کچھ کم عزیز نہیں ہے۔ کیونکہ اُنھوں نے اپنی آنکھوں سے انھیں دیکھا ہے اور اپنے
کانوں سے اُن کی آواز سنی ہے وہ اب اس تخت پر جلوہ افروز ہوئے ہیں جو صرف سلطانِ اعظم
ہی کا ہیں بلکہ دنیا میں سب سے زیادہ دیرپا ہے اور وہ حقیقت میں انگریزی سلطنت
ہے جس کی بڑی قوت ہندوستان کی متوسلات رعایا کی جاں نثاری حضور ملک معظم کی
اطاعت پر مبنی ہے اور جو شخص اس سے منکر ہے وہ بالکل ناداں ہے۔ جیسا کہ ہندوستان
اپنے قدیم افسانوں سے مالا مال ہے خصلت وفاداری پر نازاں ہے جس کو مغرب نے
اور مستقل کر دیا ہے۔ مختلف صدیوں میں ہزارہا لوگوں نے ہندوستان کی خواستگاری
کی مگر اس نے اپنے تئیں ایسی سلطنت کے حوالے کیا جس کو اس کی وفاداری پر پورا اعتماد
تھا تماشہ جو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں دنیا میں ایسا اور کہیں ہونا ممکن
نہیں معلوم ہوتا۔ میرا مطلب اس وقت اس عظیم الشان ازدحام سے نہیں جس کو میں نے
خیال کرتا ہوں بلکہ میری مراد اس مجمع کی غرض اصلی سے ہے اور اُن اصحاب سے جن
کے دلی ولولوں کا یہ اظہار کر رہا ہے۔ سو سے زیادہ مختلف ریاستوں کے حکمراں جن
کی رعایا کی کل آبادی باسٹھ کروڑ سے کم نہیں اور جن کی عملداری کی حدود طول بلد
کے (۵۵) درجوں پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اس وقت ایسے ایک بادشاہ کی اطاعت کی
توفیق کے لیئے حاضر ہیں۔ ہم ان کے اس وفادارانہ جوش کی جس نے ان کو ہزاروں کوس
سے باوجود بڑے بڑے فاصلوں کے دہلی کھینچ بلایا ہے بڑی قدر کرتے ہیں اور ہم کو تھوڑی
دیر میں بہت فخر حاصل ہوگا جب کہ ہم خود اُن کی زبان سے شہنشاہ ہند کی تہنیت کا
پیغام سنیں گے جو فوجی افسر اس وقت موجود ہیں یہ ہندوستان کی دو لاکھ بیس ہزار
فوج سے انتخاب کیئے گئے ہیں جنہیں اس بات پر ناز ہے کہ وہ شہنشاہ کی فوج میں ہیں۔ یہی
ادنیٰ عہدہ دار یا غیر عہدہ دار جو اس وقت موجود ہیں وہ (۳۰) کروڑ سے زیادہ آبادی
کے قائم مقام ہیں اس حساب سے میرے خیال میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت ہم یہاں
دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ کیا بلحاظ ذات و درجہ و رتبہ و کیفیت کے ایسے ٹکڑوں کو
جمع ہے سب کے دل میں ایک ہی جوش ہے اور سب کے سر تسلیم سلطنت کے
سامنے خم ہیں۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ آخر کون سی بات ہے جس نے ہم سب کو یہاں کھینچا

(۱۳۷) درباری سپیچ ایڈورڈ ہفتم

اے شاہزادگان والا تبار و رؤسائے عالی وقار و متوطنان مملکت ہند! پانچ ماہ کا عرصہ ہوا کہ بادشاہ انگلستان و شہنشاہ ہند ایڈورڈ ہفتم نے لندن میں انگلستان کا تاج شاہانہ سر پر رکھا اور عصار حکومت کو دست مبارک میں لیا۔ اُس وقت مملکت ہند کے صرف چند ہی وکیل اپنی خوش قسمتی سے حاضر تھے لیکن آج شہنشاہ معظم نے اپنے الطاف خسروانہ سے تمام اہل ہند کو یہ موقع دیا ہے کہ ایک ویسی ہی خوشی میں شریک ہوں اور آج یہاں یا ہند کے دیگر حصص میں اس عالی شان تقریب کی خوشی میں کل رؤسا و امرا و سردار جو عمائد سلطنت ہیں اور تمام دیسی و یورپین حکام جن کے ہاتھ میں زمام حکومت ہے اور جو ایسی دانائی اور جاں فشانی سے کام کر رہے ہیں جس کی نظیر نہیں مل سکتی اور کل انگریزی اور دیسی فوج جو ایسی نہایت اعلیٰ درجے کی بہادری سے سرحد کی حفاظت کرتی ہے اور لڑائیوں میں اپنا خون بہاتی ہے اور تمام باشندگان ہند بلا امتیاز ملت اپنے رسوم و رواج کے جو باوجود لاکھوں طرح کے جھگڑوں کے سلطنت برطانیہ کی اطاعت کے اظہار میں ایک زبان ہیں جمع ہیں۔ صرف اس غرض سے کہ میں اعلیٰ حضرت کی رسومات تاج پوشی کو ہندوستان میں ادا کروں حضور ملک معظم نے مجھ کو بہ حیثیت وائسرائے کے اس دربار کے منعقد کرنے کا حکم دیا ہے اور صرف اس امر کے اظہار کے لئے کہ اعلیٰ حضرت کی نظروں میں اس دربار کی بڑی وقعت ہے اُنھوں نے اپنے برادر حقیقی ہزرایل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کو اس جلسے میں شریک ہونے کی غرض سے روانہ فرما کر ہم کو عزت بخشی ہے۔

چھبیس سال ہوئے کہ آج کے دن اور اسی شہر میں جو ہمیشہ سے شاہانہ جلسوں اور دیگر رسوم کا مرکز رہا ہے اور اسی مقام پر ملکہ وکٹوریا مرحومہ مغفورہ کے خطاب قیصر ہند اختیار فرمانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس دربار سے ملکۂ آنجہانی کو ہندوستان کی رعایا کے ساتھ اپنی گہری محبت کا اظہار مقصود تھا اور ساتھ ہی یہ بھی جتلانا تھا کہ اب سلطنت انگریزی کے سایے میں ان کے باہمی نفاق فرو ہو گئے اور وہ سب یک جہت ہیں ہم آج خدا کے فضل سے ایک چوتھائی صدی کے بعد بھی پہلے سے کہیں زیادہ متفق ہیں۔

---

۱ دربار تاج پوشی منعقدہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء میں یہ سپیچ لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے ارشاد فرمائی۔ ۱۲

ہندوستانی روسائے باقتدار اور رعایا کی خیر اندیشی اور ارادت پذیری اُن کا شاہانہ اعتماد ہے
یہ باتیں عامۂ خلائق کے ذہن نشین کردی جائیں۔ اس مجمع میں تمام اقطاع ہندوستان سے
گورنر اور لفٹننٹ گورنر اور ہر ایک دار الحکومت کے افسران بالادست مدعو کیے گئے اور اُن
کے علاوہ وہ عمائد اور اراکین بھی جن میں بقول لارڈ لٹن گزشتہ زمانے کی قدامت اور زمانۂ
حال کی مرفہ الحالی دونوں چیزیں جمع ہیں اور جن سے اس بڑی سلطنت کی شان و شوکت
اور پائداری کی بیش بہا تائید ہوتی ہے۔ شہنشاہی مجمع جو جنوری ۱۸۷۷ء کو بمقام دہلی منعقد
ہوا اگرچہ اس دربار کی شان و شوکت کے مقابلے میں ماند پڑ گیا تاہم وہ اس حیثیت سے
یادگار رہے گا کہ اُس میں پولیٹیکل مصلحت مضمر تھی اور وہ صاف دلالت کرتا ہے کہ اس سے
برٹش انڈیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا اور جو تعلق تاج انگلستان کو اپنے رعایا
میں سے ہندوستان کے اس بڑے علاقے کے ساتھ ہے آخر کار اُس کی بنیاد صاف و صریح
اور مستحکم قاعدے پر رکھی گئی۔ اگرچہ دربار گزشتہ کے انتظامات میں سے اُس مجمع پر بہت
سے اعتراض ہوئے مگر حقیقت میں وہ مجمع لارڈ مکینسفیلڈ کا عقلی اور تاریخی نتیجہ تھا اور اس
نے ایسی اچھی طرح کہ حرف تحریر ہرگز اس سے عہدہ برآ نہ ہو سکتی ہندوستان کے لوگوں کے
ذہن نشین کردیا کہ جس عملی طور سے ہندوستان انگریزی گورنمنٹ کے اور علاقوں کے ساتھ
مکمل مل کر جزو سلطنت قرار پا گیا ہے۔ اور جس نے اس معزز بادشاہ کی عہد سلطنت میں ہندوستانی
رعایا کی کایا پلٹ کردی کہ یا تو وہ تنہا اور نیم آزاد حکومتیں تھیں یا اب ایک مشترک بادشاہ
کے ماتحت وفادار اور خوش دل اعوان و انصار قرار پاگئے ہیں آخر اس عملی طور کی اصلیت
اور حقیقت کیا ہے آپ سلطنت کے پہلے ہی برس میں ملک معظم نے شاہی آداب و القاب
میں ایک اور اضافہ کیا۔ چونکہ یہ اضافہ جیسا ہندوستان کے باہر معمورۂ عالم کی بادشاہتوں
میں جاری ہے ویسا ہی ہندوستان کی سلطنت میں نافذ ہے لہذا اس عمل پر اس کا تحریر
کردینا بھی ضرور ہے۔ ۴ نومبر ۱۹۰۱ء کو ایک شاہی اعلان مشتہر ہوا کہ شاہی خطابات
کے بارے میں جو ایکٹ پچھلے اجلاس میں نافذ ہوا تھا اس کے مطابق آئندہ کو
شاہی القاب و خطابات حسب ذیل ہوں گے۔

"ایڈورڈ ہفتم بفضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ عظمیٰ و آئرلینڈ و دیگر
سلطنت ہائے آں سوئے بحار و حامی دین و قیصر ہند است۔"

جنوبی افریقہ کی جنگ میں اُن کو دی اور جن بہادرانہ خدمات کی بجاآوری اپنے ملک کی حدود کے باہر ہندوستانی فوج کی طرف سے ہوئی ان سے اُس گرویدگی اور ارادت کا اظہار کافی طور پر کیا گیا ہے۔ ملکہ کی مرضی اور اجازت سے مابدولت ہندوستان تشریف لے گئے اور اُس قدیم اور مشہور سلطنت کے روسائے با اقتدار اور رعایا اور بلاد و امصار سے ذاتی آگاہی حاصل کی جو قومی اثر اُس وقت ہمارے دل پر ہوا مابدولت ہرگز اُس کو فراموش نہیں کریں گے اور ضرور اس بات کی کوشش کریں گے کہ ہر طبقے کی تمام ہندوستانی رعایا کی بہبود کے لئے ملکہ معظمہ کے عمدہ نمونے کی پیروی کرتے رہیں اور جیساکہ ملکہ معظمہ نے کیا تھا مابدولت بھی اپنے تئیں رعایا کی لازوال خیرخواہی اور ارادت کا مستحق ثابت کریں۔ شرح دستخط ایڈورڈ آر۔ آئی؛ ۱۸۵۸ء کی پہلی نومبر کو تاج انگلستان نے ہندوستان کی زمام حکومت خود اپنے دست خاص میں لی اور اُس موقع پر کوئین وکٹوریا نے جو اعلان فرمایا تھا اُس کا جزو ضروری جیساکہ معلوم ہے ملکہ کے دست خاص کا لکھا ہوا تھا اُس میں اُنھوں نے ایسے لفظوں میں جو ہمیشہ یادرہیں گے اُن اصولوں کی صراحت فرمادی تھی جن پر اُن کو ہندوستان کی حکمرانی میں کاربند ہونا مرکوز خاطر تھا اور نیز اُن باہمی تعلقات کی ذمہ داریوں کو جو تاج انگلستان اور رؤسائے با اقتدار اور رعایائے ہندوستان کو وابستہ یک دگر کرتی ہیں سترہ برس لارڈ بیکنسفیلڈ کے ذہن وقاد نے شاہی ربط وضبط کی طرف مزید رہنمائی کی اور پارلیمنٹ کا ایکٹ یعنی توقیع جو لوگوں میں "شاہی خطابات کے بل" کے لقب سے مشہور ہے نافذ ہوا جس کی رو سے گریٹ برٹین اور آیرلینڈ کی سلطنت متحدہ کی ملکہ ہندوستان کی پہلی قیصرہ بھی قرار پائیں۔ کوئین وکٹوریا نے بذریعہ ایک شاہی اعلان کے جو ۲۸ اپریل ۱۸۷۶ء کو ایوان ونڈزر میں پڑھا گیا۔ قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ۸ اگست ۱۸۷۶ء کو لارڈ لٹن والیسرائے و گورنر جنرل نے اس اعلان کو مشتہر کیا اشتہار دیتے وقت ہزاکسلنسی نے اس کا بھی اعلان کیا کہ سال جدید کے پہلے دن اُن کا ارادہ دہلی میں ایک شاہی مجمع کرنے کا ہے تاکہ تمام ہندوستان میں ملکہ کی رعایا پر اُن شاہانہ خیالات کا اعلان کردیا جائے جو علیاحضرت ملکہ معظمہ کو اس کے محرک ہوئے ہیں کہ اپنے شاہی القاب وخطابات میں مزید اضافہ کریں اور مقصود اس اضافے سے یہ ہے کہ اُن کے تاج کے مضافات میں جو ہندوستان کا بڑا علاقہ ہے اور علیاحضرت کو اس علاقے کے ساتھ تعلق خاص کے علاوہ

متحدہ کے تابع ملکوں میں سے کسی کے لیئے اور کسی میں مسکوک اور جاری ہوئے ہیں اور ماہدولت کے اشتہار کی رو سے اُن تابع ملکوں کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج قرار دیئے گئے ہیں اُن پر ماہدولت کے خطاب والقاب یا اُن میں سے کوئی جزو یا اجزاء منقوش ہوئے ہیں اور جملہ نقود جو مطابق اشتہار مذکور کے بعد ازیں مسکوک اور جاری ہوں بلا لحاظ ویسے اضافے کے اُن تابع ملکوں کے سکہ جات جائز الرواج اور رائج الوقت رہا کریں تا وقتیکہ ماہدولت کی اور کوئی مرضی اُس کی نسبت ظاہر نہ کی جائے۔ ماہدولت کے محکمۂ واقع مقام ونڈسر سے ۱۸۷۶ء کی ۲۸ اپریل کو ماہدولت کے جلوس کے (۳۹) سال میں صادر ہوا۔"

"خداوند کریم جناب ملکہ معظمہ کو سلامت باکرامت رکھے"

(۱۲۹) پیام شاہی شاہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم

من مقام قلعۂ ونڈزر۔ تاریخ ۴ فروری ۱۹۰۱ء

ماہدولت کی والدۂ محترمہ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے ماہدولت تخت کے وارث قرار پائے جو سلسلۂ نسب قدیم و ممتد ماہدولت تک پہونچا ہے۔ ماہدولت ہندوستانی روساء با اقتدار اور اس سلطنت کی رعایا کو اس بات کا یقین دلانے کی غرض سے کہ ہماری شفقت اور رعایت اُن کے شامل حال ہے اور نیز اُن کی خیر و بہبودی ہماری دلی خواہش ہے ترسیل تار چاہتے ہیں کہ ہماری طرف سے پیام بعافیت باشند اُن کو پہونچ جائے۔ ہماری نامور اور مرحومہ مورثہ اس ملک کی پہلی ملکہ معظمہ تھیں جنہوں نے زمام سلطنت ہند اپنے دست خاص میں لی اور اس قلمرو کی سلطنت کے ساتھ اپنا قوی تعلق ظاہر کرنے کے لیئے قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ملکۂ معظمہ تمام امور رعایائے ہندوستان کے ساتھ یکساں طور پر ذاتی دلچسپی ظاہر فرمایا کرتی تھیں اور ماہدولت اُس عزیزہ کی ارادت سے بھی بخوبی واقف آگاہ ہیں جو اس ملک کی رعایا کی طرف سے ان کی ذات والا صفات اور اُن کے تخت کے ساتھ [illegible] تھی [illegible] کی حکومت [illegible] مستدام سلطنت کے [illegible] [illegible] [illegible]

امانت تھی مابدولت کی تفویض ہو جائے اور یہ کہ آئندہ کے لیئے اور قرین مصلحت یہ ہے کہ نقل وتحویل گورنمنٹ جو حسب مذکورہ کی گئی اس کی تسلیم و پذیرائی اس نہج پر ظاہر کی جائے کہ مابدولت کے خطاب اور القاب میں ایک اور لقب اضافہ کیا جائے اور اس ایکٹ میں امور مذکور کی تحریر کے بعد یہ حکم ہوا ہے کہ مابدولت کو جائز ہوگا کہ نقل وتحویل گورنمنٹ ہند کی تسلیم و پذیرائی مذکورۂ بالا کی نظر سے اس خطاب والقاب میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہی سے بالفعل متعلق ہیں بذریعہ اشتہار مشتہرہ مابدولت قرین بہ مہر اعظم سلطنت متحدہ ایسا لقب اضافہ کریں جو مابدولت کو مناسب معلوم ہو۔ لہذا مابدولت نے حسب صلاح مشیران پریوی کونسل کے یہ مناسب سمجھا تھا کہ یہ تعیین و اعلان کردیں (اور اس صلاح سے اور اس صلاح کے بموجب اس اشتہار کی رو سے یہ تعیین و اعلان کیا جاتا ہے کہ) آئندہ جہاں تک یہ سہولت ہو سکے تمام موقعوں اور تمام دستاویزوں میں جن میں مابدولت کے خطاب و القاب مستعمل ہوں بجز اور بہ استثنائے جملہ چارٹرد معاہدات ملکی اور کمیشن (فرامین مناصب) اور لٹرز پٹینٹ (مکاتیب عامہ) اور گرانٹ (مواہب وعطیات) اور ریٹ (پروانجات) اور اپائنٹمنٹ (تقررات) اور اسی طرح کی اور جملہ دستاویزات کے جو سلطنت متحدہ کے باہر اثر پذیر نہ ہوں اس خطاب و القاب میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہت سے بالفعل متعلق ہیں زبان لاطینی میں یہ الفاظ انڈے امپراٹرکس اور زبان انگریزی میں یہ الفاظ ایمپرس آف انڈیا (قیصر ہند) اضافہ کیئے جائیں۔ اس کے سوا مابدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ کمیشن چارٹر۔ لٹرز پٹینٹ۔ گرانٹ ریٹ اور اپائنٹمنٹ اور اسی طرح کی اور دستاویزات جو اوپر بالخصوص مستثنی کی گئی ہیں وہ اضافہ نہ کیا جائے اور سوا اس کے مابدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ جملہ سونے چاندی اور تانبے کے نقود جو سلطنت متحدہ کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج ہیں اور جملہ سونے چاندی اور تانبے کے نقود جو آج یا آج کے بعد مابدولت کے حکم سے اسی طرح کے نقوش سے مسکوک ہوں بلالحاظ اس اضافے کے جو مابدولت کے خطاب اور القاب میں کیا گیا ہے سلطنت متحدہ مذکورہ کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج متصور ہوں اور سمجھے جائیں اور سوائے اس کے یہ کہ جملہ سکے جو سلطنت

ہماری طاقت کا اظہار ہوچکا ہی۔ مگر اب ہم اُن لوگوں کے جرائم جو دھوکے میں پڑگئے تھے اور اب اپنے فرائض کے راستے پر آنے کے متمنی ہیں معاف کر کے اپنے رحم (وکرم) کا اظہار کرتے ہیں۔

اب بھی ایک صوبہ (اودھ) میں اس خیال سے کہ مزید خون ریزی کا سدباب ہو اور ہماری مملکت ہند میں جلد امن و امان قائم ہو جائے ہمارے نائب السلطنت گورنر جنرل نے اُن اشخاص میں سے اکثروں کو جو گزشتہ ناگوار فسادات میں بخلاف ہماری گورمنٹ کے مرتکب جرائم ہوئے تھے خاص خاص شرائط سے وعدہ معافی دیا ہی اور اُن اشخاص کی نسبت کسی شخص سے کسی طرح کی رو رعایت یا مزاحمت نہ کی جائے نہ (کسی قسم کی) بے اطمینانی عائد کی جائے جن کے جرائم معافی کی دسترس سے باہر ہیں وہ سزا تجویز کردی جو اُن پر عائد کی جائے گی ہم اپنے نائب السلطنت اور گورنر جنرل کے مذکورہ بالا فعل کو بنظر استحسان سے ملاحظہ فرماتے اور منظور کرتے ہیں۔ مزید براں ہمارا ارشاد اور اعلان حسب ذیل ہی۔

ہماری مراعات کو تمامی مجرمین تک توسیع دی جائے گی بجز اُن مجرموں کے جنکی براہ راست شرکت انگریزی رعایا کے قتل میں ثابت ہو چکی ہی یا آئندہ ہو۔ ایسے اشخاص کی نسبت مقتضائے انصاف ترحم سے مانع ہی جن اشخاص نے دیدہ و دانستہ بطیب خاطر قاتلوں کو قاتل جان کر پناہ دی یا جو اس بغاوت میں سرغنہ اور بانی مفسدہ تھے اُن کی صرف جان بخشی کی کفالت ہوسکتی ہی بلکہ ایسے اشخاص کی نسبت سزا تجویز کرتے وقت اُن حالات کا جن کے باعث وہ حلقۂ اطاعت و انقیاد اُتار پھینکنے پر آمادہ ہوئے تھے بخوبی لحاظ کیا جائے گا اور اُن اشخاص کی نسبت جن کے جرائم بسبب سہل الاعتقادی ایسی جھوٹی خبروں کے مان لینے کے لیئے جو مفسدہ پرداز لوگوں نے پھیلائیں۔ واقع ہوئے بڑی رعایت اور فراخ دلی کی جائے گی۔ تمام دوسرے اشخاص کو جنھوں نے سرکار کے خلاف میں ہتیار باندھے تھے ہم بذریعہ اعلان ہذا تمام جرائم سے جو اُن سے برخلاف ما بدولت۔ ہمارے تاج (و تخت) اور ہماری قدر و منزلت کے سرزد ہوئے اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے آنے اور با امن اشتغال میں مشغول ہونے پر بلا شرائط معافی۔ جان بخشی اور عفو تقصیر کا اقرار فرماتے ہیں۔ ہماری شاہانہ خوشنودی یہ ہی

(۱۲۷) نقلِ فرمانِ شاہی میگنا چارٹا مؤرخہ یکم نومبر ۱۸۵۸ء

وکٹوریا بہ فضلِ خدا وارث سلطنت متحدہ گریٹ برٹین و آئرلینڈ مع مضافات و متعلقات
جو یورپ ایشیا۔ افریقہ۔ امریکہ۔ اور آسٹریلیشیہ میں واقع ہیں حامی دین۔ ہرگاہ کہ ہم نے
بباعث چند در چند قوی وجوہ کے بصلاح و رضامندی علما و فضلائے دین و عمائد و اکابرانِ
مملکت و وکلائے رعایا جو مجلس پارلیمنٹ میں فراہم ہوتے ہیں۔ ممالک ہندوستان
کی حکومت جو اب تک ہماری طرف سے امانۃً زیر اختیار دی آنریبل ایسٹ انڈیا
کمپنی کے تھی اپنے قبضۂ تسلط میں لینے کا مصمم ارادہ کیا ہے اس واسطے اب بذریعہ
اعلان ہذا مشتہر و اظہار کیا جاتا ہے کہ بصلاح و رضامندی مذکورۃ الصدر ممالک مذکورہ
کی عنان حکومت ہم نے اپنے دست قدرت میں لے لی ہے اور ممالک مذکورہ میں ہماری
رعایا کو یہ ارشاد ہے کہ وہ سچی و وفادار اور صادق مطیع ہماری اور ہمارے جانشین اور
ورثا کی بنی رہے اور جن اشخاص کو ہم وقتاً فوقتاً ممالک مذکورہ کے انتظام و انصرام
کے واسطے اپنی طرف سے اور اپنے نام سے مقرر کریں اُن کے اختیار حکومت کو تسلیم
کریں چنانچہ ہم نے اپنے معتمد عزیز بھائی اور مشیر چارلس جان وائی کونٹ کیننگ کی فراست
اور لیاقت و خیر سگالی پر خاص یقین و اعتبار کرکے موصی الیہ کو ممالک متذکرہ پر عموماً
ہمارے نام سے اور ہماری طرف سے حکومت اور فرماں دہی کے واسطے زیر اطاعت
اُن احکام و قواعد کے جو وقتاً فوقتاً اُس کو ہماری طرف سے کسی ایک وزیر سلطنت
کی معرفت پہنچتے رہیں گے اپنا اول نائب السلطنت اور گورنر جنرل مقرر کرتے ہیں
اور تمام اُن عہدہ داران اور افسران جنگی اور ملکی جو اب تک دی آنریبل ایسٹ انڈیا
کمپنی کی ملازمت میں تھے زیر اطاعت ہماری آئندہ خوشنودی اور قواعد اور قوانین
کے جو آئندہ نافذ ہوں مقرر کرتے ہیں اور تمام رؤسائے ہند کو اعلان کرتے ہیں
کہ تمام عہد ناجات و معاہدات جو مابین اُن کے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے یا اُن کے
زیر اقتدار ہوئے ہیں ہم مقبول و منظور کرتے ہیں اور (نہایت) احتیاط سے اُن کی
پابندی کی جائے گی۔ اور اسی طرح اُن کی جانب سے (بھی) اُن کی تعمیل و تکمیل کی

محمود الکاسر و رشک افزائے قیاصرہ ستارہ حشم و فلک بارگاہ خورشید کلاہ معلی مراسم حمیدہ مکرم مکارم انگلشیہ تمکنت فریدون شوکت نوشیروان عدالت حاتم ہمت معدن مروت بیکران منبع الالطاف لی پایاں ہمت وعاطفت متعلقہ لیسیار مہربان ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ خلد اللہ ملکہا وسلطانہا شرف باد۔

(۱۲۶) ترجمۂ خطِ انگریزی لارڈ کالون صاحب[1]

موسومہ ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ دہلی مورخہ ۲۲ر اگست ۱۸۵۴ء متعلق بہ انسداد گاؤکشی

(ترجمہ) حضور ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ عالی۔
میرے محترم اور شاہی دوست حضور کا شقہ مشعر اُن قیود کے جو شہر دہلی میں گاؤکشی کے عمل درآمد کے متعلق عاید کی گئی ہیں مع ملفوفات کے جو بھیجا ہے میں نے بغور ملاحظہ کیا میرے شاہی دوست جس سٹر طریق نے اعتراض کیا تھا جو مقامی عہدداروں نے عائد کی تھیں اور جس کی غرض شہر کا امن قائم رکھنے کی تھی نہ تھیں تو اس معاملے کو پیش کرنا یا ہے۔ مگر ان کو چاہئے کہ اس معاملے کو ان عہدہ داروں کے سامنے پیش کریں جن کو اس کی تحقیقات اور تصفیہ کا پورا اختیار حاصل ہو۔

مقام مستقر
۲۲ر اگست ۱۸۵۴ء

جی۔ آر۔ کالون۔

[1] دراصل یہ خط مرزا [illegible] کی ولی عہدی کی [illegible] کے متعلق ہے۔ [illegible] کچھ نہ چاہیں اور جو کیا ہو [illegible] کہ حاکم [illegible] [illegible]
[illegible] کی؟ [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] کی وقت کی ایسا [illegible]
[illegible]

[illegible]

صغر سن آثار بزرگی از ناصیہ اش پیداست و آثار رات بختیاری از چہرہ اش × ہویدا
در نیعمری کہ شعور کامل نمیباشد اکثر اوقاتش بطلب مرضیات خالق و رضا جوی خلق
و خدمت والدین و رحم بر اہل قرابت و احقاق حق و ابطال باطل و شوق کسب کمال و
اجتناب از خصائل اراذل بدرجۂ کمال مصروف اند و × و بدین ہمین خصال با شرافت
جوہر ذاتی خاطر بادولت را در گرو محبت آن نونہال و ہمیشہ جویای ترقی مدارجش در حال
و مآل میدارد و بخدمت سراپا معدلت مکنون بود تا ملاحظۂ حال آن ستودہ خصال
باعث وفور توجہ معدلت × فزود بر حالش شود و نسبت فرزندی کہ سبب برادرزادگی
ہست و عمہ را برادرزادہ بپاس خاطر برادر شفقتہا بیشتر از مادر می باشد افزایش یابد
و در زمرۂ فرزندان دست گرفتہ کہ شاہان باشکوہ را پاسداری این ہنرمندی بیشتر بود
منسلک گردد حصۂ سوم - دہمین حفظ و حمایت آن معدن جود و عدالت از شر حسودان
مصئون و مامون ماند لاکن وفور محبت و عدم تحمل کلفت مفارقت ازین ارادہ مانع آمد
درینحال ہمین مناسب متصور شد کہ نقش مقصود را بارقام مختصری از احوال این نونہال
وارسال نقش دست این خوشخصال ارتسام یابد یقین است کہ ہرگاہ این نقش
بدست آن شاہ قوی بازو رسید پاس دستگرفتگی بر ذمت ہمت والانہمت منتجم و واجب
خواہد گردید و شاہد مقصود از جلباب خفا سر بعرصۂ ظہور خواہد کشید × توقع از ان
سر گردہ سلاطین والا شکوہ انیست کہ بصدد رنامۂ نامی حاوی منظوری و قبول این
مامول آگاہ فرمودہ درین عالم ناتوانی و پیرانہ سالی از دست برنج این فکر طمانیت افزای
خاطر فاتر و ممنون ہزاران ہزار شادکامی خواہند گردانید × او سبحانہ تعالی شانہ کہ ثمرات
حسنات برکافۂ روزگار فواید دادپروری و نتایج عدل گستری مخصوص بملوک عدالت شعار
منقسم و مرتسم ساختہ از زور بازوی اقبال آن انجم سپاہ سینہ دشمنان پرغم و
آرزومندان استعانت را خوش و × خورم و شاداب داشتہ ہموارہ با بیاری افضال
لایزال گلستان دولت و سلطنت روز افزون سرسبز و ریحان چمنستان عدل و
معدلت شگفتہ و خندان دارا د الی یوم التناد - لفافہ .... دولت سپہر جناب
ثریا قباب رخشندہ کوکب آسمان جہانداری و دری سمار خلافت و شہریاری

ے ہرکس عقل خود بکمال و فرزند خود بجمال ۱۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواہر زواہر ہزاران ستایش و ثنا نثار پایۂ عرش عظمت و اجلال و تقدیمی کہ اوراق منتفرق افراد عالم × حدوث را بشیرازہ نبدی جہان آرائی شاہنشاہان والا اقتدار و خواقین نصفت شعار مجلد و مجموع ساختہ و مظلومان کائنات و لہوفان موجودات را بداد رسی و حق پژوہی × فرمانروایان نصفت پرور و خسروان معدلت گستر انعام کامیابی حقوق واجب نواختہ و لآلی متلالی فراوان نیایش و ثنا اثنا رجناب تقدس نصاب نادر قدیر یکہ از اتحاد و ائتلاف سلاطین وا دگر و بادشاہان والا گہ بہ تشئید و ترصیص اساس آسایش × و آرامش خلائق پرداختہ و بنا بر اتحاد اور وابط محبت و انضباط ضوابط مودت سرداران عظام و حکام عالیمقام طرق انفتاح امن و امان زمان و زمانیان انداختہ پاسداری عہود و سعی مواثیق موثق ساختہ ایہ کریمہ اوفوا بالعہود و ضمیر پایۂ ذوات بابرکات × ملوک ملکی صفات از تائید حکمت بالغہ اوست تا گروہ تابعین و لاحقین بمضمون الناس علیٰ دین ملوکہم ایں طریقہ انیقہ را پیش گیرند و از متابع نقض عہد و ارتکاب خلاف بوادی عظیمہ الذین ینقضون العہد من بعد میثاقہ از نہیب قدرت کاملہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۷۵) شہزادے لائے اور نہ صرف بیٹے بلکہ بیویاں اور پلٹن تک ساتھ لے آئے اور ذو دیا، شادمانی متمتع ملک ستر کے روانہ افروز ہوئے اور اب ہز ہائنس پرنس آف ویلز (ولی عہد سلطنت) اور ڈیوک آف ایڈنبرا (شاہزادۂ الفریڈ) کی خبر مسرت اثر گرم ہے۔ یہ فرق ہے ہم میں اور عزم و استقلال ان کے جیسا ہمارے اور انگریزوں کے۔ ہمارے شاہزادے بھو نروں کے بلے بھلا کیسے وطن چھوڑ کر باہر نکلتے اس خط میں بات تو صرف اتنی ہی ہے کہ میں شہزادے کو آپ کی خدمت میں بھیجتا مگر اس کی جدائی اور دوری گوارا نہ ہوئی۔ یہ بھی صرف کہنے کی بات ہے اور نری سخن سازی ہے ورنہ در اصل بادشاہ کو ایسا خیال بھی تو نہ آیا ہوگا۔ اپنے پندار میں ملکہ سے اظہار خلوص و عقیدت کا یہ ایک ذریعہ ٹھیرایا ہے جسے بے انتہا لمبی چوڑی تمہید اور عبارت آرائی کے علاوہ گہرے سنہری کام سے لیپ دیا ہے۔ اس خط کی انشا پردازی اور عبارت آرائی کی قدر لندن میں کس نے کی ہوگی اور اس کی نفیس مقفیٰ اور مسجع عبارت کی داد کس نے دی ہوگی اور جب اصل مطلب کی طرف غور کیا ہوگا تو بادشاہ کی اولوالعزمی استقلال ہمت و جرأت ملک داری کی نسبت دانایان فرنگ کا کیا خیال ہوا ہوگا ظاہر و باہر ہے۔ اگر اسی مطلب کو سیدھی سادی انگریزی میں لکھوا دیتے تو شاید اس تمام بکھیڑے اور کھڑاگ سے زیادہ موثر اور مفید ہوتا اس میں کلام نہیں کہ یہ خط وضع الشیٔ فی غیر محلہ ضرور تھا مگر ہر کسے مصلحت خویش نکو می داند۔ ؎

گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش　٭　رموز مصلحت خویش خسرواں دانند (من المصنف) ۱۲

خدیو مملکت عدل و رافت شہریار کشور داد و نصفت ناند مہ ملکہ دسلطانہ۔
بر لوح ضمیر منیر مہر تنویر مرتسم و منکشف میگرداند چون معین و مامور بودن ارادتمند ×
در عہد ریاست ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند بے شبہ
بذریعہ × وواسطۂ معمولی واضح خاطر عاطر شدہ باشد تا معلی بپاس اطلاع بجانمہ
اخلاص نگار × می درآرد کہ عقیدت اشتمال تاریخ بست و ہشتم ماہ فروری ۱۸۴۲ء
مطابق ہشتا سزدہم شہر محرم الحرام ۱۲۵۸ ہجری بدار الامارۃ کلکتہ داخل گردیدہ انجام و
اہتمام امور متعلقہ عہدہ مامور بودہ بخود لازم گردانیدہ و بیقین خاطر خطیر شفقت نظیر باشد کہ
مدارج کمال اکرام و احترام نسبت مرتبہ خلافت منزلت و مراتب خلوص × عقیدت
نسبت بذات ستودہ صفات آنخدیو مملکت عدل و رافت و آنخانداں × سلطنت
بنیان و تمنائے ابراز آں ہموارہ بپاس لوازم آسائش و × آرائش منسماں آن
دودمان شیمکہ از طرف گورنر جنرل بہادر سابق سمت رسوخ یافتہ از تہ دل عقیدت
منزل منتقش و منطبع خاطر ارادت مظاہر ست و خواہد بود سبحانہ و تعالی تا دوام × ماہ
و مہر و قیام سپہر آن درۃ التاج افسر سلطنت و شہریاران را بتائیدات غیب
الغیب مؤید و مسید داراد۔

Ellenborough (البنرا)

نقل خط (۱۲۵)

یہ خط[1] ہوا ایک بہت بڑے مطلا و مذہب کاغذ پر نہایت خوش خط لکھا ہوا ہے بہادر شاہ
ثانی بادشاہ کا ہے جو ۲۰ شوال ۱۲۵۸ جلوس و ۱۸۴۲ء کو ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا
کے نام لکھا گیا۔

[1] یہ طول منقول خط مع ملفوفات [illegible] کے بہت [illegible] پڑھنے کے قابل [illegible] یوں کہ بہت [illegible]
[illegible] گیا [illegible] کے [illegible] کہ [illegible] کشوں [illegible] ایک [illegible]
[illegible] بادشاہ کس [illegible] کہ کوئی [illegible]
[illegible] دیکھیے [illegible]

(ترجمہ) بحضور ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی

التماس آنکہ میں نے اس اندوہ ناک خبر کو جو مسٹر مٹکاف نے حضور کی رحلت کے متعلق دی ہے نہایت افسوس اور اس الم ناک واقعہ کو مخلصانہ و مؤدبانہ خیالات تعزیت کے ساتھ سنا ہے گرمجوشی سے دعا کرتا ہوں کہ حضور کو اس امر کے تصور سے سہارا اور تسلی ہو کہ تمامی امور خلّاق عالم کی مرضی سے وقوع پذیر ہوتے ہیں اور یہ کہ قادر مطلق کی اسی میں خوشی تھی کہ حضور کے والد ماجد کو ایک طویل اور خوش گوار مدت سلطنت کے بعد اپنے نزدیک بلالے۔ جب وقت حضور کے غم (و الم) کے اشتداد کو اپنے پیارے والد کی مقدس یاد سے نرم کردے گا تو حضور کو حضور مرحوم کی اُن صفات پسندیدہ کی یادگاری سے جس کے سبب سے وہ ممتاز تھے مسرت ہوگی اور یہی صفات ایسی ہیں جن کی یاد ہمیشہ کے لئے اُن لوگوں کے دلوں میں تازہ رہے گی جن کو (حضور ممدوح) کی خدمت میں باریابی کی عزت حاصل تھی اب میں ادب سے اپنی مخلصانہ اور دلی مبارک باد حضور کی اپنے آبا و اجداد کے تخت پر جلوس فرمانے کی پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ خداوند تعالیٰ آپ کو عمر درازی، تن درستی اور اقبال مندی نصیب فرمائے۔ حضور کا وفادار خادم سی۔ ٹی۔ مٹکاف۔ مقام آگرہ۔

۴؍ اکتوبر سنہ ۱۸۳۷ء

(۴۱۲) خط مطلّا العبارت فارسی بخط شکستہ لارڈ الن برا[۱]

موسومہ بہادر شاہ ثانی بادشاہ۔ مشعر اطلاع اخذ جائزہ عہدۂ جلیلہ گورنر جنرل بابت در سنہ ۱۸۴۲ء

درۃ التاج افسر سلطنت و شہریاری زیب افزائے اورنگ خلافت و جہانداری

[۱] یہ خط غور اور توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنر جنرل بہادر سلاطین مغلیہ کو کس طرح مخاطب کرتے تھے۔ اس خط کے نیچے صرف لاٹ صاحب کے دستخط انگریزی میں ہیں اور بس۔ ۱۲

with sentiments of sincere and respectful con-dolence I fervently Pray that your Majesty may be supported and comforted by the reflection that all things proceed from the Will of the Creator, and that it has pleased Al-mighty Providence to take unto himself your Majesty's venerable Father after a long and happy reign.

When time shall have mellowed re-collections of a dear Parent, your Majesty will call up with pleasure to the remembrance of the amiable qualities which distinguished His late Majesty, and by which he will ever live in the memory of those who had the honor of approaching him

I now beg leave respectfully to offer my sincere and heartfelt congratulations on your Majesty's succession to the Throne your ancestors

May you be blessed with a long life, Health, Happiness and Prosperity.

Your Majesty's
Faithful Servant

Agra
The 4th October 1837

C. T. Metcalfe

را آباد ساختہ × بجمع استمرار سال بسال وفصل بفصل داخل خزانہ عامرہ حضور والا کردہ
باشند کمی وبیشی پیدا وار ذمہ خود شناسند واگر خدانخواستہ تصرف وپایمالی زبردست
روو ہد بموجب تحقیقات × این حضور انور مجرائی خواہد یافت باید کہ فرزندان نامدار کامگار
عالی نسبت والاتبار ووزرای ذوالاقتدار وامرای عالیمقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام
ومتصدیان ومہمات × دیوانی ومتکفلان معاملات سلطانی وجاگیرداران وکروریان
حال واستقبال ابداً ومویداً دراستقرار اینحکم مقدس معلی بکوشند وبوجہی من الوجوہ
سوای ازر مشخصہ × طلب ننمایند ولوازمہ عہدہ داران وزمینداران ومقدمان پنچہ مذکور
آنچنان کہ ہر آئینہ دراطاعت وفرمانبرداری اہلکاران آنعقیدت کیش پرداختہ پیداوار
سال × بسال وفصل بفصل ادا میکردہ باشند نوعی تخلف وانحراف نتوازند بتاریخ بست
وہفتم شہر شوال میمنت اشتمال سنہ ۱ ام از جلوس معلی زیب تحریر یافت ×

---

(۱۲۳) سر چارلس مٹکاف کا خط تعزیت مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۸۳۷ء

موسومہ ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی جو حضرت ممدوح کے والد کی وفات
پر لکھا گیا۔

To,

His Majesty
Abool Mozaffer Surajooddeen
Mohumud
Buhadur Shah Badshah Ghazi,

May it please your Majesty,

I have received with the deepest sorrow the mournful intelligence communicated to me by Mr Metcalfe of the de-
-mise of His Majesty on this melancholy occasion

نقل لفافہ مطالعہ ساطعہ مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق دوستان استظہار مخلصان مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر سلمہ اللہ تعالے موصول باد۔

لفافے کے عرض پر۔ مرقومہ سی و یکم ماہ اکتوبر ۱۸۰۸ء عیسوی مطابق دہم رمضان ۱۲۲۳ھ ہجری

(۱۲۲) نقل فرمان مطلا اکبر شاہ ثانی موسومہ کرنل اسکنر سنہ جلوس (۲۰)

جس پر دو طغرے طلائی اور شاہی مہر ہے اور مہر پر چتر ساہی کی شکل بھی بنی ہوئی ہے۔

ذوالفقار استمرار رتبہ باسم ناصر الدولہ کرنیل جیمس اسکنر بہادر غالب جنگ

آں عقیدت نہاد خانہ زاد قدیم الخاندان والا عرضی بایں مضمون گذرانیدہ کہ ٹھیکہ تپہ ربوپورہ از ابتدای ۱۲۳۵ فصلی لغایۃ ۱۲۵ واجب سازدہ سالہ بنام فدوی از حضور مقرر است در انیاں ہفت سال منقضی گردیدہ و نہ سال باقیست ازانجا کہ رعایا مستقیم x وادہ آباد نمود از قلت پیداواری یکصد از تقاوی بوصول نیامدہ در زرمستحقہ حضور والا سال بسال و فصل بفصل بلا توقف و بلا عذر از خود ادا نمودہ زیر باری کثیر برداشتہ ام و آیندہ بصرف ہر سی چہار ہزار روپیہ در آبادی و تعمیر چاہ ہای پختہ بصورت فواید و محاصل و گذارہ انیشان ہیچ کس باستحقاق خانہ زادگی قدیم امید دارم کہ تپہ مذکور بجمیع زرمستحقہ سانزدہ ہزار روپیہ سالیانہ مساوی بطور استمرار نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بنام ایں فدوی مقرر گردد کہ باطمینان خاطر لسرف زر دیگر از خود بر داشتہ ایں فدوی و فرزندان ایں فدوی جمع زرمستحقہ حضور والا سال بسال و فصل بفصل داخل خزانہ عامرہ کردہ باشد لہذا حکم اعلیٰ اینکہ آں عقیدت کیش خانہ زاد ایں خاندان علیا است و در ادای زرمستحقہ و صرف نمودن زر کثیر وجہ تقاوی وجانہ آبادی مقروض x و زیر بار گردیدہ بمورد تحسینات شد پرورش قدیمانہ تپہ ربوپورہ بنو لی ہم از ابتدای ۱۲۴۳ بجمع شانزدہ ہزار روپیہ سکہ کلدار سالانہ مساوی بطور استمرار نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بنام ایشاں مقرر گردد بند باید کہ آں فدوی و فرزندان تپہ مذکور را استمرار نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بحکم دوام و مستقل برای علی الدوام بہ مہ خود دانستہ بخاطر جمع تمام تصرف ... زر مذکور

منفعت × بل قیام سرکار آمشفق دران متضمن است منحصر و مشروط برین داشته بودند ×
که سرداران سکهان اینطرف رود ستلج که از متوسلان و زیر سایه × بحفاظت این سرکار
هستند اهالی این سرکار روا دارد دست درازی آمشفق زیر تعلقات انها شود و موجب
استعجاب خاطر اتحاد مآثر گردیده معهذا هرگاه اینهم بظهور پیوست × که آمشفق باوجود
معقول و مسطور داشتن اینمعنی که در مقدمه × سرداران مزبوره از مخلص استصواب
و استصلاح بعمل آید × خود مع فوج رود ستلج را عبور ساخته در ممالک آنها × در آمده تسخیر
قلعه جات اقدام نموده بودند مکان استعجاب × زیاده از سابق لاحق خاطر مودت ذخائر
گردید مشفقا مدارج وفا پرستی و اعتدال شیوه اهالی سرکار × انگریز بهادر بر آمشفق
و جمیع رؤسا و سرداران ایندیار × بخوبی واضح و لائح است × چنانچه قوم مرهته در ایام
تسلط خود × بممالک سمت شمال هندوستان از سرداران سکهان × پیشکش و
خراج میگرفتند و دست اختیار از سر آنها × دراز و آنهارا زیر اطاعت خود ها میداشتند ×
بعد ازان وقتیکه اهالی این سرکار محض جهت صیانت × ممالک محروسه از دست
پیش قدمی و زبردستی قوم مزبور × مجبور آ ارتکاب محاربه پرداخته بر ممالک هندوستان ×
مسلط شدند × ایتلاف و انجذاب قلوب سرداران سکهان بذریعه تمشیت
سر رشته فلاح و بهبود آنها پیش نهاد خاطر خواطر داشته از اخذ پیشکش و خراج مال
از هرگونه مطالبه و × مزاحمت اجتناب ورزیده سرداران مذکورین را بلا قید × و حصر
در میان تعلقات انها مختار گردانیده پس هرگاه × اهالی موصوف محض نظر بر رفاه
احوال و استقرار اختیار × سرداران مذکور در میان تعلقات مفوضه انها × از اجرای
حکومت واجبی نسبت بانها دست بردار شدند × چه جای امکان باشد که اهالی
موصوف روا دار تحکم × سرکاری و گیر بر سرداران سکهان مذکورین توانند گردید
ازانجا که اینمعنی بررای رزین آمشفق بیکو ظاهر خواهد بود × درینصورت مخلص را یقین
حاصل که آمشفق از تقدیم اراده خود × نسبت سرداران مزبورین معطوف العنان
خواهند گشت مشتاقانه ودی بعضی مراتب[1]

Minto (منٹو)

[1] عبارت نامکمل ہونے سے یہ خط ناتمام معلوم ہوتا ہے مگر اختتام عبارت پر لاٹ صاحب کے دستخط خاتمہ کی دلیل ہیں یا یہ بھی ممکن ہے کہ اور کچھ عبارت رہی ہو - ۱۲

(۱۲۱) خط فارسی من جانب لارڈ منٹو

موسومہ مہاراجہ رنجیت سنگھ پنجاب مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۸۰۸ء مع لفافہ طلائی ٹکلیاں اور افشاں کیا ہوا بخط شکستہ جس کی پشت پر مہر گورنر جنرل بہادر کے دفتر کی ہے۔

مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق دوستان استظہار مخلصان سلامت

بعد اشتیاق دریافت مواصلت موفور المسرت کہ متجاوز التحریر × والتقریر است مشہود
خاطر مہربانی مظاہر مدار دسوال وجواب × سطار حاتیکہ از وقت ورود مہامات
وعوالم تبت × ابہت ومعالے منزلت شکف صاحب بہادر بدر بار آنمشفق × بعمل آمدہ
کیفیت آن مفصل از ارقام صاحب موصوف بدریافت مخلص رسید بعض مراتبیکہ در اثنائے
این گفتگو ہا × روبظہور آوردہ موجب تحیر وتاسف خاطر اتحاد ماثر شد × مقتضے رین گشت
کہ مخلص بدربعہ قطعہ محبت نامہ کیفیت × مافی الضمیر ومکنونات خاطر خود بحیطہ بیان درآرد ×
شفقا مقصود ارتعینا ئی صاحب موصوف بدربار آنمشفق × ہمین بودہ کہ معزی الیہ
ازکماہی خاطر اینکہ بابدستدل آن × بمرور ایام سبب ملک آنمشفق معمور است
عزت اطلاع دادہ × حسب اندفاع آن طرح امداد مصلحت × یا اعتنت ہر دو سرکار سود
چنانچہ صاحب موصوف تفصیل این اجمال را بصرحیانہ × درخدمت آن شفیق بعبرا اظہار
درآوردہ اند واگرچہ درحقیقت لقرائیں سر رشتہ موافقت حالی از استماع × این
سرکار ہم نیست زیرا کہ گروہ تعالاں نیز دہیکہ تمع ریان رسانے نسبت ممالک سرکار
آنمشفق است × از معاندان این سرکار نیز متصور لیکن درصورت پیشقدمی × آن
گروہ محفوظ ومصئون بودن ملک آنمشفق از آسیب وتعدی آنہا × مالا امامت و
امداد اہالی سرکار کہ بفضل الٰہی نظر بر مراتب قدرت وفرط استعداد واقتدار خود بالذ
اسباب حفاظت وحراست ممالک محروسہ بجمیع وجوہ × حاصل دواصل دارد امر محال
است ازانکہ نظا ہر اسباب × صداقت این مقال بروجہ احسن در ذہن مستحسن
منقوش (حاشیہ پر آڑی سطروں سے) بر طبع آنمشفق گردیدہ بود
درینصورت مالعمل دریافت این معنے کہ دل آنمشفق اتصال سال مزبور اکمال

عالی مقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان مہمات دیوانی ومتکفلان معاملات × سلطانی وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ابداً ومویداً دراستقرار واستمرار این حکم مقدس معلیٰ کوشیدہ وانہای مرقومہ رانسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ مخلداً ومخلداً بتصرف آنہا واگزارند وازصواد ہم تغیر وتبدیل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری وفوجداری ومال وجہات وسائر اخراجات مثل قتلغہ ومحصلانہ وداروغانہ × وضابطانہ وشکار وبیکار ودہ نیمی مقدمہ وصدودوی وقانونگوئی مزاحم ومتعرض نشوند وازکل تکالیف دیوانی ومطالبات خاقانی معاف ومرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید × وقدغن مزید دانستہ ہر سال سند مجدد نطلبند وازیرلیغ کرامت تبلیغ والاتخلف وانحراف نتوازند بتاریخ ہفدہم شہر ربیع الاول سال بیست ودوم ازجلوس ابد مانوس معلی زیب تحریر یافت

(۱۲۰) حکمنامہ مہری سعادت علی خاں بہادر وزیر الممالک شاہ عالم بادشاہ

باسم سیادت پناہ میر نظام الدین آنکہ بجلدوے حسن وددولتخواہی سرکار دولتمدار قطعات باغات واراضیات وگنج ومکانات واقع قصبہ شاہ آباد درسرکار ابد قرار مملوکہ ومقبوضہ سید شاہ مدن ضبط نموده بودند بان بسیادت پناہ بلا شرکت غیرے نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ عطا ومعاف فرمودیم باید کہ املاک مذکورہ را درتصرف خود داشتہ خود درامور دالطاف سرکار دولتمدار شناسند تاکید دانند المرقوم یازدہم شہر جمادی الثانی ۱۲۱۹ھ۔

مہر

وزیر الممالک اراالمہام عمدۃ الملک اعتماد الدولہ آصفجاہ برہان الملک ابو المنصور خان صفدر جنگ شجاع الدولہ یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر یار وفادار سپہ سالار رستم ہند فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی ۱۲ - ۱۲ھ

نوٹ:۔ سید شاہ مدن صاحب کے ایک بھائی سید طاہر عرف قدن صاحب تھے ان کے صاحبزادے سید لال علی جن کے فرزند سید نظام الدین عرف مولوی نظامی تھے مولوی نظامی نے عبدالرحمن خان قندہاری رسالہ دار کے ذریعے سے سعادت علی خاں والی اودھ کی خدمت میں رسوخ حاصل کیا اور نواب صاحب کی رفاقت میں بنارس سے لکھنؤ تک آئے اور نواب سعادت علی خاں ۱۲۱۲ھ میں مسند نشین لکھنؤ ہوئے تب تقریباً سات سال کے بصلہ حسن خدمات ۱۲۱۹ھ میں شاہ مدن صاحب کی بعض املاک جن میں مکانات وباغات وچکات وگنج وغیرہ جو ضبطی میں تھے مولوی نظامی کی عنایت ہوئے ۱۲۔

ف۱ فرامین میں کہیں عمدۃ الملک ہی کہیں جملۃ الملک اور کہیں جمدۃ الملک۔ جمدۃ الملک کے معنی میری سمجھ میں نہیں آئے ۱۲۔

نقل خط انور صاد
فرو مریں صاد خاص مد فرز رسید کہ نماری الدین حیدر را
پیشگاہ خلافت وجہاں بانی ابد وار تفضلات خاقانیت
کہ بمنصب سہ ہزار ذات و دو ہزار خطاب خانی وبہادری
سر افراز شود شرح دستخط
تحتی الممالک آنکہ مطابق صاد خاص بعمل آرند

سہ ہزار ذات
ا ـــــ سوار

تحریر بتاریخ　　شہر　　صد　　ره　　سنہ الیہ

(۱۱۹) نقل فرمان شاہ عالم ثانی

متضمن عطائے جاگیر بالیتی ~~صعہ~~ ایک لاکھ دام جس کی آمدنی نو سو روپیہ تھی مورخہ ۱۷ ربیع الاول سنہ ۲۲ جلوس مطابق ۱۱۹۵ھ ۱۷۸۱ء

در ینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ
مبلغ یک لک و ہفتاد و پنج ہزار و ہشتصد و شصت و نہ دام موضع کولیہ وغیرہ
عملہ پرگنہ ستکر پور وغیرہ سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد کہ مبلغ ہفتصد
حاصل آنست بابت محال جاگیر محمدی خان عرف بھچو خواص در وجہ انعام التمغا
حسب وغیرہ متعلقان خان ستار اللہ با فرزندان تصدیق دیادو انسب
و توفیر آنچہ از حسن تردد برمیع آں میفزاید از ابتدای ربیع او دیل حسب الغیر
مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے

باعظم افتخار دلیران معرکهٔ ارم × امیر صیانت تدبیر ممالک مدار شیر روشن ضمیر عالی مقدار
لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنة پادشاه سلیمان اقتدار
بخشی الممالک × امیر الامرا ناصر الملک نجیب الدوله نجیب خان بهادر ثابت جنگ سپه
سردار نوبت واقعه نگاری کمترین خانه زادان درگاه آسمان جاه عقیدت التیام
اندراج قلمی میگردد و حکم جهان مطاع آفتاب شعاع شرف نفاذ یافت که غازی الدین
حیدر به منصب سه هزاری ذات و دو هزار سوار و خطاب خانی و بهادری × سرفراز
باشد واقعه بتاریخ دوم محرم الحرام بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد -

(۱۱۷) نقل فرمان شاہ عالم بادشاہ غازی حفیظ اللہ ولد اسد اللہ

ہوالعزیز بتاریخ روز جمعہ سوم شہر ذیقعدہ سنہ ۳ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۵ھ ہجری مطابق ۲۰ ماہ خورداد برسالہ امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہی مہبط عطاءت نمایان خلیفۂ الٰہی استظہار مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہواخواہ عمدہ نوابینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر ولوبت واقعہ نگاری کمترین بندیان عقیدت آہنگ راے رتن سنگھ قلمی ہیگردد حکم صادر شد کہ حفیظ الدولہ اسد اللہ بمنصب یکہزاری ذات دو صد سوار وخطاب اسد علیخان سرفراز باشد۔ واقعہ پانزدہم شوال سنہ ۳ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح دستخط ابہت وحشمت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ مطرح الطاف بادشاہی مورد اعطاف نامتناہی خانہ زاد وفدویت نشان ابوالقاسم خان بہادر نائب امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہی مہبط اعطاف نمایان خلیفۂ الٰہی استظہار مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہواخواہ عمدہ نوابینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر آنکہ داخل واقعہ نمایند۔ مشار الیہ از فضل وکرم امیدوار است بمنصب ہزار ذات دو صد سوار وخطاب اسد علیخان سرفراز شود شرح دستخط نائب بخشی الملک آنکہ حکم شد منظور۔

ہزار ذات وخطاب ۲۰۰ سوار تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک ۔ مطابق واقعہ

نوٹ:- ۱۷۵۹ء سے ۱۸۵۸ء تک جو ایک صدی کا زمانہ ہوتا ہے کہنے کو یکے بادیگرے برائے نام بادشاہ ہوتے رہے شاہ عالم۔ اکبر ثانی۔ بہادر شاہ ثانی شاہجہان ثانی بیدار بخت سب کے سب نام کے بادشاہ تھے۔ شاہ عالم ۱۷۶۵-۷۱ء تک الہ آباد میں برٹش گورمنٹ کی طرف سے پنشن پاتے رہے۔ ۱۸۰۳ء تک مرہٹوں کے زیر اثر رہے لیکن ۱۷۸۸ء میں غلام قادر افغان نے نہایت بے رحمی سے اندھا کر ڈالا ستمبر ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک نے دہلی پر تسلط کیا تب سے پھر انگریزوں کی طرف سے پنشن ملنے لگی اس کے بعد جو اور بادشاہ ہوئے وہ بھی برٹش گورمنٹ کی پنشن خوار رہے۔ ۱۲

دریں وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ عرض گزرانیدہ امارت و ایالت مرتبت احمد خان بہادر مگش نظر اقدس اعلی گزشت کہ بہادر خان ولد فیروز خاں لہانی جالوری مرد سپاہی نسل و کار آمدنی پرگنہ تھراد سرکار تیں مضاف صوبہ احمد آباد کہ متصل زمینداری پرگنہ پالن پور کہ از قدیم ارث خان موصوف است واقعہ مفسدان کولیاں شدہ قطاع الطریقان رہزنان تیج کش ہر و مسافریں را تخت و تاراج مینماید امیدوار است کہ فوجداری و زمینداری و وطن داری پرگنہ تھراد سام خان مرقوم مرحمت نمود نا سراں فرمان جہان مطاع عالم مطیع شرف صدور می یابد کہ ار راہ فضل و کرم پادشاہانہ زمینداری وطن داری پرگنہ مسطور بنام بہادر خاں مرحمت فرمودیم باید کہ متصدیان حال و استقبال و کروریان و جاگیرداران و چودھریان و قانونگویان و مفسدان و رعایا و ساکنان آنجا خاں مشار الیہ را زمیندار و وطن دار پرگنہ مرقوم مستقل دانستہ در لوازم لواحق آن تکوشند کہ مفسدان و کولیان و قطاع الطریقان و راہزنان را اخراج نماید کہ مردمان مسافریں بخاطر جمع طمانیت باطن آمد و رفت می نمودہ باشند دریں باب تاکید اکید دانند و ہر سال سند مجدد نطلبند۔ تحریر پانزدہم شہر جمادی الثانی ہشتم جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۵) نقل فرمان ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی

مشعر عطائے جاگیرات بہ سید محب علی ۱۱۶۹ھ ۱۷۵۵ء

سنہ ۱۱۶۷ عالمگیری
فدوی پادشاہ ممتاز احمد
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار
المالک مدار المہام آصف جاہ نظام
وزیر الممالک تبلہ

نوٹ :- یہ فرمان سید تراب علی صاحب ثانی ... کے ... دستکستہ حالت ... ۱-۵-۶ ...

صوبہ اودہ بنا بر محال وطن بجاگیر پنڈت رائے عرف نین سکھ منجم تنخواہ بود در وجہ انعام النمغا
و فرزندان و متعلقان مشار الیہ بلا قید اسامی و قسمت معافی توفیر حاصل کہ از حسن تبرد د
بر جمع بیفزاید مرحمت فرمودیم واقعہ بست و نہم[۲۹] ربیع الاول ۵ سنہ بموجب تفصیل یادداشت
قلمی شد شرح دستخط ابو المنصور خان آنکہ داخل واقعہ نماید شرح دستخط واقعہ نگار
کل آنکہ مطابق واقعہ کل است شرح دستخط ابو المنصور خان آنکہ بعرض نگر رساند دستخط
جلال الدین حیدر خان آنکہ بست و یکم[۲۱] جمادی الاول ۶ سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس معلی
رسید شرح دستخط ابو المنصور خان فرمان والا شان قلمی نماید۔

سنجر پور مقیم پور کمال الدین نگر علاء الدین پور قایم پور خواجگی پور دھرم دمودر پور وغیرہ

(۱۱۴) نقل فرمان احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ

هو الغالب

احمد شاه بهادر ابن محمد شاه
ابو النصر مجاهد الدین صاحب قران
بادشاه غازی

صاحب قران ابن امیر تیمور
شاه ابن میران
جهانشاه ابن بهادر شاه
شاه ابن عالمگیر باد
عالمگیر باد ابن شاهجهان
شاهجهان بادشاه ابن جهانگیر
جهانگیر بادشاه ابن اکبر
اکبر شاه
همایون شاه ابن بابر باد
شاه ابن بابر باد
شاه ابن عمر شیخ
سلطان سعید ابن سلطان
محمد شاه ابن سلطان

احمد
ابو النصر مجاهد
شاه
الدین بهادر
ی
فرمان داد باشا غازی

---

۵ بہادر خان صوبہ دار گجرات تھے ماخوذ از تاریخ پالن پور صفحہ ۲۴۵ جلد دوم
مصنفہ سید گلاب میاں صاحب میر منشی ریاست مطبوعہ ۱۹۱۴ء ۶ ۱۲

نسلاً بعد نسلٍ خالداً و مخلداً متصرف آنہا باز گذارند و از عوادم تغیر و تبدیل مصون و محروس دانستہ لعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مالوجہات و اخراجات مثل قلمنہ و مہمانانہ و دارو غگانہ و بیگار و شکار و دہ نیمی مقدمی و صد دو نیم قالو نگوئی مزاحم و متعرض نشوند و تغیر و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچہ از حسن تردد برجمیع معاف و مرفوع القلم شناسند درین باب تاکید اکید و قدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد طلبید و از برلیغ کرامت تبلیغ و الاتخلف و انحراف نورزند۔ چہار دہم محرم الحرام سال ششم از جلوس والا تحریر یافت۔

پشت فرمان

احمد شاہ بادشاہ غازی
عبد الحمید خانہ زاد

احمد شاہ بادشاہ
بھیم سنگھ ۱۱۶۱
فدوی

رسالہ ابو المنصور خاں

فدوی محمد بادشاہ
سپہ سالار یار وفادار نصرت جنگ
ابو المنصور خاں صفدر جنگ
وزیر الممالک مدار المہام

سنہ جلوس والا
چہار دہم ربیع الثانی

۱۴ ربیع الثانی
فی التاریخ

سنہ یاد داشت واقعہ تاریخ روز یکشنبہ ہفتم جمادی الثانی سنہ جلوس موافق سنہ ۱۱۶۲ ہجری مطابق ۲۰ اسفندار ماہ بر سالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت ظفر پیرائے معارک جہان ستانی جہان آرائے محافل کامرانی اعتضاد خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت و کشور کشائی ناظم مناظم مالک و ممالک ناتج مناہج دولت و اقبال جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا کار فرمائے سیف و قلم مدبر کار عالم عمدہ وزرائے مسیح احسان زبدہ امرائے بلند مکان وزیر صائب تدبیر ملک دار مشیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والاعتبار مخلص بادشاہ ملک وزیر الممالک یار وفادار سپہ سالار عمدۃ الملک مدار المہام برہان الملک ابو المنصور خاں صفدر جنگ ... مہک و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہ اے درگاہ آسمان جاہ دہنے سنگھ تلمی میگردد حکم صادر شد کہ دو لک ہشتاد ہزار دام از پرگنہ سالوں سرکار لکھنو

بتاریخ بست ونہم شہر شوال سنہ ۲ والا قلمی شد۔

(۱۳۱) نقل فرمان مجاہد الدین ابو النصر بادشاہ

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ شانہٗ

هو الغالب

احمد شاہ بہادر بن محمد شاہ
ابو النصر مجاہد الدین صاحبقران ثانی
بادشاہ غازی

ابن جہان شاہ — امیر تیمور صاحبقران — ابن میران شاہ — ابن سلطان محمد شاہ — ابن سلطان ابو سعید شاہ — ابن عمر شیخ شاہ — ابن بابر بادشاہ — ابن ہمایون بادشاہ — ابن اکبر بادشاہ — ابن جہانگیر بادشاہ — ابن شاہجہان بادشاہ — ابن عالمگیر بادشاہ — ابن شاہ عالم بادشاہ — ابن جہاندار شاہ

ابو النصر مجاہد الدین احمد شاہ بہادر

فرمان بادشاہ غازی

درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ دو لک ہشتاد ہزار دام از پرگنہ ملانواہ سرکار لکھنؤ صوبہ اودھ کہ یکہزار و ہفتصد و ہفتاد و شش روپیہ کسرے حاصل آنست و بنا بر وطن بجاگیر پنڈت رائے عرف بین سکھ منجم تنخواہ بود در وجہ انعام فرزندان و متعلقان منجم مذکور بطریق التمغا بلا قید اسامی و قسمت بہ معافی توفیر تا آنچہ از حسن تردد برجمع بیفزاید از ابتدائے ربیع تخاقوئی ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالی مقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان زمان حال و استقبال ابداً و مؤبداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ و اجہاے مذکور را بطناً بعد بطن و

(۱۱۱) نقل فرمان احمد شاہی بنام قاضی ضاء اللہ خان

عابد خان مرزا خان
صدر الصدور فدوی راسخ
الاعتقاد احمد شاہ بادشاہ
غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ کھور سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ وکیل رضاء اللہ ولد ناصر الزمان التماس نمود کہ موکل منصب قضای وخطابت پرگنہ مسطور سرفرازی دار دامیدوار ہست پروانہ مطابق میشود از آنکہ از روی سررشتہ دفتر بظہور پیوست کہ بموجب پروانہ حضرت مرقوم ششم شہر ذی الحجہ سنہ ۳۰ مناصب مزبورہ بمشار الیہ مقرر است لہذا حسب الحکم الاعلی قلمی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق بحال داشتہ دست اندازی موی الیہ در امور متعلقہ الخدمت مستقل دانند و دیگری را سہیم وشریک او ندانند دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ پنجم شہر ذیقعدہ سنہ احد جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۲) نقل فرمان احمد شاہی بنام قاضی ضاء اللہ خان

عبید خان میرخان
صدر الصدور فدوی
راسخ الاعتقاد محمد شاہ بادشاہ
غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ سونی پت سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ حسب الحکم جہان مطاع وآفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضای پرگنہ مسطور مع سواد وقریات متعلقہ آن از انتقال ناصر الزمان برضاء اللہ پسرش مقرر ومفوض گشتہ کہ کماینبغی بلوازم منصب مذکور قیام نمودہ در فیصل قضایا وخصومات واجرای حدود وتعزیرات واقامت جمعہ وجماعات وترغیب مردم بطاعات و الکل من الی وارث وقسمت ترکات وضبط اموال غیب واتمام وتعیین اوصیاء ونصب قوام مساعی موفور بتقدیم رساند باید کہ برطبق حکم بیعت تسلیم عمل نمودہ مشار الیہ را قاضی دانستہ دست اندازی موی الیہ در امور متعلقہ الخدمات مستقل دانند و دیگری را سہیم وشریک او ندانند وملوک وتخلاف سہم او سہیم شمارند دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند

کماشتہائے جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار وصوبہ دارالخلافہ
شاہجہان اباد را اعلام آنکہ

وکیل محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ التماس نمود کہ موکل بمنصب قضائے پرگنہ مسطور وغیرہ +
سرافرازی دارد امیدوار است کہ پروانہ مطابق مرحمت شود ازانجا کہ از روے سررشتہ
دفتر بظہور پیوست کہ بموجب پروانہ عہد حضرت مرقوم ہفدہم شہر رجب ۱۵ سنہ
منصب مزبور بمشارالیہ مقرر است + لہذا حسب الحکم الاعلیٰ قلمی میگردد کہ مشارالیہ را
بدستور سابق حسب الضمن بحال داشتہ ... تصدیق مومی الیہ + در امور متعلقہ خدمت
مستقل دانند و دیگرے را سہیم و شریک او ندانند + دریں باب قدغن داشتہ حسب المسطور
بعمل آید بتاریخ پنجم شہر شوال المکرم سنہ احد جلوس والا۔ ۔۔۔

پشت

ضمن نویسندہ

بندہ خاص باسم محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ منصب قضائے پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار وصوبہ
دارالخلافہ شاہجہان آباد بموجب پروانہ حضرت فردوس آرامگاہ
مرقوم ہفدہم شہر رجب المرجب ۱۵ سنہ

دو محال

حاشیہ پر	بتاریخ پنجم شہر شوال المکرم سنہ احد جلوس والا نقل بدفتر دیوان الصدارت العالیہ رسید معہ آدم مشارالیہ موافق فہرست است	کرنال بتاریخ پنجم شوال سنہ احد جلوس والا داخل سیاہہ حضور ارسال داخل فہرست الخدمات نمودہ شد	پانی پت مذکور پنجم شوال سنہ احد جلوس والا تقلبد فتر حضور رسید داخل سیاہہ نمودہ شد

۔۔۔

نوٹ :- اس فرمان کا کاغذ پھول دار ہے اور اس پر سنہری ٹکلیاں بنی ہوئی ہیں ایک فٹ ۹ ۱/۲ انچ لمبا
اور پونے نو انچ چوڑا ہے۔ خط شکستہ ہے۔ ۱۲

(۱۰۹) نقل فرمان محمد شاہی

بنام قاضی رضاء اللہ خان شاہ آبادی

عبید خاں پیر خاں
محمد الصدور فدوی راسخ الاعتقاد
محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ سونی پت وغیرہ سرکار وصوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب احتساب وغیرہ پرگنہ مسطور از تغیر محمد رؤف وغیرہ برضاء اللہ ولد ناصر الزمان حسب الضمن مقرر ومعوض گشتہ باید کہ کماینبغی بلوازم مناصب مذکور قیام نمودہ در تادیب اوقات مسکرات ورجر اصحاب مسکرات وتعدیل اوزان ودراع وکیل ومایکون من ہذا القبیل مساعی موفورہ تقدیم رسانیدہ ودقیقہ از دقایق واحتیاط عمر مرعی نگذارد وخطاسات را از قرار واقع بجا آرد باید کہ بر طبق حکم فیض سبم عمل نمودہ مشار الیہ را محتسب وغیرہ دانستہ دست اندازی موی الیہ در امور متعلقہ الخدمت مستقل دامند ودیگری را سہیم وشریک او ندانند دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور عمل آرند۔ تاریخ غرہ شہر صفر المظفر سنہ ۲۹ جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۰) نقل سند قضاءت محمد شاہ بادشاہ مہری خاتم ن خا

اللہ احمد شاہ بہادر
راسخ الاعتقاد بادشاہ غازی
محمد الصدور مدو
بدل ترماں ستا اللہ ۱۱۶۱

مر وبس آرامگاہ
ملوائے سمانا سمہ
ح
من الدیوان　　ملوا
من الصدارۃ العالیۃ العلیہ ۱۱۶۱ سنہ
سنہ احد ع

.... فیصلہ .... والنکاح من لاولی نہ × وقسمت تبرکات وحفظ اموال غیب واہتمام وتعین اوصاد نصب قوام مساعی موفورہ ...... دریںباب مرعی داشتہ حسب المسطور بعمل آرند بتاریخ غرہ شہر ذی حجہ سنہ ۲۳ جلوس والا قلمے شدہ سنہ ۲

پشت

تاریخ غرہ شہر ذیحجہ سنہ ۲۳ جلوس والا
نقل بدفتر دیوان الصدارت رسید
معہ خرچہ دلیل

بتاریخ ... ذیحجہ سنہ ۲۳ جلوس والا
داخل سیاہہ شد۔

نوٹ:۔ (تیسرا اور چوتھا اندراج بالکل مٹ گیا ہے۔ ۱۲)

(۱۰۸) نقل سند معافی منجانب عامل بادشاہی

بنام شیخ عنایت اللہ صاحب قادری

حاجی علیخان ۲۱ متصدیان مہمات حال واستقبال تعلقات شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودھ بدانند موضع کنھرپور وجوگی پور معمولہ تعلقات بندپور منجملہ بست وشش دیہہ کہ در آبادی وباغات شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ پیرزادہا ی از قدیم الایام مقرر است واز کاغذ حشو منہا لہذا بدستور تسلیمی می گردد کہ وجہی من الوجوہ بعلت بھنٹ وحساون کہ از بہری دو ہزار روپیہ تعلق بمواضعات نہ دارد متعرض ومزاحم نشوند وخلاف معمول بعمل آرند زیادہ دریں باب تاکید دانند۔ دوازدہم شہر صفر سنہ ۲۴ جلوس وسنہ ملاحظہ شد۔

نوٹ:۔ سند معافی میں سنہ (۲۴) جلوس درج ہے سنہ ہجری ندارد۔ قیاس چاہتا ہے کہ یہ سند محمد شاہ بادشاہ کے عہد کی ہوگی کہ پہلی سنہ (۱۹) جلوس کی محمد شاہ کے عہد کی ہے۔ محمد شاہ ۱۱۳۱ھ میں تخت نشین ہوا۔
سنہ (۲۴) جلوس مطابق ہوتا ہے ۱۱۵۵ھ کے۔ ۱۲

دریں باب قدغن دانسته حسب المسطور عمل آرند تاریخ هفدهم شهر رمضان المبارک سنه ۱۹ جلوس والا نوشته شد۔

(۱۰۶) نقل پروانه
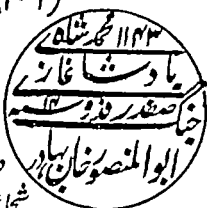
رفعت و شجاعت دستگاه یعقوب علیخان محفوظ باشند
رفعت پناه محمد روشن خان ولد محمد معمور خان مرحوم التماس نمود که
درباب معافی باغات و بازار و کتره مشار الیه واقع شاه آباد
شجاعت دستگاه نوشته شود لهذا نگارش میرود که بدستور
قدیم الحال هم معاف دانند و متعرض نشوند بیست و چهارم شهر شعبان سنه ۲۲ جلوس
والا مطابق سنه ۱۱۵۲ه۔

(۱۰۷) نقل سند قضاءت محمد شاه بادشاه مهری ارتجان خان

من الدیوان الصدارة العالیة العلیة

گماشتهای حال و آینده جاگیرداران و کروریان و جمهور سکنه پرگنه دیوبند سرکار سهارنپور
حسب الحکم جهانمطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضای پرگنه مسطور مع سوابق قصبه
و دیهات متعلقه است ۰ از تغیر سید ابرار الله بآیت الله ولد فضل الله مقرر و عوض گشته
مربانوالاتان درست میشود باید که برطبق حکم … … مشار الیه را قاضی آنجا
دانسته دست تصدی موصی الیه در امور متعلقه الخدمت مستقل دانند ۰ دیگرے را سهیم و
شریک او نداند و … که مها … دستاویز کما ینبغی بلوازم شعب مذکور قیام
نموده بفصل قضایا و مهمات را حرب … تعزیرات و اقامت … تحریر

مظہر کرم اعم منبع فیض اتم مشید قواعد اسلام مؤید شرائع و احکام
محی السنۃ ماحی البدعۃ بادشاہ دین پناہ حضرت اشرف × انور اظہر ارفع اعلیٰ
فضیلت پناہ سید محمد مراد بن سید یار محمد بن × سید عبدالرسول را برای دعوی و
جواب دعوی و قبول کفالہ و قبض حق × اموال و بیت مال لاوارث سرکار
سنبھل صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد × از طرف خود وکیل و مجاز بتوکیل
من یشاء فرمودہ و کان ذلک فی تاریخ ہفتم شہر شوال المکرم سنہ ۱۸
جلوس مبارک مطابق سنہ ۱۱۴۸ ہجری مقدسہ

نوٹ :- یہ فرمان جناب خواجہ حسن نظامی کا عطیہ ہے۔ کاغذ کہنہ اور فرسودہ ہے مگر بہت احتیاط سے آئینہ دار چوکھٹے میں محفوظ ہے۔ طول و عرض ۱ فٹ ۱ انچ ½ × ۷ انچ ½ ہے۔ خط نستعلیق معمولی ہے۔ ۱۲

(۱۰۵) نقل سند محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ

۱۱۱۷ ہجری
محمد شاہ بادشاہ غازی
عباد خان مدد

متصدیان حال و استقبال پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ
اختر نگر اودھ بدانند موضع کنھر پور و جوگی پور عملہ پرگنہ مذکور دیہہ
زمینداری ڈھیوڑی سردار خان تعلق محال وطن کہ در آبادی و باغات
شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری و شیخ محمد علی و شیخ غلام علی پیرزادہ
بموجب اسناد پیشین از کاغذ حشو منہا است از ابتدای عمل بندگان عالی بہمہ وجوہ معاف
است از سنہ ۱۱۴۸ فصلی دستور سابق معاف نمودہ شد باید کہ بوجہی من الوجوہ مزاحمت نرسانند

(۱۰۳) نقل بخشش نامۂ موضع بھدسی منجانب نواب سردار خان

بنام محمد جعفر نبیرۂ دیوان محمد مبارک

(مہر: ۱۱۲۵ محمد فرخ سیر بادشاہ غازی خانہ زاد سردار خان احمد)

متصدیان مہمات حال و استقبال سرکار اینجانب بدانند

چوں مواری بست بسوہ زمینداری موضع بھدسی متعلقہ شاہ آباد پرگنہ
بالی سرکار خیر آباد صوبہ اختر نگر اودہ .. زرخرید و موروثی سرکار اینجانب بطوع و
رغبت خود بجمیع حدود و حقوق و مرافق و مناق آں انجار و اثمار و انہار و حیاض
و ارتکاب و حاکدان حداول از قلیل و کثیر و بالیضاف و منیب الیہا خارج از مساجد
و مقابر و طرق عامہ و اوقاف بہ محمد جعفر ولد محمد اعظم ابن محمد مبارک بخشیدم و تملیک بالایجور
نمودم باید کہ بست بسوہ زمینداری موضع مذکور بقبض و تصرف مشار الیہ واگذارند کہ
ماحصلات آں را از رسومات زمینداری موضع مسطور صرف احتیاج خود نمودہ بدعائے
ترقی عمر و دولت مشغول باشد دریں باب تاکید مزید دانستہ حسب المسطور عمل آرند

ترقی ـــــــــ و ـــــــــ حوب ـــــــــ تال ـــــــــ

دعوے موضع پیر ہائی   حد دعوے موضع بیجا   حد دعوے موضع رائی پور ہائی   حد دعوے مکاپور بیماری

تاریخ ۲ بست بوم شہر جمادی الاول ۱۱۴۵ھ تحریر یافت۔

(۱۰۴) وکالت نامۂ مہری

حاجی محمود خان قاضی القضاۃ موسوٰ سید محمد مراد

بعہد محمد شاہ بادشاہ سنہ ۱۱۴۸ھ ۱۷۳۵ء

ابوالفتح ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی خلد ملکہ

سنہ ۱۷ جلوس

(۱۰۳) نقل فرمانِ محمد شاہ بادشاہ بنام کریم داد خان لوہانی نجط شکستہ

۱۱۳۳ محمد شاہ
بادشاہ غازی
سید معز خان فدوی
سنہ ۵۳

طغرا عن الدیوانِ صدارۃ العلیۃ العالیہ

مورد مراحم خسروانی

شجاعت و تہور دستگاہ عزت و رفعت آثار معتمد خاص مخلص با اخلاص کریم داد خان لوہانی

بودہ بداند کہ معروض بارگاہ عظمت و جلال گردید کہ درین ایام ظفر انتظام آن مخلص بے ریو وریا مع غازیان دین و مجاہدانِ اسلام بحول و قوت کارساز مطلق و بتائید خلیفۂ برحق بر قدم دلیری و دلاوری برآمدہ لوائے غلبہ و استیلا و علم و استیلا و علم تسلط و استعلا برافراختہ جمعے کثیر از باغیان ناہنجار و مفسدان نابکار و کفار سیہ روزگار برخاک مذلت و ہلاکت انداختند۔ موجب خوشنودی خاطر اشرف و اقدس گشت اعلام آنکہ حضرت خلیفۂ رحمان ظل سبحان ازراہِ لطف و کرم گستری و حوصلہ افزائی خلعت خاصہ شمشیر و خنجر مرصع و مالائے مروارید و آب تارے باسازِ طلائی بدست سید برکت اللہ خان مرتضوی ارزانی فرمودہ اند و حکم اقدس کرامت صدور گرفت کہ آن مخلص با صدق و صفا خود را ببارگاہ معلّٰی حاضر آوردہ از آل تمغا و سند جاگیر مزید سرفراز شدہ براہل اقرانِ خود برتری و تفوق حاصل نمایند و پیوستہ خود را باطاعت حضرت ہمایونے ظل سبحانے خلیفہ رحمانے بداند و لایزال شمشیر آبدار برائے باغیان ناہنجار و مفسدان روزگار آن دیار بے نیام دارند ہر آئینہ درین باب قدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند

بتاریخ چہارم شہر رجب المرجب سنہ ۱۳ جلوس والا قلمے شد۔

سص

بتاریخ بیست و چہارم شہر شعبان سنہ ۱۳ جلوس والا
داخل رسالہ حضور است ... مطلع

بتاریخ بیست و چہارم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۳ جلوس
نقل مطابق دیوان الصدارت ...

(غالباً یہ مطلع شد ہے)

گماشتہا جاگیرداراں وکروریاں جمہور سکنہ پرگنہ وغیرہ سرکار سنبھل مضاف صوبہ
دارالخلافت شاہجہاں آباد را اعلام آنکہ حسب الحکم جہاں مطاع آفتاب
شعاع گردوں ارتفاع منصب ۱ داروغگی عدالت پرگنہ مذکور
وغیرہ از تغیر امان اللہ بسید محمد مراد و سید یار محمد ضمیمہ خدمات
سابق حسب الضمن مقرر ومعوض گشتہ کہ کما ینبغی بلوازم منصب
مسطور قیام نمودہ در تحقیق معاملات و خصومات موافق شرع
شریف جہد بلیغ بکار بردہ دقیقہ از دقایق حزم و احتیاط نامرعی
نگذارد باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشار الیہ را داروغہ
عدالت آنجا دانستہ دست تعدی مومی الیہ در امور متعلقہ آنجا
مستقل دانند و دیگر را سہیم و شریک ندانند و طریق جمہور
سکنہ و عمہ متوطنین پرگنہ مسطور وغیرہ آنکہ مومی الیہ را داروغہ
عدالت آنجا شناختہ از سخن صلاح و صوابدید او بیرون نروند
دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور عمل آید تاریخ بست دویم
شہر رمضان سنہ ۵ جلوس میمنت مانوس

پشت فرمان

مرور امضمون مانسہ سید محمد مراد ولد سید یار محمد منصب داروغگی
عدالت پرگنہ ... وغیرہ سرکار سنبھل مضاف
صوبہ دارالخلافت شاہجہان آباد از تغیر امان اللہ ضمیمہ
خدمات سابق

سے مثال

مذکور ـــــــــ ـــــــــ

مثال امروہہ مثال

ـــــــــ مصحح

کمتہ مثال

فرد سے مزین بصاد خاص ملفوف بمہر
صمصام الدولہ امیر الامرا خاندوران
بہادر منصور جنگ بدفتر رسید
کہ شیخ میان داد وغیرہ نبیرہ قدوۃ
العارفین زبدۃ الواصلین مستحق و
کثیر العیال و وابسگان وخرج خانقاہ
و فقرا و صادر و وارد بسیار دارد و
ہمیشہ بیاد حق مشغول انداز فضل و
کرم امیدوار است کہ موضع مخدوم
پور عرف آمد باد وغیرہ ۳ موضع
دربست پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ
الہ آباد در وجہ مدد معاش این دعاگو
مرحمت شود بعرض اقدس رسید مشرح صدر
حکم شد

السنہ
ہفتدہ
سے موضع دربست

مذکور دربست عف ابدا کمورہ
صماللہ صماللہ

خرج خانقاہ فقرا	جست العد	خرج خانقاہ فقرا	جست العد
امالہ	مار	امالہ	مالہ

بحری دربست
صماللہ

خرج خانقاہ و فقرا	جست العد
امار	مالہ

(۱۰۱) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ

مشعر عطائے خدمت داروغگی عدالت بنام سید محمد مراد ۱۱۳۵ھ ۱۷۲۲ء

محمد شاہ بادشاہ غازی
ترخان خانہ زاد
جنگ بہادر مظفر احمد
الملک
معتمد میر جملہ معظم خان خانخانان
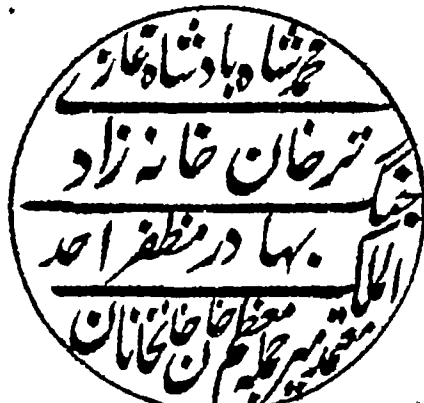
طغرائے عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیۃ

نوٹ:۔ یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہے جو بہت بوسیدہ اور کرم خوردہ ہے خواجہ صاحب نے بڑی احتیاط سے فریم میں لگا کر رکھا ہے۔ طول وعرض میں اُ ۔ ۹ ۳/۴ × ۱۳ ہے۔ خط شکستہ نگر واضح اور پاکیزہ ہے۔ نقطے بہت کم لگائے ہیں۔ کثرت سے الفاظ متروک ہیں۔ ۱۲۰
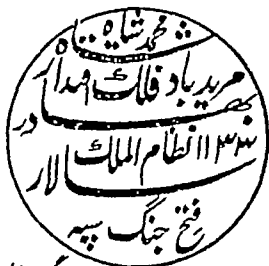
(۱۰۰) نقل فرمان شاہی محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ میان داد صاحب

محمد شاہ
مرید باد فلک قمر الدین
بهادر
سنہ ۱۱۳۴ نظام الملک
سالار
فتح جنگ سپہ

معلٰی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان حال واستقبال
پرگنہ بھولی سرکار حیار صوبۂ الہ آباد بدانند کہ بموجب فرمان عالی شان سدگان حضرت
خدیو جہان خداوند زمان باعث امن وامان ظل ظلیل ایزد متعال نائب مناب داداز
بے ہمال مظہر اتم پروردگار رحمت اعظم آفریدگار نقش قوانین جہانداری مہد مہاد کرم گستری
خلافت پناہ ثانی مرقوم ہفتم شعبان سنہ ۔ جلوس مبارک موضع مخدوم پور وغیرہ درست
من اعمال پرگنہ و سرکار مذکور از خریف پارس ئیل برای خرج فقرا و خانقاہ بوجہ مدد
معاش حقایق ومعارف آگاہ شیخ میان داد وغیرہ دیدہ ودانستہ حسب الحکم مقرر گشتہ
باید کہ مطابق فرمان والاشان عمل آورد ۔ مواضع مسطور را درست متصرف مشار الیہما ماگذاشتہ
واصلاً مطلقاً تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند بوجہ من الوجوہ طلب وطمع ننمایند کہ تاحاصل آنرا
صرف معیشت نمودہ بدعای ازدیاد دولت ابد طراز اشتغال نمایند واگر در عمل دیگر تغیری داشتہ
باشد آنرا اعتبار نکنند در این باب قدغن دانند ۔ نوشتہ تہم ذی الحجہ سنہ جلوس ثانی
سنہ ــــــ ۔

جانب پشت

مقرر شد بموجب مدد معاش حقایق ومعارف آگاہ شیخ میان داد
وغیرہ بموجب فرمان عالی شان عہد مرقوم عہد از پرگنہ بھولی سرکار حیار صوبہ
الہ آباد از خریف پارس ئیل ۔

(۱۰۰) نقل فرمان شاہی محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ میان داد صاحب

محمد شاہ
مرید باد فلک اقتدار
بہادر
سنہ ۱۱۴۰ نظام الملک
سالار
فتح جنگ سپہ

معلیٰ

گماشتہای جاگیرداران و کروریاں مال واستقبال
پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبۂ الہ آباد بدانند کہ بموجب فرمان عالی شان بندگان حضرت
خداوند جہان خداوند زمان باعث امن و امان ظل ظلیل ایزد متعال نائب مناب داور
بے ہمال مظہر اتم پروردگار رحمت اعظم آفریدگار رونق افزای جہانداری مہد آرا کرم گستری
خالی افت ماہ ثانی مرقوم ہفتم شعبان سنہ ... جلوس مبارک موضع جدوم پور وغیرہ در دست
سن اعمال پرگنہ و سرکار مذکور از تغریف مارس ئیل برای ترویج فقرا و خانقاہ در وجہ مدد
معاش حقایق و معارف آگاہ شیخ میان داد وغیرہ دیدہ و دانستہ حسب الحکم مقرر گشتہ
باید کہ مطابق فرمان والا شان عمل آوردہ موضع مسطور را در دست تصرف مشار الیہ باز گذارند
و اصلاً مطلقاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند و بوجہ من الوجوہ طلب و طمع ننمایند کہ حاصل آنرا
صرف معیشت نمودہ بدعای بقای دولت ابد طراز اشتغال نماید و اگر در عمل دیگر تغیری ذات
باشد آنرا اعتبار نکنند دریں باب قدغن دانند نوشتہ تہم ذی الحجہ سنہ ... جلوس معلی
ست ... ـ

جانب پشت

مقرر شد ضمن در وجہ مدد معاش حقایق و معارف آگاہ شیخ میان داد
وغیرہ حسب فرمان عالی شان عہد مرقوم بعدد از پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ
الہ آباد ... یارس ئیل ـ

از اصل و اضافہ بمنصب یکہزار بذات × ہفتصد سوار سرافراز باشد واقعہ بست و سوم ذیحجہ سنہ ۲ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد ×

عرض و حفظ × امانت و دیانت و ثقت بابا ×
دیانت مسرات رتبۂ السادات مرتبع السعادات × تشامہ
بنیان و حلاوۃ مصادر بذان از اولاد بطن چہ عنایات پادشاہ × معزز و
الطاف نامداری سید الابرار باوفا و قطب الملک یمین الدولہ × سید عبداللہ خان
بہادر عمدۃ الملک آنکہ واقعہ باید

ستارالیہ از فضل و کرم امیدوار است کہ از اصل و اضافہ
بمنصب یکہزار بذات × ہفتصد سوار سرافراز شود فرح و حظ
بحق الملک حکم شد ملتمس لہا
یکہزار بذات
ہفتصد سوار

اصل — ہفتصد بذات، سیصد سوار — اضافہ — سیصد بذات، و صد سوار

تحریر فی التاریخ شہر محرم سنہ الیہ جلوس ۱۱۱۱ مصا

وصوبۂ اکبرآباد را اعلام آنکہ × وکیل شیخ محمد رضا ولد شیخ محمد عوض التماس نمود کہ مؤکل
بموجب پروانۂ عہد مرقوم بست ہفت رجب سنہ الیہ × منصب قضائی
پرگنہ مذکور وغیرہ سرفرازی وار وامید وار است کہ پروانہ مطابق عہد
مرحمت شود حسب الحکم اعلیٰ قلمی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق حسب الضمن
دانستہ دست تصدی[^1] موحی الیہ در امور متعلقہ انخدمت مستقل دانند × و دیگر را
سہیم و شریک او ندانند دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آید بنجم[^5] شہر
ربیع الثانی لصہ[^1]

[^1]: بجنسہ ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔ ۱۲
[^2]: فرامین پر بجائے دستخط کے صاد بنا دیتے تھے یا بیض کر دیتے تھے۔ ۱۲

(۹۹) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ

سید محمد وارث ساکن امروہہ کے نام ایک ہزار منصب اور سات سو سواروں کی سرفرازی کا ۱۱۳۳ھ

والا اللّٰہی

× بتاریخ روز یکشنبہ بست و سیوم ذی الحجہ سنہ ۲ جلوس مبارک موافق ۱۱۳۳ ہجری.... برسالہ
امارت و ایالت مرتبت بسالت و شہامت منزلت زبدۃ السادات مجمع السعادات نقاوہ × مقربان
درگاہ عضادہ محرمان ہواخواہ مطرح عنایات بادشاہی مورد الطاف ظل.........
× سپہ سالار یار وفا قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ
و نوبت واقعہ نگاری کمترین فدویان درگاہ ملایک پناہ لکھینرام قلمی میگردد حکم
صادر شد کہ سید محمد وارث ولد سید غضنفر مرحوم سادات امروہا

نوٹ :- یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہے۔ کاغذ بہت بوسیدہ ہوگیا ہے اور جا بجا سے کرم خوردہ ہے اگر خواجہ صاحب چوکھٹے میں لگا کر محفوظ نہ کرتے تو بے کار ہو جاتا
فرمان کا طول و عرض آ- ۸ ۱/۲ × ۷ ۳/۴ ہے خط نہایت واضح نستعلیق ہے۔ ۱۲

(۹۷) نقل فرمان شاہی بنام نواب محمد سردار خان

اللہ جہان شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار وفادار فدوی
قطب الملک یمین الدولہ
سید عبید خان بہادر ظفر جنگ

بانسد
محفوظ
ہاشم خاں

رسالہ وزارت وکفایت دستگاہ

چوں پرگنہ شاہ آباد درست من اعمال سرکار خیرآباد مضافات صوبہ اودہ بمبلغ ہعت لک دام بجاگیر محمد سردار ولد کمال الدین خاں مرحوم بدستور سابق بحال وبرقرار است لہذا نوشتہ میشود کہ پرگنہ مذکور دربست تمام دام مذکور حسب الضمن بجاگیر موی الیہ بحال دانستہ بزمینداران آنجا قدغن نماید کہ مالواجب را بعامل مشار الیہ جواب میگفتہ باشد تاریخ ۲ شعبان سنہ احد جلوس قلمی شد۔

مضمون پشت پروانہ

مقرر شد باسم محمد سردار ولد کمال الدین خاں مرحوم پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد صوبہ اودہ کہ بدستور سابق بحال وبرقرار است معہ لک دام دربست۔

نوٹ۔ اس فرمان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۲ شعبان سنہ احد جلوس لکھا ہے نواب کمال الدین خان کی وفات [illegible] اوائل [illegible] میں ہوئی ہے [illegible] سید عبداللہ خاں بہادر ظفر جنگ قطب الملک [illegible] بنام شاہ جہاں دوسری رائے [illegible] کی ایک دوسرے فرمان میں سنہ جلوس (۲) مطابق [illegible] ہجری لکھا ہے۔ ۱۲

(۹۸) نقل سند مطلا ومہری محمد شاہ بادشاہ بخط شفیعہ

مشعر سرفرازی برعہدہ قضارت پرگنہ جنبیسر صوبہ اکبرآباد بنام شیخ محمد ماہ سنہ جلوس (۱)
علیین آشیاں

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ جنبیسر [illegible]

[illegible] فرامین اور احکام میں [illegible] سرفرازی [illegible] بادشاہ کا دستخطی ہر حکم [illegible] ہے۔ ۱۲

بست ونہم جمادی الثانی سنہ جلوس والا موضع جالپور تہ شاہ آباد عملہ پرگنہ مذکور از ثلث خریف
پارس... در وجہ خرچ امام وموذن وخطیب وصادر و وارد و مرمت وغیرہ جامع مسجد بناکردۂ
دلیر خان مرحوم واقعہ قصبۂ شاہ آباد عملہ پرگنہ مسطور حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ مطابق فرمان
عالیشان عمل نمودہ موضع مسطور را بتصرف آنہا بازگذارند واز جمیع وجوہ وعوارض معاف
مرفوع القلم شمارند کہ حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بوظائف دعاگوئی مواظبت بینمودہ باشند
واگر در عمل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند دریں باب قدغن دانستہ حسب السطور
بعمل آرند نہم شعبان سنہ قلمی شدند

کیفیت بر پشت

شرح ضمن در وجہ خرچ امام وموذن وصادر و وارد و مرمت وغیرہ لوازمہ جامع مسجد
بنا کردۂ دلیر خان مرحوم واقعہ قصبۂ شاہ آباد موضع جالپور کوبیہ شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار
خیرآباد مضاف بصوبۂ اودہ از ثلث خریف بتاریخ یازدہم شعبان سنہ نقل بدفتر
رسید۔ محمد صادق۔

نقل سند معافی منجانب نواب سردار خان جسمیں (۹۶) محمد مبارک مخاطب کیئے گئے

> محمد فرخ سیر ۱۱۲۵ بادشاہ غازی خانہ زاد سردار سنہ احد

شجاعت وعقیدت نشان محمد مبارک بعنایت امیدوار بودہ بدانند
بظہور پیوست کہ چند بیگہ اراضی در وجہ مدد معاش اہلیہ جمال الدین
ولد حسین خان صخیل در سواد موضع خانپور عملہ پرگنہ شاہ آباد بموجب
پروانہ خانصاحب مرحوم مقرر است بنابراں قلمی میگردد کہ اراضی مذکور بعد
ملاحظہ سند مہر خانصاحب مرحوم بشہر ط قبض وتصرف مطابق معمول تصرف اہلیہ مرقوم واگذارند
ومزاحمت نرسانند کہ بفراغ خاطر گذشتکار نمودہ بدعائے ترقی و دولت اینجانب مواظبت
دارد دریں باب تاکید اکید دانستہ حسب السطور بعمل آرند۔ بتاریخ دہم رجب المرجب سنہ ۲
جلوس والا مطابق سنہ ۱۱۲۵ ہجری قلمی رفت۔

بواقعہ امارت و ایالت پناہ و شہامت دستگاہ عمدۂ نامداریاں عقیدت
پناہ زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف
بامتناہی ہبط اعطاف بیکراں خانہ زاد شجاعت نشان
صمصام الدولہ باقر بیگ یحییٰ الملک امیر الامراء بہادر
نصیر جنگ سر سوار بایں اعتقاد و خلافت دوران روائے
اعتقاد سلطنت و کشور کشائی مہد قواعد معدلت منتظم
امور خلافت عقدہ کسائے معاقدین دولت گجور
بادشاہی میگردد
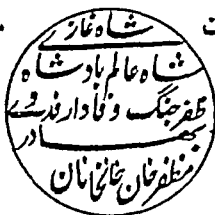
شاہ غازی
شاہ عالم بادشاہ
ظفر جنگ وفادار فدوی
بہادر
مظفر خان خانخانان

۲۶ر جمادی الاول

نوٹ۔ یہ معظم شاہ فرزند اورنگ زیب بادشاہ کی سند کی نقل ہے۔ عبارت سے یہ ظاہر ہے کہ یہ سند ایک زمیندار جیندل کی ہے (یہ موضع دیودرگ تحصیل سے ایک میل پر بمقابل وانگری (ریڈرشورا پور سے بیس میل ہے جو قدیم مستقر راجگان شورا پور کا تھا) کی جنگ میں افواج شاہی کے ساتھ رہا ہے۔ ۱۲

(۹۵) نقل فرمان شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی

معافی موضع بالپور بنا بر جامع مسجد شاہ آباد منجانب شاہ عالم بن عالمگیر بادشاہ دہلی

شاہ عالم بادشاہ غازی
امجد خان صدر جہان
۷

گماشتہائے حال و آئندہ جاگیرداران و کروریان مال و استقبال پرگنہ بالی
خیر آباد مضاف صوبہ اودہ بدانند۔

بموجب فرمان عالیشان بندگان حضرت بادشاہ دین و زمان تکیہ معدلت نشان ...
این زمان بسبب گزارش عالیان حل تحصیل ایزد متعال سربلند ... مسجد قریہ
رحمت اتم آفرید گار ربانی مسائی سماں بنائی مسجد قوام گیتی ستانی علامت پناہ ... مرقوم

عوالی پناہ لایق العنایتہ والاحسان اخلاص خان آنکہ بتاریخ ۱۱ر جمادی الاول ۱۲ سنہ بخشی الملک امیر الامراء بہادر نصیر جنگ سپہ سردار نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی۔

بتاریخ ۲۶ر جمادی الاول سنہ
تقلید فرمودہ مفصلی رسید
غلام محمد

فرداین بدستخط خاص ملفوف بہ مہر خواص خان بدفتر معلی رسید
بموجب فرد بہ مہر بخشی الملک بعرض مقدس گردید کہ
باسدیو نایک زمیندار چندن کیرہ وغیرہ باجمعیت شایستہ
با فوج بادشاہی شامل شدہ در جنگ مقاہیر و مفسدان
واکنکرا۔

محال دربست

محالات فیروز نگر عرف رایچور — محالات ۹

برسہ	برسہ	برسہ	برسہ	برسہ
حویلی فیروز نگر	ینا ؤگے	کشٹگی	بھنو	کوتال
محال	محال	محال	محال	محال

برسہ	برسہ	برسہ	برسہ	برسہ
جالی ہال	انکوڑ	درور	ھرور	۲ رسوم
محال	محال ۱	محال	محال	بدستور

۲ دیکھان

بانعام — انعام وناگونڈا محالات مذکور

کہاتاپور کوتال وہی سرناپور ماڈگری مورٹ نول کوکل میگرفتہ باد۔

موضع دربست۔ موضع دربست۔ موضع دربست۔ موضع در۔ موضع دربست۔ موضع دربست۔ این خط بدست زیر باشد

باعث کاغذ نکو نوشتہ شد

بادشاہ غازی
بندہ شاہ عالم
اخلاص خان

درباب عظام فرمان والا صادر شده اول حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع شرف اصدار یافت که دیده و دانسته باو
فرمان والا عطا نماید که باو ممنون بر الطاف شاہی بخاطر جمع
بندوبست محالات بواقعی نماید واقع ۱۲ صفر سنہ ۳ جلوس -
بموجب یادداشت قلمی شد شرح خط واقعه نویس آنکه مطابق
واقعی است

شرح خط امارت و ایالت پناه بسالت و شہامت دستگاه
عمدهٔ فدویان عقیدت بہادر زبدهٔ مخلصان با اعتقاد منظور
نظر بادشاہی مورد الطاف بانتہاہی مہبط اعطاف بیکران
خانه زاد شجاعت نشان صمصام الدوله با ویگ بخشی الملک
امیر الامرا بہادر نصیر جنگ سر سردار نایب اعتقاد خلافت
و فرمانروائے اعتقاد سلطنت و کشورکشائے مہد قواعد
معدلت منتظم امور خلافت عقده کشائے معاقد دین و دولت
سپه آرائے معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے
ضمیر طلب الحمس سرائے محفل علیه مسہب مسند دانش و بینائی
صاحب رائے عالم آرائے دستور وزرائے ممالک مدار مرہاں
وکلائے ذی الاقتدار صاحب الشوکت والعظمت والاحتشام
واجب التعظیم والتشرف والاحترام قدوه خواہیں بلند مکان
عمده امرائے عظیم الشان رکن السلطنة العلیه نظام الملک
آصف الدوله آنکه صادر شرح خط سیادت و نقابت پناه
شرافت و نجابت دستگاه مؤتمن الدولة العلیه عمدة السلطنة
عمدهٔ فدویان شجاعت نشان زبدهٔ نوئینان رتبه منتشا
ناظم ستاره ملک و مل نابع و صانع دولت واقبال اسوهٔ
دعا سلام و تزرا عزلة الملک مدار المہام منتظم خان نانانان سپه سالار
مظفر جنگ و فادار آنکه بعرض رسانیده شد - مدار رفعت و

[illegible]

اعطاف بیکران خانہ زاد شجاعت نشان صمصام الدولہ باقر بیگ
بخشی الملک امیر الامرا بہادر نصیر جنگ سر سردار نایب اعتقاد
خلافت و فرمانروای اعتماد سلطنت و کشور کشائی مہد قواعد
معدلت منتظم امور خلافت عقدہ کشائے معاقدین و دولت سپہ
آرائے معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر طلب
انجمن سرائے محفل خلیفہ منہجب نسخہ دانش و بینائی صاحب رائے
عالم آرائے دستور وزرائے ممالک مدار برہان وکلائے ذوی الاقتدار صاحب
الشوکت والعظمت والاحتشام واجب العز والشرف والاحترام
قدوۂ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے اعظم الشان رکن السلطنة
العلیہ معتمد السلطانیہ عمدۂ فدویان شجاعت نشان زبدۂ پویان
رفیع الشان ناظم و منازم مالک بال ناہج مناہج دولت و اقبال
اسوۂ اعاظم وزرا جملة الملک مدار المہام معظم خانخانان بہادر ظفر جنگ
وفادار نوبت واقعہ نگاری خانہ زاد درگاہ آسمانجاہ محمد میر قلی بیگ رد
فرد از دفتر تقسیم رسید کہ بعرض مقدس رسید کہ باسدیو نایک زمیندار
چندن کیرا وغیرہ با جمعیت شایستہ با فواج بادشاہی در جنگ مفاہیر
ومفسدان پرگنات سرکار فیروز نگر وغیرہ بقا در زمینداری با فوجداران
و زمیندار مذکور ہمیشہ جنگ وجدال بینمایند و اُستاد عادل خان
بدست دارد امیدوار است نسر دیسکھی و سرسر دیسکھی محالات دربست
سرکار فیروز نگر عرف رایچور من صوبۂ دار الظفر بیجاپور و مظفر نگر عرف
الی کھیڑ صوبۂ محمد آباد بارسوم و انعام و بہات و لوازم آن موی الیہ
سرفراز گردد تا بہ جمعیت خاطر مفسدان را تنبیہ واقعی نمودہ بندوبست
آنجا از قرار واقعی نماید حکم والا صادر شد کہ بدستور عہد حضرت ہر کہ دیدہ
ودانستہ حکم آن صادر شود سند فرمان والا دہیہ والاسند دیوانی کافی
است موی الیہ بدلے خدمات جانفشانی نمودہ از دست مفاہیر
ومفسدان آن ضلع بندوبست و آباد داشتہ و مصدر خدمات نمودہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حزو دوراست سخنان بے اصل شہرت دہند چہ توان کرد ؎

بعذر و توبہ توان رستن از عذاب خدائے ✤ ولیک می نتوان از زبان مردم رست

واین کہ از شورش سیوا قلمی بود عجب است کہ این قسم مقدمات در مجلس آن خجستہ خاندان مذکور می شود قطع نظر ازان کہ ایشان از صغر سن وخورد سالی کہ موسم نادانی است بہرۂ از دانش وبینش نداشتہ باشند دران ولایت قحط دانش سندان واقع است وپیش ایشان کسے نیست کہ نظر بر حالت ومنزلت داشتہ بسخن معقول پردازد ہرگاہ لشکر ایران و توران را یارائے آن نباشد کہ با فواج بحر امواج دم مساوات تواند زد سیوا وسوائے او داخل کدام حساب است واگر دزدان موش پیشہ در سوراخ بیابان وکوہستان جائے گرفتہ پیشہ دزدی پیش گرفتہ باشند چہ عجب ؎

گرچہ کرکس زور دو باز و نمود ✤ طعمۂ سیمرغ نخواہند بود

لایق آنست کہ در آغاز وانجام ہر کار لوازم ہوشیاری ودور اندیشی بظہور آورند در خاطر دریا مقاطر می رسد کہ شورنجتان فرنگ کہ باعث آزار رہ نوردان ایران می شوند کشتی سکونت آن گروہ را در گرداب ہلاکت اندازیم وپرتو رایات ظفر طراز بر ساحت آن دیار انداختہ بہ بلا قانت بلکہ گر خوش وقت گشتہ متوجہ مقصود شویم ہنیہ در خور نیست کامیاب باشند۔[1]

---

[1] ان دونوں خطوں میں کوئی تاریخ درج نہیں ہے۔ ۱۲

آسوده خاطر بوده زمان بدعای دولت سرگرم می دارند و از برکت این نیت هر اراده که
مکنون خاطر بود بوجه احسن جلوه ظهور نمود و هر کس جانب دولت خداداد را بد دید نقش هستی او از
صفحه روزگار در زود زائل گردید شاهد حال این معنی حرکت ناهنجار است که بقدر رعایت بداست
نگاهی چند برافراشته بود که جز ناکامی در پای او شکست و از عمر و حوالی بی بهره رفت
احسانها حضرت صاحبقرانی درباره بزرگان شما پیش طاق روزگار ثبت است راه
ناشکری رفتن در راه چاه کندن است چون نتائج حسن نیت رعایا پیدا است اکنون مطلب
گرائیده می شود مکتوب مرسله که نگاشته دبیران تنگ حوصله و منشیان کم ظرف بود
ورود نمود همان وقت بخاطر رسیده بود که چندے از یزدلان را برای پایان اندیشه
رفتار صرصر کردار که از رعب سیر چون آفتاب در یم روز بشام می رسد سوار کرده
با جمعی از تیراندازان که پیوسته پیکان قضا در ترکش شان آرام گزین و پیک اجل
در خانه کمان آنها گوشه نشین است بسوی آن والا دودمان رخصت فرمایم تا جواب
مکتوب بد اسلوب بزبان شمشیر بر جین زیر ادا نمایند آثار رعایت خاندان قومی و مروت
موروثی و توجهات صاحبقرانی نگذاشت که بمحض لغزش زبانی که نتیجه خوردسالی و
نادانی است یکبار سررشته روابط قدیم گسیخته شود لهذا در جواب نامه بهر ستے از
وفا سر احوال خود نوشته می شود این که از کشتن برادران و بند ولی اعلی حضرت صورت
مزمت نظم پذیر خامه ساخته بود بر همگنان ظاهر و باهر است که داراشکوه پاس دین مبین
نکرده آواره بادیه گمراهی بود و همیشه کمر عداوت با اهل اسلام و امرای عظام تخصیص
با برادران حقیقی پسند می داشت و همچنین شجاع از غرور در شوریده سری [illegible] کرده قصد
برادران لشکرکشی نموده مراد بخش از باده غفلت مدهوش بوده بهنگامه ظلم و بیداد گرم می
داشت با توفیقات ربانی بمدد حسن جنگ و جدل که کارنامه اولوالعزم تواند بود هر یکی
را بمقتضای شریعت غرا سزای واقعی دادیم و اعلی حضرت از مهر پدری روی دل برگرداند از ما بهوا
آنها بوده آخر الامر از مشاهده مآل نکبت مآل آنها تارک السلطنت شده از ننگ سلطنت
باکر عنایت الهی از روز ازل نام نامی ما زینت یافته بود بر ما اقناف الصدق دانسته
بخشیده مدد الشاهد مقال این معنی است وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا من بعد عن برای
رعایای مداد و بدم نامه دکر دیم اگر مشعر بآن روزگار که دیده قناعت بدست آنها نزدیک

ہندوستان مسلط شدہ بودند و نذر محمد خان والی توران چراغ دولت خود را از فروغ کوکب بخت ما باز روشن ساختہ دریں ولا کہ آن وارث تخت ہمایون را در ماندگی رو آوردہ ہمت و غیرت سلطنت چنان اقتضای کند کہ ما خود بنفس نفیس با سپاہ ظفر پناہ بیاوری وارث آن سروری متوجہ شویم و بملاقات یکدگر کہ آرزوئی دیرینہ است محظوظ گردیم و آن اشرار غریب آزار را بشمشیر ذوالفقار کردار سزا دادہ رعایا را از مفسدان نجات بخشیدہ دعاگوئے خود گردانیم اللہ تعالیٰ از ناہمواری روزگار در امان دارا د والسلام۔

(۹۳) جواب خط اورنگ زیب کی طرف سے

اورنگ زیب کا ڈپلفنسو (تردیدی) جواب

جواب نامۂ مسطور کہ اورنگ زیب نوشتہ

سبحان اللہ قدرتیکہ جمیع ذرات ہستی و موجودات بلند و پستی پرتو آفتاب عالم تاب ذات اوست نقش و نگار صفحۂ روزگار امواج دریاے بے کنار صفات اوست **بیت**

خود از درون و برون جلوہ کرد و من بمیان + چو سایہ محو شدم گرد و سو چراغ آمد

اما از انجا کہ کارخانۂ حکمت بہ مصلحت متضمن است حجاب روابط و اسباب بر چشم عالمیان انداختہ خود را از نظر ظاہر بینان محجوب ساختہ و برگزیدگان خود را در خلوت سرائے خود راہ دادہ دیدۂ دل ایشان را از جمال خود روشن می سازد و صفحۂ خاطر عاطر آنہا از التفات بسوے اغیار پاک گرداند تا سخنان رد و قبول و آفرین و نفرین عوام کالانعام گرویدہ خرد از نور تحقیق بے نصیب است مستغنی و بے پروا می سازد۔ ع چراغ مہر راغم نیست از باد۔ الحمد للہ کہ از آغاز صبح شعور تا این ایام کہ غایت ارتفاع آفتاب رشد است در باطن حق مواطن ما غیر از حق شناسی و رعایت ارباب اسلام و ہدم بنیان کفر و ظلام دیگر نگذشتہ و مدام از لذات نفسانی احتراز داشتہ بادشاہی را با مبانی خلایق کہ امانت خالق اند دانستیم و بمقتضاے رعیت پروری و عدالت گستری محصول مبلغے کہ مقدار آن از اندازۂ شمار بیرون نست و از قدیم الایام در ممالک محروسہ بصیغۂ زکوٰۃ و راہداری و نگاہبانی وغیرہ کہ در سرکار مواخذ می شد و بایں علت تکلیفات کلی بحال سوداگران و مسافران و اہل حرفہ می رسید یک قلم معاف فرمودیم اکنون جماعت مذکور

(۹۲) خطِ شاہ ایران

بادشاہ ایران کا آفسودِ الزامی خط

نامہ سلیمان بادشاہ ایران کہ بہ عالمگیر اورنگ زیب درباں روائے ہندوستان نوشتہ :- ستایش آفریں جہان آفرینے راکہ از یک سخن کُن نہ فلک را باگین انجم بچرخ آوردہ ہفت طبق زمین را با ایں ہمہ وقار و تمکین برروے آب ساکن گردانیدہ و از قطرۂ آبی صورت انساں راکہ اشرف المخلوقات است از نہاں خانۂ بطون بشہرستان ظہور جلوہ گر ساختہ و بہ محض عنایت خلعت فاخرۂ خلافت را در بر سعادت پرور بایو شانیدہ زمام التیام و انتظام طبقات انام بدست اختیار و قبضۂ اقتدار ما سپردہ پس انصاف آں ست کہ باید در ایں عنایت حاصل دانستہ بمصداق اَحْسِنْ کَمَآ اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ با خلق خدا بہ احسان سلوک نمائیم و ہرگاہ ستم رسیدگی و شکستگی احوال مظلومان و مظلوماں ظاہر شود بتعلل و تغافل روا رکھ بہادہ کرا نیست و پرداخت قلوب دردمنداں شرائط مساعی تقدیم رسانیم دریں ایام از تقریر صادر و وارد بظہور پیوستہ کہ در ممالک ہندوستان اکثر جامعہ از سرکشی آں سلیمان وش ناتواں وے سرانجام پنداشتہ غبار آشوب بلند ساختہ اند و بعضے از ممالک را در تصرف آوردہ متوطنین و متردوین آں ولایت را بتصدیعہ می دہند سرکردہ آنہا سیوا نام کافریست کہ ہیچ کس تا الآن نام و نشان او بودہ اکال بے سرانجامی سامی باعث سرانجام آں گمنام شدہ خروج نمودہ اکثر قلعہ جات کوہ شکوہ بہ تصرف خود آوردہ سپاہ آں سلطنت پناہ را اسیر تیغ بے دریغ گردانیدہ بسیارے را اسیر نمودہ ملک را تاراج کردہ دعوی ہمسری آں والا دودمان دارد و آں سلالت ناسب بدرگیری را عالمگیری نام نہادہ از کشتن برادران کہ وارث ملک بودند خاطر جمع کردہ بہ رشتہ تدبر والی و تنہا مالی بودا و شب را از دست داد بصحبت بلامتے کہ افسون و الی، سوشہ شیطانی باشیوہ حق دانی می پندا مشغول اند لہٰذا در ہرکار سردو نا ساختہ بحیلہ و فریب کاری بردہ اند اول کہ مرکز عزامگی پیش آمد شستند و معطل گشتہ تنبیہ مفسداں و ضبط ہندوستان از ایشاں متعذر است این سیر رست از آنکہ بعنایت الٰہی و امداد دائمۂ معصومین بودن و ارادہ گان تیمور دودمان باست امامت آں سلطنت پناہ منظور است چنانچہ از امداد جد امجد ہمایوں بادشاہ بار

(۹۱) نقل فرمان بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر بنام محمد تراب ولد جلال الدین

مہر بادشاہ اورنگ زیب

مہر میں معمولی نام سلاطین سابق کے ہیں جو کئی فرمانوں میں لکھے جا چکے ہیں۔

در ینولا میمنت عنوان فرمان والاشان واجب الاذعان صادر

کہ خدمت چودھر پرگنہ منوی سرکار لکھنؤ مضاف بصوبہ اودھ بہ محمد تراب ولد جلال الدین کہ از اباعن جد خدمت مذکور سرانجام می نماید برطبق پیشکش من ابتدائے فصل خریف تخاقوی ئیل حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ اورا چودھری درست پرگنہ مذبورے گرم کارگردانند و دست تصدی مشارالیہ در امور مضافہ این خدمت قوی مطلق شناسند کہ کما ینبغی بلوازم و مراسم آں خدمت قیام و اقدام نمودہ دولت خواہی و آباد انکاری و استمالت رعایا و افزونی زراعت مساعی جمیلہ بکار بردہ دقیقہ از دقایق آن نامرعی نگذارد و محال را موافق تشخیص این قبولیت رعایا فصل بفصل سال بسال بیباق ساختہ بگماشتہ جاگیرداران و کروریان وغیرہ حکام پرگنہ مذبور رجوع بودہ بدعتے احداث نہ نماید و رعایا و برایا دیگرے را از حسن سلوک راضی داشتہ پیرامون تغلب و تعدی نگردد و سوائے رسوم مقرری چیزے از مال سرکار متصرف نشود و از کسے طمع و توقع نکند و مثل قانونگویان و زمینداران و مقدمان و مزارعان رعایا وغیرہ ان محال آنکہ سخن حسابی و صلاح و صواب دید او بیرون نروند۔ چہاردہم شہر رجب سال چہل و نہم از جلوس والا و اشرف تحریر یافت۔

مہر امیر الامراء
بندہ عالمگیر بادشاہ

تاریخ بست و نہم شہر شعبان سنہ ۴۹ جلوس
موافق سنہ ۱۱۱۲ ہجری داخل دفتر نمایند

(۸۹) نقل سند شیخ عبد الستار جیو

شاہزادہ رفیع القدر ۱۱۴۲ھ دلاور قدر

چوں موضع بحولا و موضع ابلیانہ کر کا عملہ پرگنہ مہر آباد سرکار بدایوں دار الخلافت شاہجہان آباد بموجب اسناد حکام مدرحقایق ومعارف آگاہ سابق در وجہ مقرر است بر طبق آن در بیولا بیر مواضعان مذکور بدستور سابق از ابتدای سنہ ۱۱۱۱ فصلی مطابق سنہ جلوس والاجال واگذاشتہ شد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعای دولت ابد پیوند اشتغال مینمودہ باشد۔ تحریر ہم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۱۵ھ

(۹۰) نقل سند نواب کمال الدین خان عرف رستم خان بنام ہمشیرہ خود

عالمگیر شاہ ... محمد ... ہو العلی

متصدیان مہمات مال واستقبال پرگنہ شاہ آباد وغیرہ عالمگیر لبہایت امید وار بودہ بدانند

چوں باغ موضع مریداپور عملہ پرگنہ مذکور از ابتدای فصل ربیع سنہ ۱۱۱۲ف یکہزار ویکصد ودوازدہ فصلی بنام ہمشیرہ مقررہ دادہ باید کہ باغ مذکور تصرف مشار الیہا واگذارند کہ محصول آنرا سال بسال در قبض و تصرف خود میارد بہیچ وجہ من الوجوہ مانع ومزاحم نشوند دریں باب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

تحریر فی التاریخ چہاردہم شہر ربیع الثانی سنہ ۱۱۱۲ھ
نقل بدفتر رسید۔

نوٹ: مرشخ عبد الستار صاحب ہی ... [illegible] ... پیرزادہ تھے ... [illegible]
... [illegible] ... کا نام ... آپکی ... [illegible] ...
... [illegible] ...

(۸۸) نقل سند معافی منجانب نواب کمال الدین خان

بنام سید شہاب الدین سید احمد گیلانی

مہر ہو الغنی

یافت از شاہ عالمگیر نور
زبان از راہ صداقت
خود کمال الدین خان شد

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر لعنایت امید وار بودہ بدانند۔ چون موازی یکصد و پنج بیگہ زمین پختہ بگز الہی در سواد موضع ہری عملہ پرگنہ مذکور از ابتدای فصل خریف ۱۰۹۲ فصلی یکہزار نود و شش در وجہ نذرانہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی حسب الضمن مرحمت شد باید کہ اراضی مرقوم را بجد و مفصل ذیل بتصرف میر معزالیہ واگذارند و بوجہی من الوجوہ مانع و مزاحم نشوند در ینباب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ یازدہم ربیع الاول ۱۱۱۰ ہجری مص

جانب پشت

بموجب ضمن موازی یکصد و پنج بیگہ اراضی زمین از سواد موضع ہری عملہ پرگنہ شاہ آباد در وجہ نذرانہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی مرحمت شد ما ۱۰۵ سکہ پختہ

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حد ہورہ موضع	حد ہورہ موضع ہری	حد ہورہ موضع حسن پور	حد ہورہ موضع اختیارپور

بتاریخ ۱۱ ربیع الاول
۱۱۱۰ ہجری نقل بعینہ
شد

بستان آستان فلک بستان ملک پاسبان راہ بندگی درگاہ آسمانجاہ مامور بود آن فرزند اعزاز رشد تحریر مناصب درخور حالت ورتبت آنہا خواہد بود برطبق آن معروض مقدس اقدس خواہد گردید۔ بوردہم ذی القعدہ سال چہلم از جلوس والا تحریر یافت

(مہر: بندہ اسد خان عالمگیر بادشاہ غازی ۱۱۰۲)
رسالہ کمترین فدویان

(۸۷) نقل سند معافی بنابر مصارف درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی

(مہر: محمد خان شیروانی بندہ درگاہ رحمانی ۱۱۰۷)

ہو الغنی
شیخ محمد مہدی قادری

چون حقیقت استحقاق وکثرت اخراجات فقرا و درگاہ غوث الثقلین قطب الدارین بظہور پیوست لہذا موضع املیانہ کرکا خاص عملہ پرگنہ مہرآباد سرکار بداؤن من ابتدائے فصل خریف ۱۱۰۹ھ در وجہ نذر درگاہ مقرر نمودہ شد باید کہ فقرا درگاہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف مایحتاج خود ساختہ نمودہ بدعاء دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند تحریر فی التاریخ بست و دوم شہر رمضان المبارک سنہ ۲۵ جلوس معلی۔

نوٹ:۔ آپ کی درگاہ پر حسب ذیل کتبہ نصب ہے۔ در سال یک میون دہ و رسید حسن + غوث الزماں مہدی سوئے بہشت شد +
۱۱۱۰ھ خلیہ شیخ۔ عہد عالمگیر بادشاہ غازی ۱۱۱۰ھ جلوس ۔ دوسرا شعر بھی اس میت کے لئے تحریر کیا ہے گرسند ہونے سے پڑھا نہیں جاتا صرف ایک مصرعہ پڑھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔ بجولرم تاروہ تاریخ سعید +
یہ سند ہمارے تاریخ ظہری حصہ دوم صفحہ ۱۴۵ سے نقل کی ہے متن سند میں ۱۱۰۹ھ معاہے اور ۲۵ سنہ جلوس عالمگیر ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا اس میں (۲۵) ملائیں تو ۱۰۹۳ھ ہوتے ہیں۔ کہ ۱۱۰۹ھ اگر سنہ جلوس (۴۱) درست کریں تب البتہ ۱۱۰۹ھ ٹھیک ہے اسی طرح شیخ کے وصال کا سال عالمگیری (۱۱۰) لکھا ہے جس کے ۱۱۱۰ھ ہونے میں شک ہاں اگر سنہ جلوس (۴۲) ہے تو ۱۱۱۰ھ ہوگا مگر سنہ جلوس کے لکھنے میں سہو ہوا ہے۔ ۱۲

جانب پشت

موجب ضمن مواری پنجاہ بیگہ زمین بخپنۃ از سواد موضع جمدرا پرگنہ شاہ آباد بنام اہلیہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی مرحمت شد ۵۰ بیگہ بخپنۃ

شرق	غرب	جنوب	شمال
حد بہورہ موضع بلیا تالاب بدہا	حد بہورہ موضع جمدرا	حد بہورہ موضع لاڈپور	حد بہورہ موضع کمال الدین پور

بتاریخ ۱۴ رجب المرجب ۱۰۸۸ ہجری نقل بدفتر رسید　　۲ رجب المرجب ۱۰۸۸ داخل سیاہہ مقرر شد

(۸۶) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ بنام کمال الدین خان

ابو المظفر محی الدین محمد ۱۰۶۹ عالمگیر بادشاہ غازی

بموجب سطور عمل منشور مطاع عمل نمایند

خانہ زاد شجاعت شعار لایق المرحمت والاحسان کمال الدین خان بنوازش بادشاہی امیدوار بوده بدانند ازانجا کہ قبل ازیں خدمت متعلقہ او بشیر افگن خان مرحمت شده حکم گیتی منقاد لازم الانقیاد نفاذ می یابد کہ بعد رسیدن ابطالی خانہ مذکور باید کہ آن خانہ زاد بر سبیل استعجال بخدمت فرزند بجان پیوند برخوردار نامدار اعز ارشد کامگار عالی نسب والا تبار منظور نظر حضرت آفرید کار غرہ ناصیہ دین و دولت قرہ باصرہ ملک وملت مہبط انظار عنایت مطلع انوار رحمت ظل جلیل القدر منیع الشان عظیم المنزلت رفیع المکان المحفوظ بحفظ اللہ الحافظ الکلام المتمسک بمتن محمد معظم بہادر شاہ کہ بہ رتق دار السلطنت لاہور مامور شده بشتابد چنانچہ کہ آن قابل الاحسان بہ آوراد

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۷: - ۱۰۹۶ھ میں ہوا۔ نواب صاحب نے کمال عقیدت کی وجہ سے اپنی صاحبزادی گل بیگم کا عقد سید صاحب سے کر دیا اور نکاح کے وقت عرض کیا کہ یہ خادمہ حضرت کے وضو کرانے کے واسطے حاضر کی گئی ہے اس سے سید صاحب کی عظمت اور نواب صاحب کی عقیدت کا پتہ چلتا ہے۔ ۱۲

میگرند ولغزش فاحش مغفرت شود هرکه نمک می‌خورد نمکدان امی شکند نزدیک است که در
بنیان سلطنت رخنه راه یابد چون صورت حال بدین منوال منظر رای آمد و اصلاح فراغ مقدس
را علاج پذیر ندید لاجرم عزم سلطانی برین آورد که ملک هندوستان را از خار و خس ارباب
تمرد و فساد مصفا ساخته اهل علم و فضل را تسکین آورده بنیان ظلم را منهدم سازد تا خلق الله آسوده
حال و فارغ البال بوده بجمعیت خاطر در کسب کار خود باشند و یکتائی که عمر ثانی و حیات جاودانی
عبارت از انست بهمه روزگار یادگار ماند چه خوش باشد که توفیق رفیق شود و حضرت
اعتبار این کار بعهده اصغر برین دربان گذاشته شود، ولت متوجه طواف سعادت اکتساب
حرمین شریفین یعنی معظم و مکرم شوند و خلق عالم را ثنا خوان و دعاگوی خود سازند اینهمه عمر را که
حضرت در تحصیل دنیا که از خواب و خیال اعتبار تر و از سایه ناپایدار تر است صرف نموده اند اکنون
وقت آنست که توشهٔ عاقبت بهم رسانند تا کفارهٔ کردار سالقه که بطمع این دنیای ناپایدار
با پدر بزرگوار و برادران کامگار در عالم جوانی واقع شده دافع شود۔ ؎

ای که هشتا رفت و در خوابی　　　مگر این پنج روز دریابی

و آنچه از مواعظ و نصائح خامهٔ مبارک را تکلیف شده است مارم برین جرأت أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ
بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ ؎

تو بجائے پدر چه کردی خیر　　　تا همان چشم داری از پسرت

رباعی　ای که دانش بمردم آموزی　　　آنچه گوئی بحق بود بپوس

خویشتن را علاج می نه کنی　　　مارسے از پند دیگران خاموش

و آنکه در باب اکبر مرقوم بود هرچند در آمدن سراسر سعادت خود است لیکن بمقتضائے
خورد سالی و قصور او و لو العزمی هائے حضرت که پدر و برادران چه معامله با سلطان آمده انداللہ توهمات
این معنوی سبب نکائے خود تواند بود اگر خود حضرت اقدس و اعلی بنا بر تبر قدم رنجه فرمایند
آنهمه توهمات بالیمان بدل و ایمان بدل خواهد شد ؎

با دلان عشقه حالی نه تو ایم رسید　　　باں مگر لطف شما بیش نهد گامی چند

بعد تشریف آوری که اطمینان دلی حاصل خواهد شد بامتثال اوامر بهشتاتی بکمال مسرت
خواهد بود تا دران حال ؎

دحیطهٔ اختیار خود درآورده و از شجاعت اینها ظاهر است که حضرت خود بدولت در دار الخلافت زینت بخش
تاج و تخت بوده‌اند و را چنانان سیمعدکس که کار رستها نه بهادرانه از دست اینها بوقوع آمده بیگمانها
ظاهر و هویدا است و همان جسونت که مذکور گردید نیز مگر نسبت بجناب سلطنت مآب سعدر بے ادبی ها شده در حضر
دیده و دانسته چون تاب مقاومت ندیدند از اغماض فرمودند و همان جسونت بود که حضرت بچندین فسونها
و فسانه دلداری نموده از رفاقت دارا شکوه باز داشتند که فتح و نصرت نصیب اولیاے دولت شد
رحمت بر نمکخواری اینها که از براے صاحبزاده خود سر خود را فدا می کنند و در جانسپاریها بجان دریغ نمی کنند
بادشاه هندوستان و شاهزاده هاے عالی قدر و امراے والا تبار مدتیست که در تماشاے سیوا
مقهور اند هنوز روز اول است و چرا چنین نباشد که در عهد حضرت وزرا بے اختیار و امرا بے اعتبار و
سپاهی خوار و نویسنده بیکار و سوداگر بے مال و رعیت پایمال هیچ ملک دکن که ولایت بهشت
آئین بر روے زمین چون کوه و بیابان خراب و ویران و دار السرور برهان پور که خال رخساره
عالم است تلف و تاراج و اورنگ آباد که بسبب همنامی حضرت ممتاز از همه شهرها ست از آسیب
و صدمات لشکر غنیم چون سیماب در اضطراب عامل در خانه غنیم بر سر رعیت - جاییکه چنین ستم
باشد در دعاگوئی و ثناخوانی خلیفه خود چگونه مقصر نخواهند بود - مردم اصیل و نجیب از خاندانهاے قدیم
گمنام و سر رشته کارخانه سلطنت و معاملات آسوده دولت در کف اختیار مردم ارازل اسافل
انام جولاهه و بافنده و صابون فروش و جاروب کش خیره گردد و پیراهن فراخ و خرقه دغل در بغل
و دام شیطان بنام تسبیح در دست گرفته مسائل چند بر زبان می رانند و حضرت آنها را مصاحبان
و مقربان و مسازان همرازان چون جبرئیل و میکائیل و اسرافیل انگاشته نموده اختیار خود را باعتبار
آنها میاندازند و آن گندم نمایان جو فروش باین وسیله قابو جسته کبوتر را پر سر عقاب
و کاه را کوه مینمایند - شعر

بدور شاه عالمگیر غازی — شماره صابون فروشان محکمهٔ قاضی
بود جولاهه هم بافنده را ناز — که در بزم ملک هستند همراز
ارازل یافته آن دستگاهی — که فاضل بر در ایشان جوید پناهی
بدست جاهلان آن دستمایه — که هرگز عاملان را نیست پایه
معاذ الله ازین دور پر آشوب — که تازی از خران باشد لگدکوب

حکام والاپا در هوا الصفات و تمیز خود عقلا متصدیان سرکار تجارت و سوداگری اختیار نموده که خدمات بزرگ

این معنی از کدام عدالت و انصاف تواں شمرد۔
درمال پدر حق فرزندان مساوی است یکے را از افراختن و دیگرے را از برانداختن کدام شرط دین و آئین است آں بادشاہ حقیقی حکیم مطلق دگر است کہ در کارخانہ قدرتش و حکمتش چوں و چرا را راہ نیست تو احق و برانداختن دانستہ حکم اوست کہ لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ[1] لیکن سبحان اللہ شریعت مستی و حقیقت گزینی و معرفت بینی حضرت بر عالم و عالمیان ظاہر است۔ تا دوست کرا خواہد و میلش بکہ باشد۔ درحقیقت مرشد و ہادی این راہ حضرت اند۔ راہے کہ حضرت خود بدولت پیمودہ باشند چگونہ بے سعادتی تواں گفت۔

پدرم روضۂ رضواں بدو گندم بفروخت ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

فرزند خلف آنست کہ قدم بقدم بر طریقۂ پدر باشد وَاِنَّا عَلٰی اٰثَارِہِمْ مُّقْتَدُوْنَ[2]۔

میراث پدر خواہی علم پدر آموز ✤ حضرت سلامت مردان ریخ و محنت برخود پسندیدہ اند دیادستاہاں پیشین مثل حضرت صاحبقراں عرش آشیانی محنت ہا کشیدہ بمقاصد عالی العیبر کامیاب گردیدہ اند و براحتے نرسیدہ۔ آں کہ محنتے کشیدہ در جرائد تواریخ مسطور است تا کہ رنج تلخکامی نکشد لذت آرامیات نچشد آنکہ محنت بسر برد ثمرۂ راحت خورد کہ گل بے خار و گنج بے مار نباشد۔

عروس ملک کسے در کنار گیرد چست کہ بوسہ برلب شمشیر آبدار زند

از آنجا کہ در پئے ہر رنج راحت است لیکن عنایت کارساز بندہ نواز امید واثق دارد کہ قریب الانام صورت مراد بوجہ احسن جلوۂ ظہور گیرد و پریشانی رسیدہ گردانی بکامرانی و شادمانی مبدل گردد۔ رقم پذیر شدہ بود کہ خسوف کہ سرکردۂ جماعت بود و رافت دینداہی کہ بادارا شکوہ بودہ بر عالم ظاہر است قول این جماعت اعتبار را نشاید الخ۔
حضرت بجامی فرمایند اما معروض نمی شود کہ خود معتبر ندارند۔ دراصل دارا شکوہ باین جماعت صاف دل است از نتائج آں دیدہ ایم۔ دیدہ اگر از اول باینہا بساخت ہرگز کار بایں نہایت نمی کشید۔ حضرت آشیانی باین جماعت رابطۂ دوستی موکد کردہ تقویت اینہا ملک ہندوستان بضبط و ربط درآوردہ اند و این جماعت آنست کہ مہمات دین باباب اینہا حضرت جنت مکانی با

[1] پوری عبارت یوں ہے فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا ۱۲
[2] اور ہم تو انہیں کے آثار سے راہ پانے والے ہیں ۱۲

اما چون طشت رسوائی آن فرزند از بام افتاد و صدایش بگوش خاص و عام رسید انسب آن است که بکر تبه
خود را بحضور رسانیده ننگ این بدنامی از سرِ خود ساقط سازد و چون نسبت کہ سر کردی انجاعت بود
رفاقت و ہمراہی کہ بادارا شکوہ نمودہ از غایت اشتہار محتاج بیان نیست آن فرزند با عتقاد و گفتار
آنہا ہر سودائے خام کہ بخپتہ باشد جز پشیمانی نتیجہ دیگر نخواہد دید یقین وانند زیادہ توفیق رفیق
او راہ راست نصیب باد۔

(۸۴) نقل عرضداشت شاہزادہ محمد اکبر

در جواب ہمین فرمان بپادشاہ اورنگ زیب عالمگیر نوشتہ

حضرت قبلۂ کونین و کعبۂ دارین۔

عرضـــــــــــــــــــــــــــــــ می رساند

اصغر ترین فرزندان محمد اکبر لوازم عبودیت بتقدیم رسانیدہ بمو قفِ عرض
فرمان والاشان کہ نامزد اصغر ترین فرزندان گردیدہ بود در خوشترین زمان و نکو ترین آوان
پرتو ورود فرمود آداب فرمانبرداری بجا آوردہ سوادش را چون سرمہ در بصر بصیرت کشیدہ
واز مضمون عنایت مشحونش مطلع گردیدہ دیدۂ دل را نورانی ساختہ آنچہ بقلم نصائح رقم حرمت
شیم ہدایت چند تر داشتن یافتہ بود در جواب ہر باب سطری مختصر معروض میدارد۔
چون نفس الامر است اگر بانصاف نزدیک شود دور نخواہد بود۔ مرقوم شدہ بود کہ بابدولت و اقبال
او را از ہمہ فرزندان عزیز میداشتم و از راہ بے سعادتی خود از این نعمت عظمیٰ بے نصیب بودہ خود را
در طوفان بے تمیزی افگندہ۔ خدیو صورت و معنوی سلامت چنانچہ رضا جوئی و خدمت پژوہی پدر
بر ذمۂ پسر لازم است پرورش و تربیت و خیر خواہی حال و مآل و حقوق چند بر ذمہ پدر ہم
از پسر است المنۃ للہ کہ تا این زمان از لوازم عبودیت و اطاعت منقصر نگشتہ و عنایات
آنحضرت را تا کجا شرح دہد از ہزار یکے و از بسیار اندکے گزارش میدہد کہ رعایت و حمایت
فرزند کوچک پیش نہاد پدر بزرگوار ہمیشہ و ہمہ جا مقدم است و حضرت کہ برخلاف آئین بجانب
ہمہ فرزندان بے التفاتی فرمودہ پسر کلان را بخطاب شاہی نامزد فرمودہ ولیعہد خود گردانیدند

عزیز تری داشتیم و رفاہیت و آسودگی حال و مآل او ہمہ وقت پیش نہاد خاطر فیض مآثر بود - اما آواز بے سعادتی تو بحیلہ بازی راجپوتاں اہمیں کردار آدم صفت از بہشت آغوش و کنار مادر و پدر در کنار و بدر سلسلہ آوارہ کوہ و دشت ادبار گردید تا چہ تدبیر کنیم و چہ چارہ سازیم - از استماع احوال کثیر الاختلال پریشانی و سرگردانی و فلاکت و ہلاکت او نہایت غم و غصہ سراپائے خاطر میگیرد و ملکہ لذات جسمانی ہمہ تلخ ہستند -

واأسفا قطع نظر از عزت و شان و شوکت سلطانی و شاہزادگی ہزار افسوس کہ آں فرزند سادہ لوح را سر حوالی خود ہم رحم بلند و بر اہل و اطفال خود مہر نکردہ خود را بہ بدتریں حالت در قید و حبس راجپوتاں بد نہاد و بہائم صورت سباع سیرت در انداختہ ہمچو گوئے بچوگان اختیار گواران افتاں و خیزاں و گریزاں ہر طرف چرخ میزند انتہا کہ عاطفت پدری نسبت بحال فرزنداں ازلی است ہر چند آں فرزند تقصیرات عظیم سر زدہ نمیخواہم کہ در خور کردار سزا رسد ؎

گرچہ پسر نوح دہ خاک تر ہست ‌ ‌ ‌ ‌ نہ چشم پدر بہ مادر ست

گزشت آنچہ گزشت الحال ہم اگر بر ہنمونی بخت از کردار ناہموار خود پشیماں گردیدہ ملازمت مشرف شود تمام رعنہ زلات و تقصیرات او قلم عفو کشیدہ آید و عنایات و نوازشات کہ در خیال نگنجیدہ باشد دربارہ او جلوہ ظہور گیرد - ہر چند ظہور عنایت ذات بحضوری لازم نیست

بقیہ نوٹ (صفحہ ۱۲۰) بھی ہوا اور غصہ بھی آیا مگر ساتھ ہی اس کے مقابلے میں لڑ کستی یا معرکہ آرائی کر نامی کسر شان تھا اس لئے حکمت عملی سے کام لیا اور ایسی تدبیر نکالی کہ راجپوتوں کی نظر میں اکبر شاہزادے کی اطاعت اور اخوت کا وقعت جاتا رہا اور چونکہ اس موقع پر شہنشاہ کے ستیارہ قلمے بوشیکل تلوار سے زیادہ کام کیا تھا اور صرف ایک پرچہ کا مضمون راجپوتوں اور شاہزادہ محمد اکبر کی امید پر پانی پھیر دیا تھا اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ شہنشاہ اور شاہزادے کی اس دلچسپ مراسلت کو مطالع کر دیا جائے یہ مراسلت لطیر الالت صفحہ (۴۵ تا ۶) اور تاریخ پالن پور مصنفہ سید گلاب میاں جلد اول صفحہ ۱۸۵ تا ۱۹۲ پر مندرج ہے - یہ پرچہ جواب اورنگ زیب نے اس طریقے سے روانہ کیا کہ

سرا راست راٹھوروں کے ہاتھ میں پہنچا وہ سب اس مضمون سے واقف ہوتے ہی گھبرا گئے وہاں کے دلوں میں شاہزادے کی طرف سے ایسی بدگمانی پیدا ہو گئی کہ اس کو اپنے ساتھ رکھنا یا اس کا ساتھ دینا خلاف مصلحت سمجھ کر کسی حیلے سے سمبھاجی راؤ والی ستارا کے پاس بھیج دیا شاہزادہ بیمہ ور وہاں رہا لیکن آخر کار مرہٹوں کی طرف سے مایوس ہو کر شاہ ایران کی حمایت کے سہارے سیستان ملتان ہوا اور وہیں مرگیا - منتخب التواریخ میں لکھا ہے کہ شاہزادہ اکبر کی لوح مزار پر یہ حسرت ناک شعر کندہ ہے ؎

| مرحلہ پر ہے دار ... مری الاونگ رب ... بر وا اکبر آرزوئے تخت ہندستان مگر | یہ واقعہ قریب ۱۱۱۵ھ کا معلوم ہوتا ہے یہ مراسلت اس سے کچھ پہلے کی ہے |

(۸۱) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان

غازی
بادشاہ عالمگیر
بندہ
اسد خان

چودھریان وقانونگویان ومقدمان ورعایا ومزارعان پرگنہ سہندہ سرکار کالنجر صوبہ الہ آباد بدانند کہ

چون مبلغ ہفت لک وشصت ہزار دام از پرگنہ مذکور از تغیر چاند من ابتدائے خریف بجاقوی ئیل مطابق ضمن بجاگیر رفعت وشجاعت پناہ کمال الدین خان مقرر گشتہ باید کہ بالواجب وحقوق دیوانی را از قرار واقع در این موافق جہان ومعمول بخان مشار الیہ جواب میگفتہ باشند واز ہیچ حسابے وصلاح وصوابدید خان موی الیہ بیرون نروند بتاریخ ۲۵ ربیع الاول ۳۷ سنہ جلوس اقبال مانوس قلمی گشت۔

جانب پشت فرمان

مقررہ ضمن باسم کمال الدین خان از پرگنہ سہندہ سرکار سرکار کالنجر صوبہ الہ آباد از تغیر چاند کہ از ثلث ربیع بجاقوی ئل تا ایلیاق ابتدائے فصل خریف بجاقوی ئل مرحمت شد

(۸۲) نقل تحریر دست وقلم خاص عالمگیر کہ بشاہزادہ محمد اکبر بقلم آمد

فرزند دلبند نور البصر لخت جگر بجان برابر بلکہ از جان عزیز عزیز تر متوجہات خاص الخاص مستظہر بودہ بداند۔ خدا گواہ است کہ ما بدولت اقبال آن فرزند را زیادہ از ہمہ فرزندان

(نوٹ) کچھ تو شہنشاہ اورنگ زیب کی فطرت ہی بدگمانی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور کچھ راٹھوروں کا انتظام نہ ہونے سے اکثر امرا واہل کاروں پر اعتبار نہیں رہا تھا اس لیئے بالآخر اُس نے شاہزادہ محمد اکبر کو جسے وہ بہت عزیز رکھتا تھا اور جس کے قول و فعل پہ اُسے پورا اطمینان تھا فوج شاہی کے لشکر کے ساتھ راٹھوڑوں کی بغاوت کی انسداد کے لیئے مارواڑ روانہ کیا لیکن راجپوتوں نے کچھ ایسا جادو چلا کہ وہ اپنے باپ ہی سے باغی ہو گیا۔ بادشاہ کو شاہزادے کی نادانی اور کوتاہ اندیشی پر افسوس (دیکھو صفحہ ۱۲۱)

التماس

نیل درجناب عالی مدرجۂ اجابت مقرون گشتہ دریں باب پرکھور پرنور نوشتہ خواہد شد۔

پرگنہ نصرت آباد عرف	پرگنہ الملاسر وسیموکہی	
پرگنہ جولی کندوره سروسیموکہی	پرگنہ تالی کوٹہ سروسیموکہی ونارگوڑگی	
پرگنہ پیروزگڑه عرف کر سروسیموکہی	پرگنہ چیتاپور سروسیموکہی متعلقہ انعام مواضع پورو وغیرہ ہشت دیہ علاقہ پرگنہ مذکور	
فیروزآباد عرف سروسیموکہی	درملک تلنگانہ و و درتنخواہ حصۂ ذات	

بدزدی رفتہ بود نزد آن جماعہ خواہد بود ہر چند لشکریان اہل خود نشناسد تا بہ پس داون آن حکم نشود کسے مزاحم نہ گردد درین باب دستک مرحمت شود منظور شد۔

التماس

نمودہ کہ برائے پانصد سوار دو ہزار پیادہ از قرار بست و پنج روپیہ در ماہ سوار و ہفت روپیہ در ماہہ پیادہ تا ایام تنخواہ جاگیر بعد داغ اسپان ملاحظہ موجودات پیادہا بدستور کرناٹکیان بلا قید چہرہ باسم نویسی چیزے مرحمت شود امر شد کہ دو ہزار روپیہ بصیغۂ مساعدہ برائے سواران بدو دفعہ مرحمت خواہد شد و بعد تنخواہ جاگیر درسال اول وضع خواہد گشت و پیادہا در سرکار والا بضابطہ کرناٹکیان نوکر خواہند گردید

التماس

نمودہ کہ تا انجام مہم بیدپا فوجداری نصرت آباد شخصے کہ دولتخواہ و دلسوز مقرر شود امر شد کہ در نیاوہ بحضور لامع النور نوشتہ خواہد شد۔

التماس

آنکہ موضع داکن کہیرا کہ وطن قدیم و زمینداری اوست بعد اخراج بیدپا شقی برائے اقامت او عنایت شود درین باب امر شد کہ بعد اخراج شقی و گرفتن توپہا وغیرہ سرانجام آنجا و انہدام قلعہ موضع مسطور عنایت خواہد شد۔

درباب فرمان عالیشان و پروانہ مہر جملۃ الملک و دیوان صوبۂ بیجاپور متعلقۂ انعام دیہات و زمین و دستور زمینداری بر چندوہ کہ تفصیلش درذیل مندرج است التماس نمودہ بدرجۂ اجابت رسیدہ درین باب بحضور پرنور نوشتہ خواہد شد۔

اللہ

پادشاہے

شان عالی متعالی
پادشاہ
جہان شاہ
محمد اعظم شاہ

غازی
عالمگیر بادشاہ
محمد
اعظم شاہ بن

بفرمان ابوالمظفر
محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
پادشاہ غازی

زبدۃ الامثال والاقران عمدۃ الاکفاء والاعیان چکنا نایک بتوجہات مستظہر ومباہی بودہ بداند عرضداشت آنزبدۃ الاقران متضمن ارادہ آمدن حضور والتماس تعین لچھمی کانت وچنتوچپنا دونکاسور وارسال نشان عنایت عنوان رسیدہ بہرہ اندوز بمطالعہ عالی گشتہ موی الیہم را بروفق التماس اوپیش الخلاصۃ الاماثل فرستادیم وازراہ فضل وکرم نشان مرحمت فراوان محلی بہ پنجۂ خاص مرحمت شدہ و تفاصیل منصب وزمینداری وغیرہ کہ بپیشگاہ خلافت وجہانداری جناب دولت عالی متعالی درجۂ اجابت وپذیرائی یافتہ درضمن آن ثبت گشتہ باید کہ خاطر خود رامن کل الوجوہ مطمئن داشتہ ہمراہ نام بردہ ہا روانہ بہ رفیعہ منیعہ شود کہ بعد از رسیدن حضور بعطائے فرمان والاشان واسناد دیگر سربلند خواہد گردید وجمیع ملتمسا تش کہ مقبول درگاہ آسمان جاہ گردیدہ بادراک آن سرافتخار باوج افلاک خواہد رسانید تاریخ غرۂ ذی قعدہ سنہ سی وشش از جلوس میمنت مانوس زینت تحریر یافت۔

الله

یادشاہے

زبدة الاماثل والاقران والاکابر والاعیان
چکسانایک توجہات مستظہر و مباہی بوده بداند

کہ بموجب نوشتہ شجاعت و تہور دستگاه سمشیر خان معروض دولت اساس عالی شاہے گردید کہ از یاوری بخت و مسعودی طالع مآل کار را ملاحظہ نموده ارادهٔ تحصیل سعادت ملازمت کہ سرمایہ دولت ہا دو ابیست نصب العین خاطر داده ولنظر تقصیرات پی در پی کہ بکرات درمیان آورده نشان قول عفو جرائم میخواہد لہذا از راه فضل و کرم رقم صفح و بخشش بر جریدهٔ معاصی او کشیده و بعد دریافت سعادت ملازمت در باب انعام ہشت موضع بیتا یورٹ وریز بور مقدس معلی نوشتہ التماس آں خواہیم کرد باید کہ بخاطر جمع بلا توقف بملازمت بندگان عالی نشتابد کہ انشاء اللہ تعالی بدرجہ کمال خود رسیده درمیان اقران مایهٔ افتخار خواہد اندوخت بشروہم شہر ربیع الاول سنہ سے وششم از جلوس والا قلمی شد۔

(۸۰) نقل فرمان اورنگ زیب ۱۱۰۴ھ ۱۶۹۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدود متعلقہ خویش اہتمام تمام بکار برده جا تا ن فتنہ آنکہ فساد آمیز را اگر از جادہ اطاعت و انقیاد
عدول و انحراف ورزیدہ راہ خلاف و عناد پیماید بقتل و اسیر درآورده ساحت آن حدود را از
وجود ظلمت آلود کانہ × اہل عصیان و طغیان پاک سازد و آنچنان حدوجہد تا یان نمایان
معمول دارد کہ احدی از گردنکشان و آشوب منشان شوائد پیرامون متعلقہ او عبور × و مرور
ننمود و علاملان سندون کہ خالصہ مقرریست و گماشتہائی جاگیرداران بخاطر مطمئن در محال متعلقہ
خویش متمکن گردند و تولیہ و استمالت × رعایاو مالگزار و معموری و آبادی محال و افزایش محصول
فصل بفصل و سال بسال و امداد و اسعاد عمال مساعی محمودہ و مسعودہ بر قرار ظہور آرد ×
درین امور تاکیدات شدید بلیغ داند و در خور حسن عمل امیدوار سلوک ماشد گزبردار
حال نمبتال عظمت و جلال از پیشگاہ عز و جاہ × مامور شدہ کہ آنجا مہ را در ابر سبیل تعجیل بی توقف
و تاخیر بخدمت معوصہ برسانند ہم محرم الحرام سال سی و یکم از جلوس معلی تحریر یافت ×

پشت فرمان

رسالہ سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ عمدہ ورزا رفیع الشان ۔۔۔ بلند
مکان ناظم مناظم ملک و مال ناتج مسارح دولت و اقبال شجاعت نشان محمد الملک

بقیہ نوٹ صفحہ (۱۱۴) میں منصب کار طلب جانہ را و بادشاہی ہو تم کو سندون بیانہ اور اس کے محالات کی جاگیر عنایت کی
جاتی ہے جس کی تفصیل اس فرمان میں درج ہے اور تم فوجدار وہاں کے کیے جاتے ہو لہذا نہایت جلد وہاں جا کر مفسدوں کی سرکوبی
کرو اور اگر وہ گروہ عدول حکمی کرے تو سپہ گری دقیقہ ان کی بربادی کا اٹھا نہ رکھنا تاکہ وہ ملک اُن شرکشوں سے بالکل
صاف ہو جائے اور عامل و گماشتے مطمئن ہو کر وہاں کے محالات میں قیام رکھیں اور رعایا کی دلجمعی اور مالگزاری کا اعادہ در
وصولیابی کا انتظام خاطر خواہ ہوتا رہے تم کو وہاں جا کر اپنی کارگذاری اور حسن لیاقت کا ثبوت ادا کرنا چاہیے یہ حکم گلت کے
یہ فرمان گرز بردار کے ہاتھ روانہ کیا جاتا ہے چنانچہ حسب الحکم کمال الدین خان سندون بیانہ تشریف لے گئے اور اپنی ذاتی لیاقت و
شجاعت سے اس گروہ باغی کا قلع قمع کر ڈالا اور باغیوں کے استیصال میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی سرزمین سندون سے فساد کا
مادہ بالکل مٹا دیا ہر طرف امن قائم کیا اور دستور کاروبار جاری ہو گیا بادشاہ نے ان کی کارگذاری و حسن تدبیر پر نہایت
تحسین کی اور اُن کے منصب میں کافی کروا دیا چکا ہو اضافہ کیا اس جنگ میں کمال الدین خان کے لشکر کے بہت پٹھان کام آئے
چنانچہ بعض ان کے نامور ساتھیوں کے وارثوں کو بادشاہ نے جاگیریں دیں اور ان کے نام پر واسطے عنایت کیے یہ نام مدرتکسن ھو گیرین
فرمان فرمانروا کی طرف سے مرحمت ہوئے تھے تا و آبادی میں باقی تھے اب نہیں ہیں ہے ۱۲

مرحمت شد وہرچند مشار الیہ قلعہ سوکر را مستخلص گردانید لیکن چون نتوانست آن طائفہ ضلالت قرین را از نسرمن بر انداختہ بجز فتور و اختلال × انطباع پرداخت آن فریق بیباک خیرہ سری مانع منازع دست تغلب و تصرف بر پرگنہ منڈون و بیانا وروپ باس وبہسادر وغیرہ مافیہ غبار جور و بیداد برانگیختند وعمال پادشاہی و جاگیر داران و از رہگذر استیلا و استعلا سرکشان ومتمردان مجال استقامت درمحال مرقوم ندیدہ بمستقر الخلافہ اکبرآباد شتافتند وازانجاکہ آن نجابت شعار × بیش منصب وخانہ زاد و سپاہی کارطلبست فضل وکرم بادشاہانہ ازراہ ذرہ پروری و عاطفت گستری اورا بعنایت خدمت فوجداری منڈون وغیرہ محالی کہ × اسامی آنہا در ظہر ابیمشور لامع النور نگارش پذیرفتہ نواختہ وسرافراختہ بمرحمت بحال فرمودن مشروط بپشین بشرط خدمت حال وعطار جاگیر × دران نواحی کامیاب مراحم ومواہب گرداند باید کہ شکر سپاس الطاف قدسی بجا آوردہ وبمجرد وصول انیفرمان والاشان مفترض الاذعان بسیر × خویشتن را باجمعی ارسپاہان نوارشخان کہ از تغیر او بفوجداری دہامونی وغیرہ سربلند گشتہ درآنجا گذاشتہ خود باجمعیت شائستہ برجناح استعجال چہ ستاتر بخدمت مفوضہ لشتابد و دربندوبست

بقیہ نوٹ صفحہ (۱۱۱) - چاہی وہ اس کو پہونچائی گئی توپخانہ حسب التماس اس کے پاس بھیجا گیا راجہ نے ان کے قلع وقمع کرنے کے لیئے بہت کوشش کی بلکہ جاٹوں کا قلعہ سوکر چھین لیا مگر جیسا کہ انصرام اس مہم کے لیئے درکار تھا وہ راجہ سے ظہور میں نہ آسکا یہ جماعت بڑی اور نہایت شورہ پشت تھی اس لیئے اک سخت زبردست ہاتھ کی ضرورت تھی ایسا شخص جو مدبر شجاع ہو اور اُس میں سرداری کے جملہ صفات موجود ہوں مطلوب تھا جیب راجہ بشن سنگہ (بشن سنگہ کا منصب ہزاری چارسو سوار کا تھا ان کے باپ کے مرنے کے بعد ۱۵ ربیع الاول ۲۵ھ مطابق ۱۱۰۹ھ کو اُن کو خطاب راجگی کا دیا گیا اور دیگر عنایتیں شاہانہ بھی کی گئیں کچھ دنوں یہ راٹھوروں کی گوشمالی پر بھی رہے ہیں اور ایک مدت تک اسلام آباد عرف متھرا کے فوجدار رہے اس کے بعد ان کا بیٹا جیسنگہ تھا جس کو خطاب راجہ جیسنگہ کا دیا گیا تھا اور اس کا منصب ہزاری دو پانسو سوار کا تھا بشن سنگہ کے باپ کا نام کشن سنگہ تھا جو رام سنگ کے بیٹے تھے رام سنگہ راجہ جیسنگہ جے پوری کے فرزند تھے کشن سنگہ نے اپنے باپ کے عہد میں اچھا منصب پایا تھا اور کابل میں تعینات رہے تھے یہ اپنے بیاں کی خانہ جنگی میں زخمی ہوکر ۱۲ ربیع الاول ۱۰۹۳ھ مطابق ۲۵ جلوس میں کام آئے - یہ خاندان مہاراجہ مانسنگہ نورتن دربار اکبری کا ہے) نہ غالب آسکے تو وہ گروہ اور بھی بیباک ہوا اور دست درازی شروع کی پرگنہ منڈون بیانہ روپ بان بہسا ور وغیرہ خوب لوٹے وہاں کے حاکم اور جاگیردار کوئی مقابلہ کی تاب نہ لائے اور دارالخلافت آگرہ کو بھاگ آئے جب اورنگ زیب کو یہ خبر معلوم ہوئی تو اس مہم کے لئے کمال الدین خان کو انتخاب کیا اور ان کے نام اس مضمون کا فرمان صادر کیا کہ تم شجاعت شعار (دیکھو صفحہ ۱۱۳)

و یومیہ مذکور مطرف شد

در بیولا بمشارالیہ وغیرہ مرحمت شد

تاریخ ۱۱ رمضان ۲۵ جلوس ۱۱۱۱
موافق ۱۷ سنہ ۱۱۱۲ ہجری نقل مطابق اصل بہ ثبت رسید
عبد اللطیف ....

اس کے ذیل میں پسران و دختران کی تقسیم ہے

جلال محمد - بہادر علی - محمود - محمد قاسم - صابر علی
لعسکہ لعسکہ لعسکہ لعسکہ لعسکہ

صاحب دولت وغیرہ دختران صالحہ نور بی بی
لعسکہ

تاریخ ۱۱ رمضان ۲۵ جلوس
نقل بمطابق اصل منصوبی ثبت
عبد اللطیف

(نوٹ)

اس فرمان کے بعض بعض لفظ باوجود کوشش کے کبھی نہیں پڑھے گئے لہٰذا صورت نویسی کردی گئی ۔۱۲

(۷۸) نقل فرمان اورنگ زیب موسومہ نواب کمال الدین خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصطفی (بخط طغرا)

الحمد للہ وسلم علی عبادہ الذین

(بخط طغرا)

یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
ان اللہ یامر بالعدل والاحسان

(نوٹ) اول تو اس فرمان کا دوسرا طغرا ایسا کچھ لپیٹ تھا کہ بہت مشکل سے پڑھا گیا ہے اگر کلام مجید کی آیت نہ ہوتی تو پڑھا بھی نہیں جاتا اصل فرمان کی ۱۹ سطریں ہیں جس کا فوٹو نامہ مظفری مصنفہ جناب محمد مظفر حسین خاں صاحب سلیمانی میں دیا گیا ہے۔ اس فرمان کی سطر بہ سطر ہو بہو نقل کی گئی ہے لیکن زائد نقطے ہیں کہیں ندار در خط نستعلیق بہت عمدہ اور واضح ہے۔ خوش نویس گ کا ایک ہی مرکز لگاتے ہیں ۔۱۲

پشت فرمان

سرسالہ سیادت و نجابت پناہ فضیلت و شجاعت دستگاہ قابل المرحمت والاحسان صدر رفیع القدر سیادتمآب در نوبت واقعہ نویسی محمد ساتی - شرح یادداشت واقعہ مای روز چہار شنبہ بست و چہارم شہر جمادی الآخر ۳۳ سنہ جلوس مقدس موافق سنہ ۱۱۰۱ ہجری مطابق ، اردوی ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت صدر رفیع القدر سادیجاں و نوبت واقعہ نویسی کمترین سلکان درگاہ خلایق پناہ محمد ساتی قلمی میگردد کہ درباب سید جمال وغیرہ وارثان سرکار وصوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بعرض والا رسید کہ بموجب فرمان والاشان مبلغ بحرو یہ بلا قصور از تحویل فوطہ دار مذکور و یکصد بیگہ زمین از پرگنہ مسطور در وجہ مدد معاش مقرر بودہ ستارخان حکم والا رسانیدہ کہ او فوت شدہ وسی و شش نفر و رستا رسیدہ اسامی ورثہ متولی امید وارند لہذا یکصد بیگہ زمین بانہا عطا گشتہ در سیوالصدیق بہ برسہ نشان ، . حکم والا صادر شد کہ یکصد بیگہ زمین از محال قدیم در وجہ مدد معاش مشارالیہ وغیرہ شش پسر و چہار دختر . . واگذاشتہ مرحمت فرمودیم واگر در . . و یومیہ را الطرف شناسند و صدر حرچہار کور نوشتہ نخواہ ز بہر واقعہ بہر صفر ۳۳ سنہ بموجب تصدیق قلمی شد - شرح دستخط سیادت و نقابت پناہ شرافت . . عمدہ وزراء رفیع الشان زبدہ امراء بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال باین مباہی دولت اقبال نشان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ در . . فضیلت و شجاعت دستگاہ قابل المرحمت والاحسان صدر رفیع القدر سادیجاں آنکہ داخل واقعہ نمایند -

شرح خط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است . . . . امراء بلند مکان عمدۃ الملک مدار المہام آنکہ بعرض مکرر رسانید - شرح خط سیادت پناہ عامہ زادلایق المرحمت والاحسان مخلصان آنکہ بیست و . .

شرح خط سیادت و نقابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ عامہ زاد و لایق العنایت والاحسان مختار خان شہامت خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان . .

یومیہ آنرا سے مفی بموجب فرمان والاشان مرقوم ہفتاد دو یم مابقی ورانہ تحویل فوطہ اسد پرگنہ پانی پت از پرگنہ مذکور شد جلوس والا در وجہ مدد معاش ۸ر تا بیگہ سید سوندھا مقرر بود او فوت شد
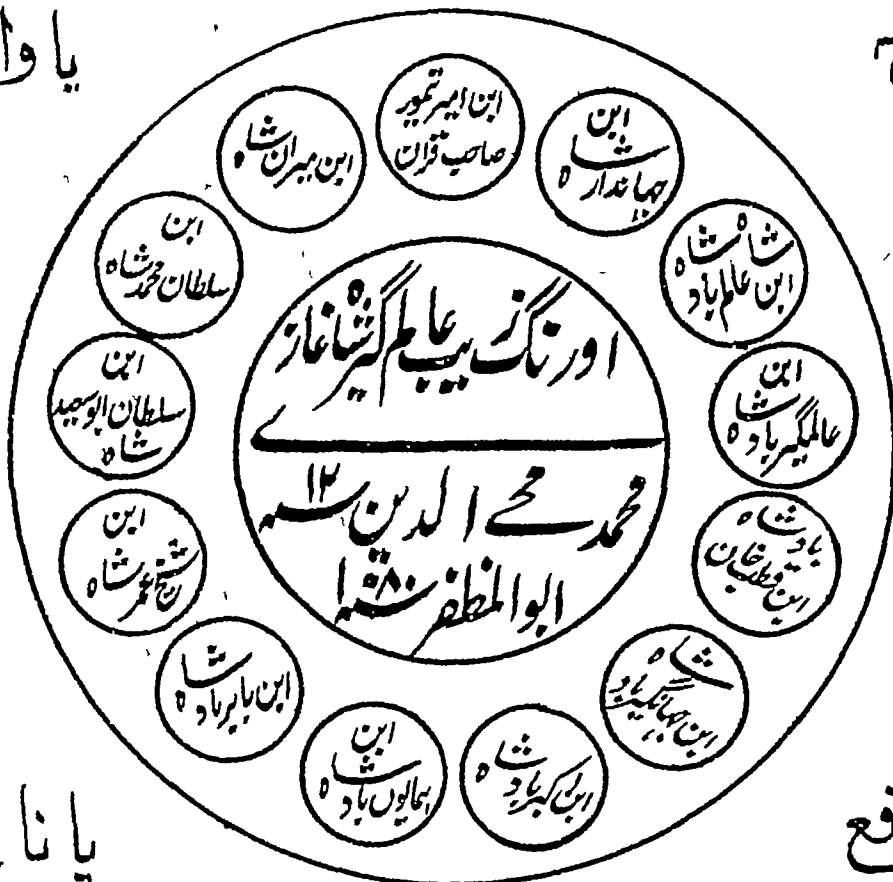
چون بعرض مقدس معلی رسید کہ بموجب فرمانِ والاشان واجب الاذعان
یکروپیہ یومیہ و یکصد بیگہ زمین در وجہ مدد معاش رسید سوندیا با فرزندان مقرر بودہ داو
در گذشتہ سید جمال وغیرہ ورثہ متوفی از فضل وکرم بادشاہانہ امیدوار حکم اشرف واقدس
جہان مطاع + واجب الاتباع صادر شد. کہ یکصد بیگہ زمین از پرگنہ پانی پت مضاف بصوبہ
دارالخلافہ شاہجہان آباد از محل قدیم در وجہ مدد معاش + آنہا حسب الضمن مقرر باشد کہ
حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بدعاء بقاء دولت افزون اشتغال نمایند کہ حکام + وعمال
وجاگیرداران وکروریان حاصل واستقبال اراضی مزبور را بتصرف آنہا بازگذارند واصلاً و
مطلقاً تغیر + و تبدل بدان راہ ندہند ولعلت مال وجہات واخراجات مثل قلنعہ و پیشکش
وجریبانہ وضابطانہ ومحصلانہ ومہرانہ و+ داروغگانہ وبیگار وشکار ومقدمی وقانونگوئی و
وضبط ہرسالہ وتکرار زراعت وکل مطالبات سلطانی وتکالیف دیوانی × مزاحم نشوند و
درین باب ہرسال تاکید مجدد نطلبند واگر محل دیگر چیزی داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند
بیست وہفتم ربیع الآخر سال سی وچہارم از جلوس والا بود۔

نوٹ) یہ فرمان دو فٹ ۴ ½ انچ لمبا اور گیارہ انچ چوڑا ہے۔ اور مہر بالا بجائے مدوّر کے مربع ہے۔ ۱۲

ضامن دراجمیر بدیوان آنجا دادہ ہر سال مبلغ یک لکھ روپیہ جزیہ بہ اقساط مقررہ بخزانہ عامرہ صوبہ مذکورہ داخل می نمودہ باشد۔ درین باب قدغن بلیغ داند ورسوخ ارادت وبندگے را در درگاہ عظمت وجلال مرمزید احسان وافضال وسود وبہبود حال ومال خویش بشناسد۔ نہم شوال سال سی وچہار از جلوس والا نگارش یافت سنہ ۱۱۰۱ ہجری

عبارت پشت فرمان

بہ رسالہ سیادت ونقابت پناہ شرافت ونجابت دستگاہ عمدہ درنائے رفیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناظم مناہج دولت واقبال خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام اسد خاں

نقل مہر وزیر

اسد خاں
بندہ بادشاہ
عالمگیر غازی

طغرائے مشرف

(۷۷) نقل فرمان ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی

اگلے صفحہ کی مہر کے اوپر داہنی طرف طغرائے شاہی تحریر ہے جس میں فرمان ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی لکھا ہوا ہے۔

(۷۶) نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ بنام راجہ جی سنگہ والی اودے پور
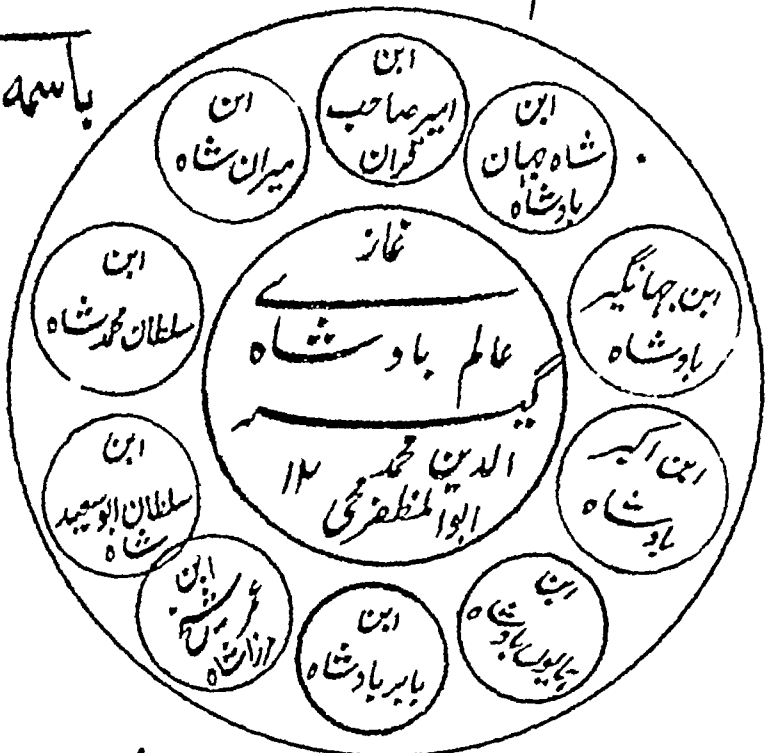
عمدہ راجہ ہاے دولتخواہ زبدہ مہوران بلا اشتباہ خلاصۃ الاماثل والاقران نقاوۃ النظائر والاخوان مورد مراحم بیکران سزاوار عنایت واحسان مطیع الاسلام رانا جے سنگہ بہ نوازش بادشاہی مفتخر مباہی بودہ بداند کہ عرضداشتے کہ درین ایام فیروزی انجام بہ عتبہ سپہر احتشام ارسال داشتہ بود از نظر انور اطہر فیض گستر گذشت و در پیشگاہ جہانبانی بہ ظہور پیوست کہ آن زبدۃ الاماثل معہد نمودہ کہ اگر از درگاہ ررفع فضل دکرم پرگنہ پُر و بدھنور بہ او مرحمت شود عوض این دو محال ہر سال مبلغ یک لکھ روپیہ بابت جزیہ بہ چہار قسط عائد خزانہ عامرہ صوبہ دار الخیر اجمیر کند و مال ضامن بدہد بنا برین از راہ ذرہ پروری و بندہ نوازی ان عمدۃ الاشباہ را بہ موہبت اضافہ ہزار سوار و عنایت ہشتاد لکھہ دام انعام کہ اصل واضافہ پنج ہزاری ذات و پنج ہزار سوار و ہزار سوار دواسپہ و دو کرور دام انعام باشد سربلندی بخشیدہ۔ دو محل مسطور در تنخواہ اضافہ وانعام مرحمت فرمودہ بہ عنایت فیل و خلعت بین الاقران سرمایہ امتیاز عطا فرمودیم باید کہ شکر و سپاس عواطف و مراحم فراوان اشرف اعلےٰ بہ تقدیم رسانیدہ مطابق تعہد خویش مال

معاملہ التحقیص وتحصیل باستصواب او منبوده باشند و طریق مومی الیہ اینکہ خدمات متعلقۂ خود را براستی و درستی تبقدیم رسانیده۔ وانچہ کفایت سرکار دام باداری محال وافزونی مال رو بمعۂ ظہور آید ساعی و مجتہد باشند و رعایا و برایا از معاش حسنہ و حسن سلوک خود راضی وشاکر دارد و دستور عہدہ خود موافق استمرار سوائے مال سرکار از رعایا متصرف بوده در لوازم سر براه کاری و دولتخواہی کوشند درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ ہم ربیع الثانی سنہ ۳۳ جلوس والا۔

تتمۂ ضمن خدمت چودہرائی وقانونگوئی پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد از تغیر مہیس رام ورام رائے چودہریان وبیر مل و دہرمداس قانونگویان بلاحہ در گاسہائے نام کہ از سعادت ابدی بشرف اسلام مشرف شده باسم محمد حسین موسوم گردید مقرر شد۔

محال	اصلی	داخلی	موضع از اصل در آبادی قصبۂ
للعہ موضع یک	لعہ موضع یک	لعہ	شاہ آباد
حویلی متعلقہ لعہ موضع یک	اصلی لعہ داخلی	اگیوان لعہ اصلی سے	داخلی
تھوک واندو	تھوک	تھوک لہرو	اصلی للعہ داخلی
آغاپور	پڑھوان	پلوروه	سرائے
تھوک چاند	خان پور	رسولپور	کوئیان
کندھرپور	بگیاوان	نصیرپور	جیٹھو
ہرولی	مدہا	اگیوان	سرائے رانک
فتح پور	ہری		

یکھلیا اصلی سے داخل للعہ

کرنامو بھگاپوان روپاپور یکہ خواجہ کلاں یہا نرسامئو

بتاریخ ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۱۰۱ھ نقل بدفتر رسید۔

محمد مراد

مہر

جلال الدین

مہر

کاربرداراں ڈیوڑھی نواب صاحب

(۷۴) نقل پروانہ مہر نواب کمال الدین خان

از اقرار واقعہ تاریخ غرۂ رجب المرجب سنہ ۲۲ جلوس والا آنکہ

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند کہ چون حقیقت استحقاق مشیخت پناہ حقایق ومعارف آگاہ شیخ عبدالستار بظہور پیوست بنا بران موازی دو صد بیگہ زمین بنجر افتادہ خارج جمع لایق زراعت بگز الٰہی در وجہ مدد معاش مشیخت پناہ مذکور من ابتدائے فصل خریف سنہ ۱۱۹۰ فصلی بتصدق فرق مبارک بندگان حضرت قدر قدرت صاحب القمن مقرر و مرحمت نمودہ شد باید کہ اراضی مذکورہ از ابتدای مرقوم از دیہات پرگنہ پالی کہ در زمینداری واجارہ اینجانب اند پیمودہ وچک بستہ بمشار الیہ بدہند کہ مزروع کنانیدہ حاصلات آن را فصل بفصل وسال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعا گوئی دوام دولت ابد مواظبت اشتغال داشتہ باشند درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند سنہ ۱۴

تباریخ ۱۲ رجب المرجب سنہ ۱۱۹۰ھ

(۷۵) نقل سند چودھرائی وقانونگوئی علاقہ

بنام راجہ درگا سہائے بجانب نواب کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد تابع سرکار خیرآباد مضافات صوبہ اودہ بدانند چون مہیس رام وامرائے چودھریان وبیربل ودھرمداس قانونگویان پرگنہ مذکور بغایت مجہول وناکارہ بودند ودر سربراہی کار وامور متعلقہ رسیدن نتوانستند ورعایا وبرایا محال مذکور از دست بدسلوکی آنہا ہمیشہ نالش وداد بیلا میکرد بنا بران نظر بر سرآمد کار ورفاہیت رعایا داشتہ مشار الیہما از خدمت چودہرائی وقانونگوئی درمحال مسطور برطرف ساختہ راجہ درگا سہائے کہ از سعادت ابدی بشرف اسلام مشرف شدہ باسم محمد حسین موسوم گردیدہ اورا چودہری وقانونگوئی پرگنہ مرقوم نمودہ شد باید کہ مشار الیہ را چودہرائی وقانونگوئی مستقل دانستہ

(۷۲) نقل سند بنام تاج خان منجانب نواب کمال الدین خان

بادشاہ عالمگیر
کمال الدین خان خانہ زاد

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند
قطب خان و بارا خان و سلطان خان و تاج خان قوم افغان مہمند
در سرکار آمدہ التماس نمود کہ مایان بموجب ایماے و ارشاد نواب صاحب
قبلہ مرحوم مغفور براے سکونت و آبادی جائیکہ تجویز فرمودہ موافق آن در مکان
معہودہ آبادی داریم لیکن از باعث شرکت قصبہ برادران دیگر پروانہ مکان آبادی خود از سرکار
میخواہیم الحال موافق اظہار نامبردہ مواری چہل بیگہ اراضی پختہ مع حدود اربعہ موافق آبادی قدیم
از سرکار صادر شدہ باید کہ بخاطر جمع تمام معہ فرزندان در مکان مذکورہ آباد بودہ باشند و گاہے
متصدیان سرکار از اراضی مذکور مزاحم و معترض نشوند در ینباب تاکید مزید دانستہ حسب المرقوم
بعمل آرند للعسگہ پختہ

غرب — جنوب — شرق — شمال

حد دہورہ دیوان پاپا مال　حد دہورہ محلہ مقرب خان　حد محلہ ماقری مشرقی　حد دہورہ محلہ بازید حیاں

تحریر فی التاریخ بست و پنجم شہر صفر

(۷۳) نقل سند چودھریات بنام دیوان امیا رک منجانب نواب کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد لعنایت امیدوار بودہ بدانند۔
چون خدمت چودھرای دلیر گنج و گدر باد بدستور حال حسب تحکیل معتمد الخدمت مبارک مقرر و معوض
فرمودہ شد باید کہ خدمت ماموره را از حسن سلوک و راستی و درستی تقدیم رسانند تا جمہور انام
و مہاجنان و بیوپاریان کاسبان آیمان سلوک نگاریدہ کہ روز بروز در آبادانی شہر بذ توقع
آید و قصبے را از خود شدرل متشکی نگردانند و مطابق معمول از عمل دستور قابض و متصرف بودہ
باشند درینباب تاکید دانستہ حسب المسطور عمل آرند شہر ربیع الثانی ۱۱۸۴ جلوس ۰ الامر کتب ۳۳

عالمگیر شاہ
نبل لله خانہ زاد باد

عالمگیر شاہ
مرید علی
۱۰۸۱

مرید عالمگیر شاہ
اسد خان
۱۰۸۱

(۱۷) نقل فرمان شاہ عالمگیر بنام شیخ قیام الدین جیو

زبان فدوی از شاہ عالمگیر
زمان ذرہ از راہ صدق
محمد کمال الدین خان

شیخ قیام الدین جیو

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد
بعنایت امیدوار بودہ بدانند چون موازی یکصد بیگہ اراضی بگز الہی مطابق ضمن درجہ
حقایق و معارف آگاہ من ابتدای فصل خریف سنہ ۱۰۹۶ فصلی مرحمت نمودہ شد باید کہ موازی
مذکور درحال نیک ازانجملہ پنجاہ بیگہ مزروعہ و پنجاہ بیگہ بنجر افتادہ خارج جمع بطریق
زراعت پیمودہ و چک لیننہ دہند کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال
متصرف شدہ باشند- دریباب قدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی
التاریخ چہارم جمادی الاول سنہ ۱۰۹۹ ہجری

جانب پشت

چون درجہ حقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین صاحب جیو ازانجا کہ حسب الامر
بہ تفصیل ذیل برحال پرگنہ شاہ آباد ۱۰۰ بیگہ بگز الہی۔
در موضع خانپور عملہ پرگنہ مذکور بدہند زمین مزروعہ صہ — درجہات بیگہ زمین بنجر افتادہ خارج جمع صہ

کہ مبلغ شش لک دام پرگنہ شاہ آباد در بست سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ کہ از راہ خانہ زاد پروری بطریق محال وطن بجاگیر خانہ زاد مرحمت شدہ از وقت آبادی پیر غلام دلیر خان مرحوم احدی از فوجداران سرکار خیرآباد بعلت پیشکش واخذ سائر وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ والاست مزاحمت نرسانده درینولا نائب فوجدار سرکار خیرآباد مزاحمت میرساند درینصورت باعث ویرانی محال وطن خانہ زاد است از فضل وکرم درباره عدم مزاحمت پیشکش وسائر وغیره ابواب ممنوعہ وتنخواه پرگنہ مذکور تاحیات بجاگیر خانہ زاد وبعد آں تا انقضائے نسل فرزندان خانہ زاد بجاگیر دیگرے تنخواه نشود فرمان عالیشان مرحمت شود حکم جہاں مطاع عالم مطیع صادر شد کہ پرگنہ شاہ آباد مذکور دربست تاحیات بجاگیر خان مشارالیہ وبعد آں تا انقضائے نسل فرزنداں وبجاگیر دیگرے تنخواه نشود واحدے بعلت پیشکش واخذ سائر وغیرہ کہ ابواب ممنوعہ معفوه بارگاه والاست بوجہ من الوجوه مزاحمت نرساند۔ بست وہفتم شہر رمضان المبارک ۱۱۳۱ھ والاموجب تصدیق یاد داشت قلمی شد۔

شرح بخط مؤتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبده خواص بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناسج مناسج دولت واقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت عمدۃ الملک مدار المہام اسدخان آنکہ داخل واقعہ نماید۔

شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است شرح بخط مؤتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبده خواص بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناسج مناسج دولت واقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت عمدۃ الملک مدار المہام اسدخان بعرض مکرر رساند مرتبہ بخط قابل التربیت والاحسان شریف خان آنکہ بتاریخ بست وہفتم شہر محرم الحرام ۱۱۳۱ھ جلوس مبارک مکرر بعرض معدس ومعلی رسید۔

شرح بخط مدار المہام اسدخان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

شش لک دام پرگنہ شاہ آباد محال وطن دربست۔

برسالہ مؤتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبده خواص بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناسج مناسج دولت واقبال انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت عمدۃ الملک مدار المہام اسدخان ونوبت واقعہ نویسی غلام علی۔

چون بعرض اشرف اقدس اعلی رسید که شجاعت شعار لایق المرحمة والاحسان کمال الدین خان
ولد دلیر خان مرحوم التماس دارد که مبلغ شش لک دام از پرگنه شاه آباد در بست سرکار خیر آباد
متعلق به وی پدر او وجه که از زاد خانه زاد پدر ش بطریق تنخواه وطن بجاگیر خانه زاد مرحمت شده
از دفتنه آبادی بپیر غلام دلیر خان مرحوم احدی از فوجداران سرکار خیر آباد بابت پیشکش
واخذ سرکار وغیره ابواب ممنوعه که معفوه بارگاه والاست مزاحمت نرسانند و نیز نائب
فوجدار سرکار خیر آباد مزاحمت میرسانند و بصورت باعث ویرانی تنخواه وطن خانه زاد است
از فضل وکرم درباره عدم مزاحمت پیشکش و سائر وغیره تنخواه پرگنه مذکور تا بحیات بجاگیر خانه زاد
وبعد آن تا بقای نسل فرزندان خانه زاد بجاگیر دیگری تنخواه نشود فرمان عالیشان مرحمت
شود لهذا حکم جهان مطاع واجب الاتباع شرف صدور و عز ورود یافت که پرگنه شاه آباد مذکور
در بست تا بحیات بجاگیر خان مشار الیه بعد آن تا بقای نسل فرزندان او بجاگیر دیگری
تنخواه نشود و احدی بابت پیشکش واخذ سائر وغیره ابواب ممنوعه که معفوه بارگاه والاست
بوجه من الوجوه مزاحمت نرساند باید که فرزندان کامگار و وزرای صائب رای
کفایت شعار و ناظمان فوجداران حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم والا کوشیده پرگنه
مذکور تا بحیات بجاگیر خان مشار الیه و بعد آن بجاگیر فرزندان او ظهراً بعد ظهر و نسلاً بعد نسل
وبطناً بعد بطن مقرر شناسند و در هیچ وقت و زمان تا بقای نسل او بجاگیر دیگری تنخواه
ندهند و از جمیع وجوهات و سایر جهات معاف و مرفوع القلم شمرند و از فرموده تخلف و انحراف
نورزند۔ بتاریخ هفتم شهر ربیع الثانی سال سی و یک از جلوس میمنت مانوس نوشته شد۔

جانب پشت فرمان

شرح یادداشت واقعه بتاریخ روز جمعه بیست و هفتم شهر رمضان المبارک سنه ۳۱ جلوس مقدس
موافق سنه ۱۰۹۸ھ مطابق ۱۲ اردی بهشت ماه الهی - برساله موتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة البهیه عمده
وزرای رفیع الشان زبده خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناهج مناهج دولت و اقبال
شایسته انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت عمدة الملک مدار المهام اسد خان و نوبت واقعه
نویسی کمترین بندگان درگاه خلایق پناه غلام علی قلمی میگردد که بموجب التماس شجاعت شعار
لایق المرحمة والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم بعرض مقدس معلی رسید

(۶۹) نقل سند منجانب کمال الدین خان

بنام اسمعیل خاں مورخہ بست وچہارم شہرِ رمضان المبارک ۱۰۹۷ھ

مطابق سنہ ۳۰ج والا

متصدیان حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بوده بدانند۔
مواری لست ویک بیگہ بحیثہ اراضی افتادہ لایق آبادی درسواد قصبہ مسطورمن ابتدائے
فصل خریف سال ۱۰۷۹ف برائے سکونت وآبادی رعایا بنام ملک اسمعیل خاں
قوم افغان امس زی ازسابق تاحال برفاقت ہمراہی اینجانب صرف عمل ودلاوری بکار برده
لہذا معہ فرزنداں مقرر ومعاف نموده شد باید کہ اراضی مذکور پیموده وچک بستہ مدحدود حدا
ساختہ بقبض وتصرف مشارالیہ واگذارند کہ سکونت وآبادی درزیاده بدستعار تهورانہ سرگرم وہوشیار
باشند بوجہی من الوجوه معترض ومزاحم نشوند بہر امور حو ئہ لازمہ غور درحیانہ لازم دارند
دریں باب تاکید مزید دانستہ حسب المسطور عمل آرند۔

(۷۰) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان

مرحمت جمدۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت اقبال شائستہ انواع عنایت سزاوار احسان مرحمت جمدۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ بعرض مکرر رسانند شرح بخط قابل التربیت والاحسان شریف خان آنکہ بتاریخ بست و ہفتم شہر رمضان المبارک سنہ ۲۹ مکرر بعرض مقدس و معلے باین شرح بخط مدار المہام اسد خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

عہ موضع از اصل بتصدیق مہنائی نسخہ دیوان صوبہ اودھ

ازتہ شاہ آباد عرف انکئی				عہ موضع از اصل	
تھوک دراندو	کھانڈی	نوڈھاک پور	شہباز پور	مومن پور	نظام پور
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
بہادر پور	محی الدین پور	مہیس پور	یوسف پور	چودھری پور	کمال الدین پور
موضع	موصع	موضع	موضع	موضع	موضع
تھوک دھرنکدہ	جالب پور کھوکھل	جوگی پور	کتھر پور	دلیر پور عرف نعمت پور	مہوری
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
جالب پور ہالس	بی بی پور کھاسی	بی بی پور اودیکر	ککر گھٹہ	ملاک پور	
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	
ازتہ ایگوان				ئلے موضع از اصل	
سورا پور	جبنک پور	کرم اللہ پور			

برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال جمدۃ الملک مدار المہام اسد خان و نوبت واقعہ نویسی محمد شفیع۔

عالم گیر
بندہ شاہ
۱۰۸۲
موہنداس

عالم گیر
شاہی
۱۰۸۲
عبدالرحیم

عالم گیر
مرید شاہ
۱۰۸۱
اسد خان

وعوارضات معاف و مرفوع القلم شمارند و دریں باب ہر سالہ حکم و سند مجدد نطلبند وار فرمودہ تخلف و انحراف نورزند۔ تاریخ بست و دوم شہر شوال بست و نہم از جلوس میمنت مانوس نوشتہ شد۔

بجانب پشت فرمان

شرح یادداشت واقعہ تاریخ روز پنجشنبہ ہفتہ ہم شہر جمادی الاول ۲۸ سنہ جلوس معلے موافق سنہ ۱۰۹۶ ہجری

رسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ ورراے ربیع الشان زبدہ خواتین ملعد مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج ومناہج۔ ولت واقبال شایستہ الواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت عمدۃ الملک مدار المہام اسدخاں وبوسا واقعہ نویس کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ محمد شفیع قلمی میگردد کہ بموجب التماس شجاعت شعار لایق المرحمت والاحسان کمال الدین خاں ولد دلیرخاں مرحوم بعرض مقدس معلے رسید کہ مبلغ شش لک دام در پرگنہ بالی سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ افزودہ شد از مواضع شاہ آباد عرف انگئی وغیرہ من اعمال پرگنہ مرقوم بطریق انعام التمغا نام پیر غلام دلیرخاں مرحوم بمہب وطن مرحمت شدہ بود، سابق آن درآنجا شہر موسوم بشاہ آباد آباد کردہ از کثرت آبادی شہر مواری بست بیش وشت قابل الزرعہ مزرعہ وبہات مذکور وغیرہ محلہ پرگنہ مرقوم کہ دراں آباد بودند داخل آبادی ومساجد ومنارہ و باغات شاہ آباد شدہ اند چنانچہ مردم شرفا کہ آباو اجداد آنہا ہمراہ پیر غلام مرقوم در مہمات بادشاہی بکار آمدہ بودند تاہنوز دراں شہر آباد اند در یولا محمد طاہر متصدی تیول وکلائے شاہزادہ عالمیان ازاہل حرفہ سکنہ آنجا و باغات آں نواح شہر محصول طلب مینمایند دریں صورت باعث ویرانی وطن خانہ زاد است از فضل وکرم درباہ عدم مزاحمت فرمان عالیشان مرحمت شود کہ جمہور سکنہ آنجا بجمعیت خاطر آباد باشد حکم جہان مطاع واجب الاتباع ۔ صادر شد کہ مواری بست وشش موضع قصبہ مزرعہ شاہ آباد عرف انگئی وغیرہ محلہ پرگنہ مرقوم دیدہ داشتہ وتعلق آبادی ومساجد ومنار وباغات شاہ آباد مرحمت فرمودیم بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

تصدیق موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزرائے ربیع الشان زبدہ خواتین ملعد مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج ومناہج۔ دولت اقبال شایستہ الواع عنایت سزاوار اصناف

چون بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید کہ شجاعت شعار لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم التماس دارد کہ از راہ خانہ زاد پروری مبلغ شش لک دام بر پرگنہ پالی سرکار خیر آباد متعلق بصوبہ اودھ افزودہ شدہ از موضع تہ شاہاباد عرف انگی وغیرہ من اعمال پرگنہ مرقوم بطریق انعام التمغا بنام پیر غلام دلیر خان مرحوم بجہت وطن مرحمت شدہ بود مطابق آن شہر موسوم بشاہاباد کردہ از کثرت آبادی شہر موازی بست و شش مواضع قلیل الرقبہ مزرعہ دیہات تہ شاہاباد عرف انگی وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم کہ ویران افتادہ بودند داخل آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاہاباد شدہ اند چنانچہ مردم شرفا کہ آبا و اجداد آنہا ہمراہ پیر غلام مرحوم در مہمات بادشاہی بکار آمدہ بودند تا ہنوز دران شہر آباد اند در ینولا محمد طاہر متصدی تیول وکلاے شاہزادہ عالمیان از اہل حرفہ سکنہ آنجا و باغات نواح آن شہر طلب محصول مینماید درینصورت باعث ویرانی وطن خانہ زاد ہست از فضل و کرم دربارہ عدم مزاحمت فرمان عالیشان مرحمت شود کہ جمہور سکنہ آنجا بجمعیت خاطر آباد باشند لہذا حکم جہانمطاع واجب الاتباع شرف صدور عز ورود یافت کہ موازی بست و شش موضع ملتمسہ عملہ پرگنہ مذکور دیدہ و دانستہ حسب الضمن متعلق آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاہاباد مرحمت فرمودیم احدی مزاحمت نرساند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال بانحکم والا کوشیدہ موضع ملتمسہ را متعلق آبادی شاہاباد مرقوم بموجب مذکور الصدر واگذارند و در ہیچ وقت و زمان تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و از جاگیر و کرور مستثنےٰ شناسند و از جمیع وجوہات

نوٹ: نواب کمال الدین خان کا خطابی نام رستم خان تھا یہ نواب دلیر خان کے خلف اکبر اپنے پدر بزرگوار کے قایم مقام اور جانشین تھے۔ شاہ آباد کی آبادی کی تکمیل انہیں کے عہد میں ہوئی ہے بادشاہی دربار میں تقرب اور حضوری کا درجہ تام و کمال حاصل کر لیا تھا موروثی جاگیر کے علاوہ سات لاکھ سات ہزار دام کی جاگیر جو کالنجر صوبہ الہ آباد کی تھی اور سات پرگنے ہنڈون اور بیانہ متصل اکبر آباد (آگرے) کے ان کو اور زائد ملے تھے۔ ان کو منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا۔ بادشاہ کے جو فرامین ان کے نام آئے تھے ان میں بہت اعزاز سے ان کو مخاطب کیا جاتا تھا۔ مثلاً رفعت پناہ شجاعت شعار لایق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم۔ آپ کی وفات سنہ ۱۱۲۵ھ میں ہوئی ہے۔ آپ کے کارنامے اتنے بہت ہیں کہ یہاں اُن کی گنجائش نہیں اس کی تفصیل جن کو شوق ہو نامہ مظفری جلد اول مصنفہ منشی مظفر حسین خان صاحب سلیمانی شاہ آبادی میں دیکھیں۔ ۱۲

(۶۷) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ بنام عبدالرسول خان

شجاعت دستگاه عبدالرسول خان را اعزا

آنکه چون موازی پنجاه بیگه زمین مزروع بموجب سند جداگانه حقایق و معارف آگاه شیخ قیام الدین یکته باغ مرمت نموده شد باید که آراضی مسطور مطابق سند مذکور پیموده و حد حدود نموده در تصرف موی الیه واگزارند بعلت مزروع هیچ وجه مزاحم نشوند چنانچه دیده ودانسته اراضی مزروع مرمت شد اگر احیاناً درینصورت خلاف خواهد ورزید و حقایق آگاه بحضور خواهد نوشت مصدر انواع عتاب خواهد افتاد دریناب تاکید تمام دانسته حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی ۱ التاریخ هشتم ذیقعده سنه ۱۰۹۶ هجری۔

(۶۸) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان

متصدیان مہمات پرگنہ شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند۔ چون سوازی پنجاہ بیگہ زمین مزروع بگز الٰہی از جملہ اراضی کہ از یکطرف حد تالاب و یکطرف حد باغ سردار خان و یکطرف حد باغ احداث نمودہ باغ محمود خان درمیان واقع است بحقایق معارف آگاہ نتیجۃ الکرام بجہت باغ مرحمت نمودہ شد باید کہ اراضی مذکور پیمودہ تحدید نمودہ در تصرف مشار الیہ واگذارند کہ در آن باغ احداث کند باید کہ دریں باب تاکید بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ تحریر فی التاریخ ہفتدہم شہر ذیقعدہ سنہ ۱۰۹۶ھ

جانب پشت

شرح مقررہ پروانگی دستخط شجاعت پناہ منشی رحمت اللہ خان

حاصل نمودہ آنکہ حقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین جیو این کہ سوازی پنجاہ بیگہ زمین پولج مزروعہ بگز الٰہی اراضی کہ از یکطرف حد تالاب و یکطرف باغ سردار خان و یکطرف حد باغ احداث نمودہ باغ محمود خان ایں بجہت احداث نمودن باغ بحقایق و معارف آگاہ مذکور مرحمت نمودہ شد باید کہ پروانہ بنام متصدیان پرگنہ شاہ آباد نوشتہ دہند۔ کہ زمین مذکور را تشخیص حد پیمودہ و حد حدود بستہ و دہند۔

بتاریخ ۱۱ ذی الحجہ سنہ ۱۰۹۶ھ
نقل بدفتر دیوان رسید

نوٹ:۔ شیخ قیام الدین علیہ الرحمۃ محمد واصل صاحب کے فرزند اور شیخ قاسم سلیمانی کے پوتے ہیں آپ کے والد بزرگوار کا لقب بابا صاحب تھا جو ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۰۰۰ھ میں پیدا ہوئے تھے نواب بہادر خان چنارگڑھ سے بڑے احترام سے لائے اور اپنے شہر شاہجہان پور میں بسایا اور اپنی صاحبزادی خدیجہ بیگم کو عقد میں دیا۔ سنہ ۱۰۳۸ھ میں (۳۱) برس کی عمر میں انتقال کیا اور چنارگڈہ میں اپنے والد کے مزار مبارک کے پاس مدفون ہیں تاریخ وفات از جناب محمد مظفر حسین خاں صاحب۔

دلا وصل حق شیخ واصل نمود + خدا کرد او را حقیقت پناہ + مظفر ز سال چون فکر شد + ندا داد ہاتف شریعت پناہ

شیخ قیام الدین صاحب تیسری بیوی سے پیدا ہوئے۔ ان کو بلحاظ فضیلت خاندانی و تقدس ذاتی کے نواب کمال الدین نہایت اعزاز سے شاہ آباد لائے اور محلہ اللہ پور میں آباد کیا اور بطور مدد معاش کئی زمینات نذر کیں ۱۲

(۶۵) نقل سند اورنگ زیب

سند افتاء بلدۂ اجین صوبہ مالوہ معطیہ عالم گیر بادشاہ بنام بہ شیخ محمد مجید

بخط طغرا

عن دیوان الصدارت العلیۃ العالیہ

گماشتہائے متصدیاں حال واستقبال بلدۂ اوجین صوبہ مالوہ را اعلام آنکہ

حسب الحکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع خدمت افتاء بلدہ مذکور از انتقال شیخ امین الدین بہ شیخ محمد مجید ولد شیخ محمد فضل اللہ مقرر و معوض گشتہ باید کہ کما ینبغی لوازم و مراسم خدمت مذکور بتقدیم رسانیدہ درمناقشات و مخاصمات ... معنی سہل پوشیدہ شد روایات مرجوحہ احتراز و اجتناب نمودہ باشد باید کہ ... مشار الیہ را مفتی بلدہ مذکور دانستہ طریقہ جمہور سکنہ و عموم متوطنین بلدہ مذکورہ آنکہ موی الیہ را مفتی آنجا شناختہ مطالبات او ... موافق شرع شریف خواہد بود عمل نمایند در ینباب قدغن دانستہ حسب المسطور عمل آرند تاریخ چہارم از رمضان المبارک جلوس والا قلمی شد

(۶۶) نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر

موسومہ شیخ قیام الدین جید

ازشاہ عالم گیر جو ور یافت
زبان ذرہ از راہ صدق
خود کمال الدین خان سید

نوٹ۔ یہ سند ایک فٹ ۱/۲ و ۹ انچ ہے۔ دا شکستہ حروف دیا ہیں ... سنہ ۱۵ میں کا اوپر کا حصہ اڑ گیا ہے۔ ۱۲

(۴۴) نقل سند معافی منجانب بادشاہ عالمگیر

بنام پیرزادہ شیخ ہدایت اللہ عرف شیخ مٹھو حبیبا قادری ابن شیخ محمد مہد حبیبا قادری

ہو المعز

عالمگیر شاہی
خیر اندیش خان
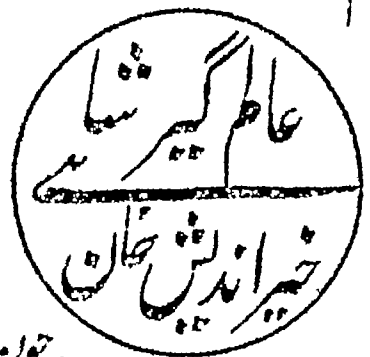
متصدیان مہمات پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودہ بدانند
چون بموجب اسناد حکام موضع کنھر پور و جوگی پور عملہ پرگنہ مذکور در وجہ معاش حقایق و معارف آگاہ حق شناس حقیقت اساس شیخ ہدایت اللہ مقرر است و مشار الیہ مواضعات مذکورہ را قابض و متصرف بیابد کہ مواضعات در بست مسطورہ را بدستور سابق در وجہ مدد معاش تبصرف سوی الیہ واگذارند کہ حاصلات از صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی از دیاد عمر و دولت ابد مدت مشغول باشند۔
بتاریخ شہر جمادی الاولی ۲۷ جلوس والا تحریر یافت۔

جانب پشت

مقررہ ضمن مدد معاش و صرف مایحتاج سکونت و آبادانی و سرائے و باغ و چاہ و خانقاہ و حوض حقایق و معارف آگاہ حق شناس حقیقت اساس شیخ ہدایت اللہ موضع کنھر پور و جوگی پور من اعمال پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودہ

کنھر پور۔ موضع　　جوگی پور۔ موضع
بتاریخ ۲۵ جمادی الاول ۲۷ سنہ نقل بدفتر حضور رسید۔ بتاریخ ۲۹ جمادی الاول ۲۷ سنہ نقل بدفتر رسید۔

(۶۳) نقل پروانۂ نواب دلیرخان
بنام خلفائے شیخ محمد مہدی قادری

قاضی ولی اللہ سنہ

بجانب امارت پناہ دلیرخان بہادر از قرار تاریخ ۱۴ محرم سنہ ۱۰۹۶ھ آنکہ
متصدیان مہمات مال و استقبال پرگنہ ساندی عملہ سرکار خیرآباد بدانند
چون مواری دو صد و پنجاہ بیگہ ارض محال مسطورہ موجب اسناد حکام سابق مفصلہ ضمن درامد
مدد معاش فقرا و علما شیخ محمد مہدی قادری مقرر است در ینولا اینجانب نیز بدستور سابق
حسب الحکم مقرر و مسلم داشتیم باید کہ بہیچ وجہ مزاحم احوال این جماعت نشوند اراضی مسطور
نشدہ واگذارند کہ بخاطر جمع حاصلات فصل بفصل سال بسال صرف مایحتاج خود ساختہ نمودہ
باشند و بدعای دولت دوام ابد مدت اشتغال نمایند در این باب تاکید دانند تحریر
فی التاریخ شہر صدر سند الیہ
مقررہ سہ صد ـــ اسامی مقررہ اراضی مالگذاری مواری دو صد و پنجاہ
بیگہ اراضی بنجر الہی صحرا افتادہ
تفصیل اسامی علمائے مذکور الصدر

مقرراست ومشارالیه اراضی مذکوره را قابض ومتصرف التماس فرمان والاشان دارد حکم جهانمطاع عالم مطیع صادر شد که موازی مذکور از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض وتصرف در وجه مدد معاش وباغ اومرحمت فرمودیم اگر در محلے دیگر چیزے داشته باشد انرا اعتبار نکنند- واقعه بتاریخ شهر جمادی الاول سنه ۲۴ مطابق تصدیق یادداشت قلمی شد-

شرح بخط سیادت ونجابت پناه شجاعت وشهامت دستگاه صدر رفیع القدر قلیج خان آنکه داخل واقعه نمایند-

شرح بخط موتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة البهیه عمده وزراے رفیع الشان زبده خوانین بلندمکان ناظم مناظم ملک ومال ناهج مناهج دولت واقبال شایسته انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت خان شجاعت نشان جمدة الملک مدارالمهام آنکه بعرض مکرر رسانند-

شرح بخط خانه زاد لایق العنایة والاحسان قابل المرحمت والامتنان لطف الله خان آنکه دوازدهم شهر شعبان سنه ۲۴ جلوس میمنت مانوس مکرر بعرض مقدس رسید-

شرح بخط خان شجاعت نشان جمدة الملک مدارالمهام آنکه فرمان عالیشان قلمی نمایند

ما عسکه زمین از محل قدیم

بتاریخ ۱۹ شهر شوال سنه ۲۵ جلوس وازموافق سنه ۱۱۹۴ھ مطابق ۱۴ ماه الهی نقل بدفتر صاحب الوجه شد ابوالفتح

بتاریخ ۱۴ ذیقعده سنه ۲۵ ج نقل بدفتر استفسار رسید

۱۵ شهر محرم الحرام سنه ۲۵ داخل سیاهه حضور شد

[illegible]

چوں بعرض مقدس معلےٰ رسید کہ موجب سند
دلیر خان موازی یکصد و بست بیگہ زمین از پرگنہ پالی
سرکار خیر آباد مضاف صوبہ اوودہ از انجملہ بست بیگہ بجہت باغ در سواد قصبہ شاہ آباد
واقع در وجہ مدد معاش عظمت اللہ مقرر است و متنار الیہ اراضی مذکورہ را قابض و
متصرف التماس فرمان والا شان دارد حکم جہان مطاع عالم مطیع صادر شد کہ موازی مذبور
از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش و باغ او حسب النص
مقرر باشد کہ حاصلات آن را فصل بفصل و سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاے
بقاے دولت ابد طراز اشتغال میداشتہ باشد میباید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان
حال و استقبال این حکم والا را مستمر دانستہ اراضی مسطورہ را متصرف او باز گذارند و اصلا
و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل تفلو و پیشکش
و جریانہ و ضابطانہ و محصلانہ و جہرانہ و داروغگانہ و شکار و شکار و دہ یکی مقدمی و صدی
و قانون گوئی و ضبط ہر سالہ و نکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت
نرسانند و در ینباب ہر سالہ سند مجدد نہ طلبند و اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد
آنرا اعتبار نکنند تاکید دانند۔

	تباریخ بست و دوم شہر رمضان المبارک سنہ بست و پنجم از جلوس والا تحریر یافت	

عبارت بجانب پشت پروانہ

شرح یادداشت واقعہ تاریخ روز دوشنبہ ہفدہم شہر ۲۴ شعبان سنہ ۱۰۹۲ھ مطابق
۱۲ شہر ماہ الہی رسالہ سعادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت
بادشاہی قابل مرحمت خلیفہ الہی صدر ربیع القدر قلیچ خان۔ و نوبت واقعہ نویسی کمترین
بندگان درگاہ خلایق پناہ نورالدین محمد قلی بیگ۔ و کہ بعرض مقدس معلےٰ رسید کہ موجب
سند دلیر خان موازی یکصد و بست بیگہ زمین از پرگنہ پالی سرکار خیر آباد مضاف صوبہ
اوودہ از انجملہ بست بیگہ بجہت باغ در سواد قصبہ شاہ آباد واقع در وجہ مدد معاش عظمت اللہ

مصمم شد کہ مرکب جہان کشا نیز در اوائل بدالصوب نہضت فرماید تا بسزا دادن آن باغی را در ملک
خود در کنار شفقی نہادہ آید باید کہ این وقت را کہ بادشاہ روے زمین بنفس نفیس خود متوجہ دفع کافر
شدہ اند غنیمت دانستہ و مراسم خدمت اولیاء عظمت مغتنم انگاشتہ مراعات نمکخوارگی خانہ عادل
شاہیہ نمودہ و مراسم اخلاص کہ از آن شہامت و عقیدت دستگاہ توقع است بعمل آوردہ براے
کار ولی نعمت زادہ خود بہ ہر طریق کہ ممکن و مقدور باشد برفاقت سدی مسعود خان و دیگر امراء
و خوانین از صمیم قلب بتقدیم رسانیدہ نوعے بکوشند کہ کرناٹک و دیگر جاہا کہ از دست رفتہ باز
بتصرف دودمان عادل شاہ درآید کہ این معنی پیش خلائق سبب ذکر جمیل و نزد خالق موجب
اجر جزیل خواہد شد و باعث خوشنودی خاطر بادشاہ جمجاہ کہ با وفی توجہ ذات مقدسش کشورہا
کشودہ می آید و وثوق بر اخلاص این خاندان بہم خواہد رسید و با جراے آن خواہد شد کہ التماس
امداد و عنایات توانیم کرد و توہمات برطرف خواہد شد و با التفات خدیو صورت و معنی بازہ بیجاپور
قرین امن و رفاہ خواہد شد محصلاً بتقاضاے نعمت پروردگی آنست کہ درین ہنگام کہ کافر نجود خواہد
زرماند کوتاہی نورزیدہ جاہاے موروثی را بگیرند بہ تعلل و تغافل نگذارند و کوشش بفسون و
افسانہ باغی خسر الدنیا والآخرۃ و کافر فاجر نپرداختہ بازی آنہا را نخورند و داد مردی و مردانگی
بستانند کہ الوقت سیف والفوت حیف دوازدہم رجب سنہ بست و چہار جلوس ۲۴ سنہ
(سنہ ۱۰۹۳ھ)

(۴۳) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ

بنام دیوان عظمت اللہ خان باقرزئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہر
اورنگ زیب عالمگیر

طرف بالکل جمع شدہ آں نامدار کامگار با فوج گران و توپخانہ فراوان برائے استیصال آں خسران مآل دستوری یافت انشاء اللہ المستعان او ایل شعبان رایات عالیات نیز بآن سمت نہضت خواہد نمود حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ می یابد کہ چوں برائے استخلاص و تسخیر قلاع و بقاع متعلقہ بیجاپور کہ متصرف کافر حربی رفتہ و قابوئے بہتر ازیں دست بہم نخواہد داد خاطر خود را بہمہ جہت جمع و مطمئن داشتہ با تعاق سیادت و نقابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ خلاصہ فدویان بالاخلاص زبدہ دولتخواہان خاص عمدہ پیش قدمان ہر کہ رزم دیر خاتی خان بہادر ظفر جنگ کوکلتاش شروع درین کار نماید و کمر خدمت و اجتہاد بر میان جان بستہ در تقدیم ایں خدمت دقیقہ از دقایق دولتخواہی و دل سوزی مہمل و نامرعی نگذاشتہ ایں معنی موجب مراحم عظیم خود شناسید و ثمرات فدویت و جان فشانی میدانید مزید مراحم بادشاہانہ باشند تحریر فی ہشتم رجب سال بست و چہارم از جلوس والا نوشتہ شد ۱۰۹۳ھ

(۶۱) نقل پروانہ شہربانو بیگم عرف بادشاہ بی

سیادت پناہ شجاعت دستگاہ عمدہ مبارزان رستم لشکران سید شیرزہ خان مشمول مراحم بودہ بداند کہ شکر مراحم بے منتہائی پیشگاہ خلافت کہ بمحض کرم شامل حال ایں بیکس غریب از دار و دیار دور افتادہ شدہ کہ سالہا نگویدکے از ہزاری تواند گذارد و بہ جہت خاطر آں بسالت مرتبت جمع باشد۔ در ہیوا کر را تا مغلوب عساکر گردوں مآثر گشتہ بقدم عجز و زاری آمدہ بملازمت بادشاہ دین و جہان و جہانیان نور باصرۂ دولت ابد اقتران فروغ جبہۂ مالک رقاب قرۃ العین خلافت و دولت محمد اعظم کرد و حضرت و جزیہ وسائر احکام قدسی قبول نمود دریں طرف کارے نماند حکم جہان مطاع صادر شد کہ بادشاہ برادۂ مذکور متوجہ سمت دکن شونلہ جہت دانا

شوکت ..... اورنگ زیب کی پیش قدمی۔ سیوا جی کی موت نے اورنگ زیب کے لئے دکن کا راستہ کھول دیا اورنگ زیب ..... ہادشاہ ..... کو سمت ..... تھی کہ ..... [illegible] ..... دکن ..... ایا۔ یہ ساری کم ہمتی اور بزدلی ..... امرا کی ..... کہ یہ مہم ..... ایک ..... بادشاہ بی ..... [illegible]

وارند متعرض احوال آنہا نہ شوند لہذا حسب الحکم الاعلےٰ قلمی میگردد کہ موضع مذکور را در بیست اصلی
یا داخلی حسب التضمن در وجہ مدد معاش مشار الیہ با فرزندان معافی و تصدیق و یادداشت و فرمان
والاشان و سند مجدد بلا قید اسامی و قسمت دانستہ تصرف آنہا واگذارند و حاصلات آنرا
صرف معیشت خود بانمودہ بدعاے دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند اگر محل و دیگر
چیزے دیگر باشد آنرا اعتبار نکنند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بہ عمل آرند۔
بتاریخ چہار دہم شہر رمضان المبارک سنہ ۲۴ جلوس والا قلمی شد۔

(۶۰) نقل فرمان اورنگ زیب بنام شمزہ خان

سیادت و شجاعت پناہ شہامت و بسالت دستگاہ مورد مراحم بیکران رستم دوران بعنایات
بادشاہی مباہی بودہ بدانند کہ چون درین ایام فیروزی آغاز نصرت انجام وہمگی ہمت والا
مصروف تنبیہ رانا بود و لشکر ظفر اثر از اطراف و جوانب بملک او درآمدہ اورا درمیان گرفتہ
بودند اکثرے خبر از راہ بغاوت و سفاہت باغوای نادولت خواہان تیرہ رای چشم از صلاح
خویش پوشیدہ بہ تہیۂ اسباب بغی و طغیان پرداخت و مصدر کردار ہاے ناہنجار شد
آخر الامر گرفتار اعمال ناشایستہ و افعال قبیحہ خود گشت و طاقت مقاومت از حوصلہ خود فراتر دیدہ
فرار گردید چندین از نوکران راجہ جسونت سنگہ متوفی ہمراہ گرفتہ بکمال خواری و سراسیگی دست
ناکامی و ادبار بیہودہ بولاے رانا میرفت و ازین جہت کہ او بخانہ خرابی خود راضی شد آن
راندۂ درگاہ جہان پناہ را در سرزمین خویش جا نداد۔ قرین خیبت و رخت عزیمت
جانب دکن کردہ باسیر جہنمی نمک حرام خلق گشتہ وازانجا کہ فرزند برخوردار نامدار عالی تبار غرۂ
ناصیۂ عظمت قرۂ باصرہ خلافت فروغ دودمان ابہت و بختیاری چراغ خاندان شوکت
و تاجداری اختر برج حشمت گوہر درج سلطنت نہال بوستان جاہ و جلال بہار چمن عزو
اقبال والانسبت سعادت توام بادشاہ زادۂ جہان و جہانبانیان محمد اعظم مرۃ بعد اُخریٰ بر
سہر رانارفت بمقتضاے دوربینی و مآل اندیشی طریق عجز و انکسارش بملاقات فرزند اقبال مند
آمد جمیع احکام پیشگاہ خلافت از جزیہ و جرمانہ قبول نمودہ تعہد نمود کہ باغی و نوکران راجہ متوفی
را در تعلقۂ خود راہ ندہد تقصیرات او بعفو و صفح مقرون گردید خاطر او بہاے دولت ابد مدت آئین

شرح ضمن دروجہ انعام خان زادہ فتح معمور خان از موضع خانپور تہ شاہ آباد از جملہ دیہات التمغا عملہ پرگنہ پالی من ابتدائے فصل خریف توی ئیل ۱۰۸۷ ف مرحمت شد قلمی شدہ

۱۲ رمضان المبارک ۱۰۹۱ ہجری
نقل ... دیوان رسید
خواجہ ... [illegible]
مطالبہ از ابتدائے فصل خریف
توی ئیل ۱۰۸۷ ف ... [illegible]
شرح ... [illegible]
... [illegible] انعام
... ابتدائے فصل خریف
۱۰۸۷ ف
[illegible]
۲۰ رمضان المبارک

ایک موضع اصل

۱۸ ... ۱۰۹۱

(۵۸) نقل سند نواب دلیر خان بنام فتح معمور خان

مہر: جلال داشت ز روز ازل چو صدق ضمیر / دلیر خان شدہ از الطاف شاہ عالمگیر

متصدیاں مہمات حال و استقبال تہ شاہ آباد محال وطن بدانند

کہ موضع خانپور عرف اودہرپور در وجہ انعام برخوردار اقبال مند فتح معمور خان من ابتدائے فصل خریف ۱۰۸۷ ف یکہزار ہشتاد و ہفت فصلی مرحمت گشتہ بود درینولا کسان برخوردار مسطور درباب گذر و باغ ولی نعمت مرحومہ بعرض رسانیدند کہ عاملان پرگنہ جہت حاصل مزبور مزاحم میشوند لہذا من ابتدائے فصل خریف ئیل ۱۰۸۸ ف حاصلات گذر راہ و باغ حضرت ولی نعمت کہ در موضع مسطور است حسب الضمن مرحمت نمودہ شد باید کہ حاصل گذر و باغ تعلق و تصرف کسان برخوردار واگذارند و از محصول ۱۰۸۷ ف مزاحم نشوند درینباب قدغن دانند

تحریر فی التاریخ پنجم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۰۹۱ ھ ایکہزار نود و یک ہجری

باغ نورکل
بمساحت لایق زراعت
مورخه سنه ۱۰۸۲ هجری
موافق سنه ۱۸
باغ معمور

حوض باغ نورکل
بامسگه لایق زراعت
مورخه سنه ۱۰۸۲ هجری
موافق سنه ۱۸

(۵۷) نقل سند نواب دلیرخان بنام فتح محمد خان

متصدیان مهمات حال واستقبال پرگنه پالی از تعلق شاه آباد
سرکار خیرآباد صوبه اوده بدانند۔
موضع مانپور خاص از تعلق شاه آباد از جمله دیهات التمغا
عمله پرگنه مرقوم زبدة العام برخوردار اقبال آثار محمود ملک
ابتدای فصل ربیع توی ئیل سنه یکهزار وهشتاد وهفت فصلی حسب العرض مرحمت
گشته شد بایدکه از موضع مسطور تعلق رفع کسان برخوردار واگذارند که محاصلات آنرا متصرف
بوده در ازدیاد آبادانی وتکثیر زراعت وعمارت جهد بلیغ بکار برند۔
در عهده قدغن دانند۔ فی التاریخ نوزدهم شهر رمضان المبارک سنه ۱۰۸۷

حاصل لیست
ملاحظه نماید
مس نویسی

جانب پشت

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز چہارشنبہ یازدہم شہر شوال سنہ ۲۰ جلوس والا موافق سنہ ۱۱۸۰ ہجری مطابق مہراہی برسالہ سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت خلیفہ الہی صدر رفیع القدر رضوی خان و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ حسام الدین حسین قلمی میگردد کہ بعرض مقدس معلی رسید کہ بموجب اسناد حکام موضع کنہرپور و جوگی پور عملہ پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضافات صوبہ اودہ در وجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و بجہت سکونت و آبادانی و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ حقایق و معارف آگاہ عارف باللہ شیخ ہدایت اللہ مقرر است و مشارالیہ مواضعات مذکور در تصرف قابض و متصرف التماس فرمان والاشان دارد حکم جہان مطاع عالم مطیع صادر شد کہ مواضعات مسطور در تصرف را بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و بجہت سکونت و آبادانی و صرف باغ و چاہ و حوض و خانقاہ باو مرحمت فرمودیم اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند واقعہ ۱۹ شوال سنہ ۲۰ جلوس والا مطابق تصدیق یادداشت قلمی شد شرح بخط سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ صدر رفیع القدر رضوی خان آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس مطابق واقعہ است شرح بخط موتمن الدولت العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت خان شجاعت نشان جمدۃ الملک مدار المہام آنکہ بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت لایق الاحسان لطف اللہ خان آنکہ سیوم شہر محرم الحرام سنہ ۲۰ جلوس میمنت مانوس مکرر بعرض مقدس رسید شرح بخط خان شجاعت نشان جمدۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان عالیشان قلمی نماید۔

مواضعات در تصرف بدستور سابق

کنہرپور موضع جوگی پور موضع

موضع موضع

ہفت گہ رقبہ سا گہ رقبہ

نما گہ

مابسط بہنائی والی حوض عبداللہ میان والی

(۵۵) نقل سند نواب دلیر خان

بنام فرزندان حضرت شیخ محمد مہدی قادری قدس اللہ سرہ العزیز

ہو المستعان

جلال الدین ... محمد ... دلیر خان ... عالمگیر

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد بعنایت امید وار بوده بدانند چون موضع جوگی پور و شمس پور که در وجہ نذر و وطن مغفرت پناہ شیخ محمد مہدی مقرر بوده من ابتدائے فصل خریف اودی ئیل سنہ ۱۰۸۴ فصلی بشرافت و حقایق آگاہان نتیجۃ الکرام شیخ محمد مراد و شیخ ہدایت اللہ و شیخ منور پسران آمرحوم بحال داشتہ شد باید کہ بتعلق و تصرف ایشان واگذارند کہ بخاطر جمع بدستور سابق حاصلات آنرا صرف معیشت خود نموده در شاہ آباد سکونت داشتہ باشند و خانہ و زمین زرعی کہ از سابق دران موضع متعلق کسے باشد حقایق آگاہان از انہا مزاحم نشوند کہ ہر کدام عمل و دخل خود داشتہ باشد دریں باب تاکید دانند تحریراً فی التاریخ ہفتدہم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۰۸۵ ہجری۔

جانب پشت

ملاحظہ نمایند۔ بتاریخ ۱۷ شہر رمضان سنہ ۱۰۸۵ھ داخل سیاہہ حضور ہر دو موضع بموجب پروانہ فضیلت پناہ پیر خان جیو از ابتدائے فصل خریف لوی ئیل سنہ ۱۰۸۴ فصلی بحال داشتہ شد مواضعات

محمد حافظ لطفی منتظم صدرت

ملاحظہ نمایند۔ مقررہ دیہات در وجہ نذر و وطن باسم محمد مراد وغیرہ پسران مغفرت پناہ شیخ محمد مہدی من ابتدائے فصل خریف سنہ ۱۰۸۴ مقرر شد تعلق کسان آنہا واگذارند شرح دستخط والا پناہ خواجہ مالچند دیوان آنکہ حسب الامر بموجب پروانگی فضیلت پناہ پیر خان من ابتدائے فصل خریف لولی ئیل پروانہ فصلی نمایند۔

سالہ ۵
۱۴

بندگان حضرت خدیوِ زمین و زمان خداوند مکین و مکان ذریعہ امن و امان وسیلہ آرامش عالمیان ظل ظلیل ایزد متعال نائب جمیل داور بیہمال مظہر اتم پروردگار رحمت اعم آفریدگار بانی مبانی جہانبانی مشید قوانین گیتی ستانی خلافت پناہ ظل اللہ مسطورہ تاریخ دوازدہم شہر جمادی اول سنہ ۱ جلوس والا موازی مذکور از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض و تصرف از فصل خریف سچی ئیل در وجہ مدد معاش مشارالیہم حی و قائم حسب الضمن مقرر گشتہ می باید کہ بر طبق فرمان والاشان عمل نمودہ اراضی مذکور را بتصرف آنہا بازگذارند و اصلاً مطلقاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند و بوجہے بین الوجوہ طلب و طمع ننمایند کہ محاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف معیشت خود ہا نمودہ بوظائف دعاگوئی دوام دولت قاہرہ اشتغال نمایند اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند در ینباب قدغن نمایند بتاریخ ۱۹ شہر شوال سنہ ۱۲ جلوس میمنت قلمی شدہ

(۵۳) نقل سند نواب دلیر خان

مہر نواب دلیر خان

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند موازی پنج بیگہ زمین پختہ برائے آبادی از قصبہ شاہ آباد مذکور بہ فیروز و الٰہ بخش چوبداران مرحمت نمودہ شد باید کہ زمین مذکور متصل حویلی ہمرائے بمود بدہند کہ تا مبرد ہا محلہ خود را علیحدہ آباد کردہ بخاطر جمع آباد باشند و از رعایائے پیرامون حویلی آنجا ہیچ یکے مزاحم نشود در ینباب تاکید حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ غرہ محرم سنہ ۱۰۸۷ یکہزار و ہشتاد و ہفت ہجری

(مہر: حافظ محمد تقی) (مہر: حافظ محمد منعم)

گردید باید کہ اراضی مذکور بجائے کہ مناسب دانند پیمودہ وچک بستہ دہد کہ مرروع ساختہ حاصلات آنرا متصرف شدہ در سرانجام خدمت مذکور بہ دیانت وامانت وحسن سلوک با رعایا وسکنۂ قصبۂ مسطور کہ باعث مزید آبادانی ست سرگرم وساعی باشد زیادہ مبالغہ رفت۔ تحریر تاریخ شہر صفر ختم اللہ وسیلۃ الظفر ۱۰۷۷ھ

عصمت اللہ — دیال ہرراے

(۵۱) نقل سند اورنگ زیب

گماشتہائے جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف صوبہ اودھ بدانند آنکہ چونکہ مواری سہ صد بیگہ گراہی بموجب فرمان عالی شان حضرت شاہ عالمگیر چہارم شعبان المعظم سنہ ۱۲ جلوس مدد معاش شیخ کمال وفرزندان در پرگنہ مذکور مقرر نمودہ مشارالیہ ودیعت حیات سپردہ در یں ولا شیخ کریم اللہ وغیرہ ورثۂ متوفی مذبور کہ بسبب بستہ حاضر آمدند شہود برشہادت دادند کہ ہماں استحقاص حق وقایم وقابض ومتصرف اند بنا بر آں حسب الحکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع بہ تصدق فرق مبارک بندگان حضرت خدیو جہان خدا وندزمان باعث امن وامان مظہر اتم پروردگار رحمت اعظم آفریدگار حامی شریعت غرہ سند ضیا جلیعۃ الرحمانی اراضی مذکورہ بدستور سابق بتبرہ قبض وتصرف حسب النص آنہا مقرر ومسلم داشتہ شد می باید کہ اراضی مذکور از جاگیر وکروری مستثنی دانستہ بہ تصرف آنہا گذارند کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی دوام مشغول باشند۔

(۵۲) نقل سند نواب دلیر خان بنام شیخ مصطفیٰ وغیرہ

گماشتہ ہائے جاگیرداراں وکروریاں حال واستقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف بصوبہ اودھ بدانند۔

کہ چوں بموجب سند امارت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ لایق العنایت والاحسان دلیر خان وتجویز صد مواری پنجاہ بیگہ زمین گراہی از پرگنہ مذکور در وجہ مدد معاش شیخ مصطفیٰ وغیرہ مقرر است در یں ولا بر بموجب فرمان عالیشان سعادت

وِصد دوی قانون گوی × وضبط ہرسالہ بعد از تشخیص چک وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی
ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند ودرین باب ہرسالہ سند مجدد × نطلبند واگر درمحلی
دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند بتاریخ چہارم شہر ربیع الاول سنہ پنج ازجلوس
والا نوشتہ شد۔

(۴۹) نقل فرمانِ مہری اورنگ زیب

بعطائے یومیہ عـ ازخزانہ لاہور بنام محمد باقر نبیرہ عبداللطیف مورخہ ۱۹ر شعبان سنہ ۶
جلوس م ۱۰۷۴ھ ۱۶۶۴ء

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت کہ مبلغ یکروپیہ
بلاقصور یومیہ ازخزانہ دارالسلطنت لاہور دروجہ مددمعاش محمد باقر نواسہ
ملاعبداللطیف سلطانپوری کہ طالب علم کثیرالعیال است حسب الضمن مقرر ومفوض باشد
انرا صرف × مایحتاج خود نمودہ بدعاء بقاء دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشد می باید کہ
حکام وعمال × متصدیان مہمات ومتکفلان معاملات ودار وغگان ومشرفان حال واستقبال
آنجا در استمرار × واستقرار انحکم اشرف اقدس اعلےٰ کوشیدہ مبلغ مذکور را ازخزانہ مزبور
بشار الیہ میرسانیدہ × باشند واز انجملہ چیزی قاصر ومنکسر نگردانند ودرین باب ہرسالہ
حکم وسند مجدد نطلبند واگر درمحلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند بتاریخ نوزدہم شہر
شعبان سنہ شش ازجلوس والا نوشتہ شد۔

(۵۰) نقل سند نواب دلیرخان

مہر نواب دلیرخان

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ پالی بعنایت امیدوار بودہ بدانند
موازی پنجاہ بیگہ بگز الٰہی زمین بنجر افتادہ خارج جمع لائق زراعت در
وجہ انعام میکو چودھری بازار شاہ آباد من ابتدائے فصل خریف لوی ئیل سنہ ۱۰۸۴ف مقرر

پھگایواں	کچلیہ بخواجہ کلاں پور	کریامؤ	رسالپور	یتھا	روپاپور لہر
بے موضع		دو موضع		دو موضع
اصلے داخلے		اصلے داخلے		اصلے داخلے
اموضع	دو موضع	اموضع	اموضع	اموضع	اموضع
جمع دامے				

جہیاسٹھ ہزار

رسالہ بادشاہزادہ کامگار نامدار گرامی نسب عالی تبار نور حدقہ خلافت و ابہت نور حدیقہ سلطنت و دولت فروغ دودمان عزو اقبال چراغ خاندان جاہ وجلال والاگہر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان ستودہ خصال حسنہ شیم شاہزادہ محمد اعظم (مہر: شاہ عالمگیر)

(۴۸) نقل فرمان ہی اورنگ زیب

عطائے اراضی یکصد بگیہ در پرگنہ بہت سرکار سہارنپور صوبہ دار الخلافہ شاہجہاں آباد بنام مسماۃ صاحب دولت و دیگراں بطور مدد معاش مورخہ ہم ربیع الاول سنہ جلوس ۱۰۷۳ھ / ۱۶۶۲ء

در یں وقت فرمان عالیشان فرخندہ عنوان شرف صدور یافت کہ موازی یکصد بگیہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع از پرگنہ بہت متعلق سرکار سہارنپور من مضافات صوبہ دار الخلافہ شاہجہاں آباد × از حریف پارس ئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ صاحب دولت وغیرہا حسب الضمن مقرر و معوض باشد کہ حاصلات × آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف مایحتاج خود نمودہ بدعای بقای دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند × می باید کہ حکام و عمال و جاگیر داران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم بلا × کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ تصرف آنہا بار گذاشتہ اصلا و مطلقاً تغیر و تبدیل × بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل تلعہ و پیشکش و جریانہ و ضابطانہ و محصلانہ و × مہرانہ و داروغانہ و شکار و بیگار و دہ نیمی و مقدمی

موضع
اصلی داخلی
موضع
جمع واسے حسب الحکم
چھ لے دام لک
از تہ شاہ آباد عرف الکی گان
موضع دولاکھ تراسی ہزار دام
اصلی داخلی
موضع
جمع واسے
فی التاریخ شہر محرم سنہ جلوس

جانبِ پشتِ فرمان

شرح یادداشت واقعہ تاریخ روز شنبہ سوم شہر رمضان المبارک سنہ ۵ جلوس مقدس مطابق سنہ ۱۰۷۲ موافق اردی بہشت ماہ الٰہی برسالہ نواب قدسی القاب نور حدقہ خلافت و ابہت نور حدیقہ سلطنت و دولت فروغ دودمان عز و اقبال چراغ خاندان جاہ جلال والاگہر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان ستودہ خصال خجستہ شیم ۔ و بمعرفت وزارت پناہ کفایت دستگاہ شایستہ اصناف و مراحم تفقدات سزاوار صنوف عواطف و تلطفات راجہ رگھناتھ و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ محمد علی الحسینی قلمی میگردد کہ چون درینولا بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید کہ امارت پناہ دلیر خان از درگاہ فضل و کرم التماس دارد کہ در جمع پرگنہ پالی من اعمال سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ مبلغ بست و شش لک دام بجاگیر خان مشار الیہ تنخواہ است شش لک دام اضافہ شود کہ جملہ اصل و اضافہ سی و دو لک دام باشد مبلغ شش لک دام مذکور بطریق انعام التمغا از مواضع تہ شاہ آباد عرف انگی وغیرہ از مواضع پرگنہ مذکور بموجب مسطور فی الذیل بجہت وطن مرحمت شود لہذا حکم جہان مطاع عالم مطیع صادر شد کہ مبلغ شش لک دام بر جمع پرگنہ مذکور اضافہ نمودہ مواضع تہ شاہ آباد وغیرہ دیہات مذکور را من ابتدای ربیع پارس ئیل بانعام خان مومی الیہ بجہت وطن برسم التمغا سوای طلب منصب عطا فرمودیم تتمہ بست و شش لک دام را بجاگیر خان مشار الیہ حساب نمایند و مطابق فہرست جات قلمی شد شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ راجہ رگھناتھ برسالہ نواب قدسی القاب ستودہ خصال خجستہ شیم و بمعرفت کمترین بندگان درگاہ داخل واقعہ نمایند ۔ شرح حاشیہ بخط واقعہ نویس مطابق واقع است شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ شایستہ اصناف مراحم تفقدات سزاوار صنوف عواطف و تلطفات راجہ رگھناتھ بعرض مکرر نمایند

شرح بخط سیادت پناہ رفعت و معالی درگاہ اشرف خان آنکہ نہم شہر رمضان سنہ ۵ جلوس مبارک مکرر بعرض مقدس نمایند ۔ شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ شایستہ اصناف مراحم و تفقدات سزاوار صنوف عواطف تلطفات راجہ رگھناتھ فرمان عالیشان قلمی نمایند ۔

کفایت شعار و خوانین رفیع القدر عالیمقدار و عاملان علیجاہ حالی و حال ساتران اشغال دیوانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم والا کوشیده مواضع مذبوره را بتصرف حاجی مستارالیه ظهراً بعد ظهر و نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن او بازگذارند و دریچ وقت و زمان تغیر و تبدیل بقواعد و ضوابط آن راه ندهند و از جمیع وجوہات و عوارضات معاف و مرفوع القلم شمرند و درین باب هر ساله حکم و سند مجدد نطلبند و سبیل چودهریان و قانونگویان و رعایا و مزارعان آن مواضع آنکه دیهات مسطوره را انعام آنها مقرر دانسته مالواجبی و حقوق دیوانی را موافق حق و حساب بخان موی الیه جواب گو و از اخلہ چیزی قاصر و مقصر نگردانند و از احکام و ضوابط حسابی آنها بیرون نروند و از فرموده تخلف و انحراف نورزند بتاریخ بستم ذی حجه سنه پنج از جلوس والا نوشته شد۔

بقیہ نوٹ صفحہ نمبر ۷ متعلق فرمان نمبر ۴۷۰ ۔ کی مہم فتح کی۔ دلیر خان ہی نے سلطنت بیجاپور کو فتح کیا دلیر خان نے قلعہ دیوگڑھ اور چاندہ پر لشکر کشی کر کے فتح کیا اور وہاں کے راجاؤں سے پیشکش وصول کیا دلیر خان کی مہر میں یہ سجع کندہ تھا۔ جلال داشت بدوران چو صدق تقریر + دلیر خان شدہ از لطف شاہ عالمگیر +

مآثر الامرا میں لکھا ہے کہ عالمگیر کے جلوس کا چھبیسواں سال تھا کہ بادشاہ نے دلیر خان کو شہزادہ محمد اعظم کے ساتھ بیجاپور کی مہم کے لیے مقرر کیا تھا اس زمانے میں بادشاہ خود اورنگ آباد دکن میں تھا سنہ جلوس ۲۷ مطابق ۱۰۹۴ھ میں دلیر خان نے انتقال کیا دلیر خان قوی ہیکل و بسیار زورمند بود و حکایتہائے عجیب از قوت و شجاعت او مشتہر است و در سلوک خود بسیار صاف طبع و بشاش نصیب بود و از موافقت زمانہ و یاوری طالع از ابتدائے عمر تا انتہا اسباب دولت و شوکت ما ہیچ گاہ سیلی زمانہ نخورد و دولت و فراوانی بہ کشید (ماخوذ از مآثر الامرا)

قطعہ تاریخ انتقال دلیر خان۔ غبار آلودہ شد دیار ماتم آن والا شان + مکدر شد ہمہ عالم نقل است بساط دوران +
تفکر کردم تاریخش برآمد از سر مصرع + دلیری از جہان برد و شجاعت ملک ہندوستان +

لفظ ”غم خان“ میں دلیر خان کی رحلت کا مادہ ہے۔

نواب دلیر خان کا مقبرہ شاہ آباد کے شمال کی جانب واقع ہے یہ عمارت نہایت شاندار و مضبوط اور تعمیر کے نقش و نگار کے اعتبار سے لاثانی ہے۔ تیسرا حصہ جو سب سے بلند تھا اور جس کے اوپر کلس چڑھا ہوا تھا گر گیا مگر وہ ابتک باقی ہے جب پورا تھا تو شام کے وقت اس پر سے دلی اس پر شکر شاہجہاں پور کے چراغ دیکھا کرتے تھے اب یہ مقبرہ آثار قدیمہ میں داخل ہو گیا ہے اور تیرہ ہزار روپیہ اس کی مرمت کے لیے گورنمنٹ سے عنایت ہوئے ہوا تھی تعمیر مقبرہ کے لیے کئی دیا۔ اس مقبرہ کے نیچے شاہ عالم اورنگ زیب نے ایک موضع سرائے لنگر معاف کیا تھا وہ بھی سکھ وغیرہ گردی کے تسلط ہو گیا۔

چون بعرضِ اشرف اقدس اعلیٰ کہ سید شجاعت و شہامت شعار

جلادت و بسالت آثار سردار مراحم نمایان لائق العنایۃ

والاحسان دلیر خان التماس دارد کہ برجمع پالی من اعمال سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودہ کہ مبلغ بست و شش لک دام بجاگیر خان مشارالیہ تنخواہ است شش لک دام اضافہ شود کہ از اصل و اضافہ جملہ سی و دو لک دام باشد و مبلغ شش لک دام مذکور بطریق انعام التمغا از موضع پتیہ شاہ آباد عرف انکئی وغیرہ من اعمال پرگنہ مرقوم بجہت وطن بہ بندہ مرحمت شود لہذا حکم جہانمطاع واجب الاتباع شرف صدور یافت کہ دیوانیان عظام مبلغ شش لک دام برجمع پرگنہ مزبور اضافہ نمودہ موازی سی و ہفت موضع پتیہ مسطورہ وغیرہ را از ابتدائے فصل ربیع پارس ئیل در وجہ انعام خان مومی الیہ بجہت وطن بطریق التمغا سوای طلب منصب حسب الضمن مقرر دانستہ تتمہ بست و شش لک بجاگیر خان مشارالیہ اعتبار نمایند و می باید کہ فرزندان کامگار بختیار و امرائے ذی شوکت نامدار و وزرائے صائب رائے

نوٹ نواب دلیر خاں بانی شاہ آباد کے مفصل حال دیکھنا ہو تو نامۂ مظفری میں دیکھیئے۔ یہاں بالکل مختصر لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ آپ کا نام جلال خاں تھا اور دلیر خاں خطاب تھا۔ افغان باقرزائی تھے۔ ان کے والد دریا خاں بریر کے باشندے تھے جو نواح پشاور میں ایک قصبہ ہے۔ دریا خاں سے امیرالامرا خان جہاں لودی اس قدر خوش تھا کہ دونوں پگڑی بدل بھائی تھے۔ انہیں کی وساطت سے نورالدین جہانگیر بادشاہ کے دربار میں ملازم ہوا اور منصب سہ ہزاری و سہ ہزار سوار سے سرفرازی ہوئی چند دنوں کے بعد دریا خاں شاہزادہ خرم کے اتالیق مقرر ہوئے یہ اپنے باپ کی بدولت مقربان شاہی ہو گئے اور اپنے کارناموں کی بدولت شاہجہاں بادشاہ ان کی بڑی قدر کرنے لگا اور متواتر سرفرازیاں ہونے لگیں۔ غرض شاہجہاں ہی کے عہد میں دلیر خاں کو چار ہزاری منصب عطا ہوا۔ عالمگیر بادشاہ کے عہد میں بھی ان کے مراتب بڑھتے گئے بعد تخت نشینی ہاتھی اور ہتھنی مرحمت فرمائی۔ جنگ اجمیر میں دارا شکوہ کو دلیر خاں نے شکست دی۔ نواب موصوف نے ملک بنگالہ کو فتح کیا۔ پھر نواب موصوف مع راجہ جے سنگھ کے دکن گیا اور سیواجی مرہٹے

منظور داشتہ نزودے خود را الحصور رسانند کہ در اشفاق و مہربانی انشاء اللہ تعالیٰ دقیقہ نامرعی
نخواہد ماند و خاطر انجاب را بعنایت الغایت متوجہ انتظام احوال خیر مآل خود دانند زیادہ
چہ نویسد نوبیق رفیق باد ۲۹ ابان سنہ ۴ نوشتہ شد۔

مہر آصف خان بجا مہشت   مسطور مندرجہ ذیل برحاشیہ از قلم اورنگ زیب عالمگیر

اقبال آثار اصلا مطلب ایشان ازیں ارادہ نامعقول کہ پیش گرفتہ معلوم شد اگر از ما آزرده حظ
با مہربانی این جانب است خطایے محض است ما دریں مدت اقتدار و اعتبار بکدام دشمن خود
در مقام انتقام شدہ ایم کہ بہ نسبت آن فرزند بے اعتنائی می نمودہ باشیم و تقصیرے کہ ازاں
فرزند بظہور رسیدہ کدام است کہ ایں ہمہ واہمہ بخاطر راہ میدہند زنہار از ہیچ ممر چیزے
بخاطر نرسانیدہ نزودے روانہ درگاہ خلایق پناہ گردند زیادہ چہ نویسد العافیۃ بالعافیۃ
والسلام

(۴۷) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب دلیر خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مع آدم ..... ۱۷ ار رمضان سنہ ۲ بتاریخ

۱۵ ار رجب سنہ ۲ داخل

تباریخ بست و دویم شہر شعبان المعظم سنہ ۸ جلوس والا انتخاب شدہ
نقل بدفتر دیوان الصدارت العالیہ رسید لہا معہ محمد یوسف
مع آدم مشارالیہ داخل شد ازروہ نمودہ شد
موافق ..... است ص

بموجب یادداشت واقعہ اسلے
فرمان والاشان نوشتہ شدہ بتاریخ بیست ہفتم شہر رجب سنہ ۳ جلوس معلے موافق سنہ ہجری
داخل سیاہہ نمودہ شد لہا
مطابق مہر در دیماہ نقل دفتر صاحب ..... رسید
مع یک .....

نوٹ - یہ فرمان بہت کرم خوردہ ہے طول میں ۳ - ۹½ عرض میں ایک فٹ آٹھ انچ۔

(۴۶) نقل فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب

بنام شیخ فرید المخاطب بہ احتشام خان اخلاص خاں

مشیخت پناہ رفعت ونجابت دستگاہ نتیجۃ الاکابر خلف الاماجد فرزندی اعزی شیخ فرید در پناہ خدا بودہ بعافیت باشند

بعد از سلام عافیت فرجام معلوم الفرزند بودہ باشد کہ منور وقت آن نرسیدہ کہ ترک منصب دنیا کردہ گوشہ نشینی اختیار نمایند ہرکس شما را باین طریق ترغیب دادہ دانستہ باشید کہ دوستی نکردہ است چہ معنی دارد کہ شما از خانہ زادان خوب این درگاہ آسمان جاہ بودہ باشید درینوقت کہ اول جوانی و روز تردد و کارطلبی شما است خود را برکنار نیدہ گوشہ گیر ند عزت آثار تاج خان را بخدمت شما فرستادہ کہ شما را بنصایح دلپذیر از این ارادہ باز آوردہ باشما بحضور آید۔ اللہ اللہ گفتہ او را گفتۂ اینجانب دانستہ بہبود و خیریت خود را

بشارات مسماة مسماة مسماة مسماة مسماة لطف النساء

بشارات النساء سید النساء رابعه خدیجه مقبوله فضیلت صبیگه

صبیگه صبیگه صبیگه صبیگه صبیگه

مسماة مسماة مسماة مسماة مسماة مسماة

اکرام النساء زینت النساء زهره شریفه چهوتی رحیمه مرضع

صبیگه صبیگه صبیگه صبیگه صبیگه صبیگه

مسماة مسماة مسماة مسماة

حمیده سعیده عابده ساجده زاهده

صبیگه صبیگه صبیگه صبیگه

نقل خط انور

صدر الصدور سند بهد

عرضی وکیل فضیلت وکمالات دستگاه مولوی ثناء الله ولد مولوی حبیب الله مزین بدستخط انور تحریر محمد مسعود حال محلی رسید که مواری یکهزار بیگه زمین از موضع لودری و غیره عمله پرگنه پالی پت سرکار و صوبه دار علاقه شاهجهان آباد در وجه مدد معاش مسماة معصومه وغیرها مورثان موکل مقرر بود آنها از مدت فوت شده‌اند و مسماة عفیفه وغیرها ورثه متوفیات متعلقان موکل ی دایم و بر اراضی مسطوره قابض و متصرف اند و فرامین وغیره اسناد در هنگامهای غارت رفته لفقدان اسناد و حکمنامجات مدست دارند امید وار فضل و کرم خسروانه که بعطای فرمان والاشان از آن سرافراز شوند و بنام صدر الصدور دستخط انور مزین شود که تصدیق اراضی مسطوره محل قدیم بدستور سابق بنام موکلات ما فرزندان دیده و دانسته بدهد

حاشیه پر تاریخ پانزدهم شهر ذی الحجه سنه ... تاریخ بست و دوم شهر ذی قعده جلوس الا

هم ذیحجه سنه داخل سیاهه حضور کل سوده شد نقل بدفتر هیچ معطلی رسید

مهر سند لها ص آدم مشار الله

تاریخ بیست و هم شهر رمضان المبارک سنه جلوس الا بواقعه مقابله شد

موافق سنه ... هجری داخل دفتر کرده شد داخل روز نامچه واقعه

امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والاعتبار رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ داخلواقعہ نمایند شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت وایالت منزلت زبدہ خوانین بلندمکان قدوہ فدویان عقیدت نشان لایق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ عبید اللہ خان بہادر . . . . آنکہ داخلواقعہ نمایند شرح دستخط واقعہ نگار مطابق واقعہ کل است شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر سپہ سالار آنکہ بعرض ضیگزاران شرح دستخط وزارت و امارت پناہ واقبال و اجلال دستگاہ رکن السلطنۃ العالیہ عضد الخلافۃ الخاقانیہ منظور نظر حضرت ظل سبحانی سرافراز خلافۃ الرحمانی فدوی عقیدت نشان ضیاء الدولہ سعد اللہ خان بہادر آنکہ بتبیت و چہارم شوال سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس معلی رسید شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ فرمان والاشان قلمے نمایند بموجب دو قطعہ فرامین عہد حضرت خلد منزل مرحوم مختلفہ موازی یکہزار بیگہ زمین مخلفدیم از موضع سلونڈری وغیرہ عملہ پرگنہ مسطور دروجہ مدد معاش اسماۃ معصومہ وغیرہ مقرر بود۔

بالے بیگہ زمین مخلفدیم

فرمان باسم معصومہ وغیرہا مرقوم ہفتم شعبان سنہ احد درعہد حضرت فردوس والا مکان پروانہ بحالے تحریر یافت وزیر الملک عنایت اللہ خاں بہادر مرقوم ۵ جمادی الثانی سنہ ۳ حاصل نمودہ

حما بیگہ زمین

فرمان باسم لاہوری خانم وغیرہا مرقوم بستم شعبان سنہ احد درعہد حضرت فردوس والامکان پروانہ بحالی بمہر وزیر الممالک مرقوم ۵ جمادی الاول سنہ ۳ حاصل نمودہ

حما بیگہ زمین

. . . . . . درینولا بنام مشار الیہا وغیرہا ورثہ متوفات مرحمت شد

الے بیگہ از مخلفدیم

از موضع مسطور	از موضع نرسنگھ پور
لما بیگہ	بما بیگہ

۱۶۷ عالمگیر
بادشاہ غازی
عبد
الحمید احد خانہ زاد
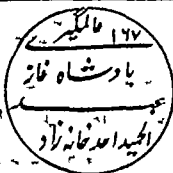
مہر عبدالحمید خانہ زاد
عالمگیر بادشاہ غازی

۱۴ رجب المرجب سنہ جلوس معلی

۱۶۷ عالمگیر
بادشاہ غازی احد
گنگاداس فدو
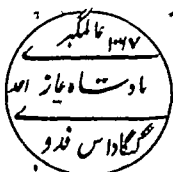
مہر گنگا داس فدوی عالمگیر بادشاہ غازی
اس مہر میں (احد) کا لفظ عالمگیر بادشاہ غازی کے
آگے ہے جس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا اور دستخط اور سنہ وغیرہ جا بجا شکستہ ہیں جو پڑھے نہیں جاتے۔

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز یکشنبہ ہفتم شہر رمضان المبارک سنہ ۳ جلوس مبارک معلی
موافق سنہ ۱۰۷۱ ہجری مطابق ۲ ار خورداد ماہ رسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و
ایالت منزلت زبدہ خوانین ملید مکان قدوہ مریان عقیدت نشان لائق العنایت والاحسان
مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ عبداللہ خان بہادر واقعہ نویسی
کمترین خانہ زاد آں درگاہ خلایق پناہ نعل سنگہ قلمی می گردد حکم صادر شد کہ مواری یکہزار
بیگہ زمین متعلقہ ارموضع لوہدری وغیرہ عملہ پرگنہ پانی پت سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہاں آباد
در وجہ مدد معاش مساۃ عجیبہ وغیرہا ورثہ مساۃ معصومہ وغیرہ با متعلقات فضیلت وکمالات
دستگاہ مولوی ثناءاللہ و مولوی حبیب اللہ دیدہ و دانستہ با فرزندان مرحمت فرمودیم اگر
در جائے دیگر چیزے داشتہ باشند آں را اعتبار مکنند واقعہ ہم ہشتم شہر شعبان المعظم سنہ ۲ موجب
تصدیق یادداشت قلمی شد شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت سرلت
دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندۂ لوائے شوکت و
حشمت طرازندۂ نشاط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و دریان روائی اعتماد سلطنت
وکشور کشائی . . سائی مبارک جہان ستائے عیش گرامی محافل کامرانی دقیقہ یاب
سرائر بادشاہے رمز شناس مزاجدانے واگاہے جوہر مراتب حقیقت و وفا درع
شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار دانی
سیف القلم مدار امور سالم قدوہ امیں ملید مکان و عظیم الشان در بیعائب تدبیر ممالک مدار

وبموجب فرامین عہد حضرت دروجہ مدد معاش مسماۃ معصومہ وغیرہ مقرر بود بعد فوت او
مسماۃ عجیبہ وغیرہ ورثہ متوفیات متعلقان فضیلت وکمالات دستگاہ +
مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ حی و قایم و بر اراضی مذکورہ قابض ومتصرف اند و اسناد
آنہا در ہنگامہ ہا بغارت رفتہ از فضل و کرم خسروانہ امیدوار است کہ بہ فرمان والاشان مجدد
بدستور سابق مرحمت شود حکم جہانمطاع و آفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف صدور وعز
ورود یافت کہ اراضی مزبورہ را از محل قدیم دروجہ + مدد معاش آنہا بدستور متوفیات موافق
معمول سابق بجال داشتہ حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آنرا صرف معیشت خود ہا نمودہ
بدعاء بقاء دولت + روز افزون مواظبت نمودہ باشند باید کہ حکام وعمال وجاگیرداران
وکروریان حال واستقبال در استقرار واستمرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ اراضی مزبورہ را
محل قدیم + متصرف آنہا وا فرزندان باز گذارند اصلا و مطلقاً تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند وبعلت
مال وجہات واخراجات مثل قتلغہ وپیشکش ومحصلانہ ومہرانہ وداروغگانہ وبیگار وشکار وده نیمی
ومقدمی وصد دوی وقانونگوئی وضبط ہر سالہ + وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات
سلطانی مزاحم ومتعرض نشوند درین باب ہر سال سند مجدد نطلبند اگر در محل دیگر داشتہ
باشند آنرا اعتبار نکنند نوزدہم شہر رجب المرجب سال سیوم جلوس والا نوشتہ شد۔

پشت

برسالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت زبدہ خوانین بلند مکان قدوہ
فدویان لایق العنایۃ والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ
عبید اللہ خان بہادر نوبت واقعہ نگاری لعل سنگھ

اس کے نیچے دو گول بڑی مہریں ہیں

داہنی طرف

سنہ عالمگیر غازی
خانہ زاد بادشاہ
جنگ
درصدر الصدور سیف
بہ
. . . . غلام علیخان
. . . . الدولہ ۱۱۲۱
دوم شہر شعبان سنہ
(مہر میں خطاب صاف نہیں اُٹھا)

بائیں طرف

سنہ ۱۱۲۱ عالمگیر غازی
فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار
الملک بہادر فتح جنگ وفادار سپہ سالار
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام
وزیر الممالک جملۃ

(نوٹ) اس مہر کے نیچے قلمی تاریخ ۲۲ ذی قعدہ اور تھوڑی سی عبارت ہے جو پڑھی نہیں جاتی۔

واگذارند و تکلیف بطلبیہ و لنگار وغیرہ فرمایش معاف دارند کہ متصرف گشتہ درکفایت سرکار
و رفاہیت رعایا سرگرم بودہ باشند و ہر سال سند مجدد طلب نہ دارند دریں باب تاکید تمام دانستہ
از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند فقط۔

عالمگیر
معہ جان بستادہ

(۴۵) باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ

طغرائے طلائی و تحریر طلائی فرمان بادشاہ غازی

نقل فرمان اورنگ زیب

خط طلائی و شنجرفی

عزیز الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر

جلد منزل

مہر مدور

ہوالغالب

۱۰۶۲ باسمہ
محمد
عالمگیر بادشاہ غازی احمد
ابوالعدل عزیز الدین

در میوقت ساعات محمود آیات مسعود لعرص بار یان محل فردوس منزل رسید کہ
موضع یکہزار بیگہ زمین گلقدیم از موضع لوناری دغیرہ پرگنہ پانی پت سرکار صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد

(۴۳) نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر

بنام راجہ جے سنگھ والی جے پور جے سنگھ اول

الله
بہادر
اورنگ زیب
ابن شاہ جہان
بادشاہ
۱۰۶۹ھ
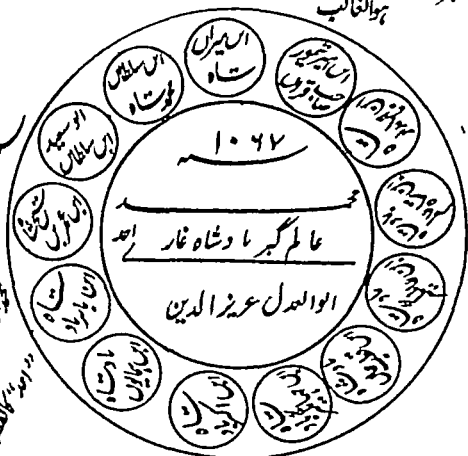
زبدہ دلاوران تہور دستگاہ خلاصہ جانبازان ہواخواہ نقاوہ مخلصان ارادت کیش قدوہ خیر طلبان عقیدت اندیش عمدہ راجگان اخلاص شعار مطیع الاسلام مرزا راجہ جے سنگھ بہ توجہات خاص اختصاص یافتہ بداند۔

عرضداشتیکہ درین ہنگام فیض ارتسام از ہیبت پور ارسال داشتہ بود در فتحپور از نظر انور گذشت یقین کہ تا حال از احمد آباد روانہ پیش شدہ باشد. باید کہ از راہے کہ مناسب داند بہ سرعت تمام رفتہ در دستگیر ساختن آن آوارہ دشت ادبار[1] مساعی جمیلہ بہ تقدیم رساند و موجب مجرائے عظیم خویش داند ماہ ہشتم شوال ۱۰۶۹ نواحی دار الخلافہ شاہجہان آباد خواہیم رسید در شعبان سنہ ۱۰۶۹ ہجری تحریر یافت فقط

(۴۴) نقل پروانہ نواب لیر خاں بہر قاضی سندیلہ

از قرار تاریخ چہاردہم شہر محرم الحرام ۱۱۷۰ھ آنکہ

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ صوبہ اودھ بدانند

کہ چون بموجب وقوع دولتخواہی موضع دلیر نگر عرف گوندلی در قریات کہاری من اعمال پرگنہ مذکور از ابتدائے فصل خریف ۱۱۶۶ درویست در وجہ نانکار پرتاب مل قانونگو پرگنہ مذکور نمودہ باید کہ موضع مذکور از محالات ہر سال حشو منہا بقلم داشتہ بہ تعلق مشار الیہ

[1] دارا شکوہ سے مراد ہے۔ ۱۲

(۴۲) نقلِ فرمان شاہنشاہ اورنگزیب

بعطائے دہ بیگہ آراضی واقع بتی ہیبت پور صوبۂ لاہور بہ مساۃ عائشہ مورخہ ۱۲ رجب ۱۰۶۹ھ / ۱۶۵۹ء۔
یہ فرمان بحالت شہزادگی صادر ہوا کیونکہ اورنگ زیب ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا لیکن باقاعدہ طور
پر تخت نشینی کا اعلان ۲۴ رمضان ۱۰۶۹ھ کو ہوا یعنی اس فرمان کی اجرائی کے دو مہینے بعد۔

الله اکبر

درین وقت میمنت مقرون فرمان لامع النور شرف صدور عز ظہور یافت کہ
بتی ہیبت پور مضافات صوبہ دار السلطنت لاہور از ابتدائے ربیع تنگوزئیل در
وجہ مدد معاش مسماۃ عائشہ حسب الضمن مقرر شد کہ حاصلات آن را فصل بفصل
سال بسال صرف یحتاج خود نمودہ بدعای دوام دولت ابد طراز اشتغال نمودہ باشد
می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم
والا کوشیدہ اراضی مذکورہ پیمودہ و چک بستہ بتصرف او بازگذاشتہ اصلا و مطلقا
تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قلبہ و پیشکش و جریبانہ و
ضابطانہ و محصلانہ و مہرانہ و داروغگانہ و بیگار و شکار و دہ نیمی و مقدمی و صد دوئی قانونگوئی
و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص حک و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی
مزاحمت نرسانند و درین باب ہر سالہ سند مجدد نطلبند و اگر در محلی دیگر چیزی دیگر داشتہ
باشد آن را اعتبار نکنند از فرمودہ درنگذرند تاریخ ۱۲ شہر رجب ۱۰۶۹ھ ہجری سمت تحریر
پذیرفت۔

برہمنان سدنہ آنمحال کہ سدانت تنہا بنا تقدیم آنجا با نہا تعلق دارد و جوائم و متعرض میشوند و میخواہند کہ اینانرا از سدانت کہ از بابت جدید با نہا تعلق دست باز دارند و آنچنین باعث پریشانی و تفرقہ حال این گروہ میگردد و اہذا حکم والا صادر میشود کہ بعد از ورود این منشور لامع النور قدغن کنند کہ ہیچ کس بہ احدی از گروہ مذکور مزاحمت و تشویش باحوال برہمنان و دیگر ہنود متوطنہ آن محال نرساند تا آنہا بدستور ایام پیشین بجا و مقام خود بودہ بجمعیت خاطر بدعا ابقاء دولت ابد مدت ازل بنیاد قیام نمایند درین باب تاکید دانند بتاریخ ۱۵ شہر جمادی الثانیہ سنہ ۱۰۶۹ ہجری نوشتہ شد—

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۹۵ - اسے برادر منتہو جانا ... ہے اور اورنگ زیب کی ... رہیں کیونکہ یہ سب تحفہ ... شاہان مغلیہ کی یادگار ... ہے۔ اس فرمان کا فوٹو مارس کے فوٹو گرافر سید بیدار ... سے ... اورنگ زیب ... نالانہ تھا ... یہ اصل فرمان ... کے قبضے میں آیا کیوں کہ مسولی کے کوئی اولاد نرینہ نہیں ... یہ فرمان مجسٹریٹ صاحب ضلع بنارس کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ یہ فرمان ایک پیرا ... کے پیچھے ایک کپڑا ... ہے ... فرمان کی تحریری جگہ ۴½ × ۱۰ انچ ... ہوئی ہے جس پر ... سلطان محی الدین محمد اورنگزیب ... ۱½ انچ قطر کی ... ہوئی ہے۔ اس کا خط بہت صاف اور تمام جلی اور سادہ فرمان نہایت گہری روشنائی سے لکھا ہوا ہے۔ صرف ناحیہ فرمان پر ایک طغرا ... ہے جو ۳ × ۲½ انچ ... ہے جس کے بائیں طرف بادشاہ اورنگ زیب کی مہر ... ہے۔ فرمان طول میں دو فٹ ۱۰½ انچ اور عرض میں ایک فٹ ۵½ انچ ہے۔ اس کی ہیئت کی تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ یہ فرمان شہزادہ سلطان محمد شاہ عالم بہادر ... کی حیثیت فرمان پر اپنی جانب ہے۔ اس فرمان کا انگریزی ترجمہ ... کرنل ڈاکٹر سی۔ ... نے کیا ہے۔ اس فرمان کا اصل ذکر مسٹر ... صاحب پی۔ سی۔ ایل۔ کی کتاب "ہولی سٹی بنارس" میں ہے۔

میں نے یہ دیکھ کر ہی اس کا فوٹو سید بیدار ... سے منگایا جس کی نقل بجنسہ سطر بہ سطر درج کی گئی ہے۔ ناظرین اسے بغور ملاحظہ فرمائیں۔ ... نے اس فرمان کی تاریخ ۱۵ جمادی الثانیہ ۱۰۶۴ھ (مطابق ۱۶۵۳ء) لکھی ہے۔ مگر فرمان کے فوٹو میں سنہ بالکل اس طرح درج ہے ۱۰۶۹ھ جو سنہ مطابق ۱۶۵۸ء ہوتا ہے اور اورنگ زیب کا انتقال ۱۱۱۸ھ م ۱۷۰۷ء میں ہوا ہے۔ خوشنویس لوگ دو مرکز نہیں لگایا کرتے بلکہ ایک ہی مرکز لگاتے ہیں۔ سنہ کے نیچے تین نقطے محض خوبصورتی کے واسطے دیدیئے ہیں اور (۲) کا ہندسہ زمانہ قدیم میں نصف (۶) کی شکل کا لکھا جاتا تھا۔ فرمان کی بارھویں سطر میں دولت اور دوا کے بیچ میں تھوڑی جگہ چھٹی ہوئی ہے۔ یہ طریقہ تحریر کا تعظیماً تھا۔ "خدا" کا لفظ سب سے اوپر فرمان کی پیشانی پر ہوا کرتا ہے۔ ہائے ہوز کا شوشہ لگانے کا دستور بھی خوشنویسوں میں نہ تھا۔ فرمان کی پانچویں سطر میں "سدنہ" اور "سدانت" دو لفظ غیر مانوس ہیں۔ اس کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ "اینڈ آلسو سرٹن برہمنز کیپر آف دی ٹمپلز ان ہوز چارج دوز اینشنٹ ٹمپلز آر"

اس ترجمہ سے سدنہ اور سدانت کے معنی "قدیم" کے ہوتے ہیں مگر میری رائے میں ولی اور تولیت کے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب - بہرحال اس فرمان کے ملاحظہ کے بعد اتنا تو ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ اورنگ زیب اتنا قسی القلب اور متعصب نہ تھا جتنا کہ اسے دکھلانے کی کوشش کی گئی ہے اُس کو دوسرے مذاہب کا احترام بھی کما حقہ تھا - ۱۲

(۴۱) نقلِ فرمان اورنگ زیب

طغرائے شکل مستطیل

نشور لامع النور اورنگ زیب بہادر
بادشاہ غازی

محمد اورنگ زیب بہادر
شاہ غازی ابن
صاحبقران ثانی

لایق العنایہ والمرحمہ ابوالحسن بالتفات شاہانہ
امیدوار بودہ بداند کہ چوں مقتضاء

مراحم ذاتی و مکارم جبلی همگی همت والا نهمت و تمامی نیت حق طویت بر رفاهیت جمهور انام و انتظام احوال طبقات خواص و عوام مصروف است و از روئے شرع شریف و ملت منیف مقرر چنین است کہ دیر ہائے باستانی برانداختہ نشود و بتکدہ تازہ بنا نیابد و دریں ایام معدلت انتظام بعرض اشرف اقدس ارفع اعلیٰ رسید کہ بعض مردم از رہ عنف و تعدی ہنود ساکنہ قصبہ بنارس و برخی امکنہ دیگر کہ سوائے آں واقع است و جماعت

بقیہ صفحہ ۵۸ = حولے پیر پوکھال کا بڑا تالاب جو عادل شاہیوں کا بنایا ہوا تھا مگر مرمت طلب ہو گیا تھا اُس کی ترمیم اور توسیع کی۔ اس کے علاوہ بادامی تالاب بھی بنوایا۔ بیکن ہلی میں ایک سد بنایا اور واکن گرے میں ایک اور قلعہ بنا کر چار توپیں تیار کرا دیں اور دو تالاب اور تین باؤلیاں بھی کھدوائیں۔ یہ شخص بادشاہ بیجاپور کا باجگزار تھا اور وقتاً فوقتاً اپنی فوج بادشاہ کی مدد میں لے جایا کرتا تھا۔ اس نے عادل شاہیوں کی طرف ہو کر کئی لڑائیاں لڑیں اور سب میں سرخرو ہوا۔ ۴۰ سال کی حکمرانی کے بعد اس نے سنہ ۱۱۰۶ھ (۱۶۹۴ء) میں انتقال کیا۔ ۱۲-

نوٹ فرمان نمبر ۴۱:- اورنگ زیب کی نسبت عام خیال ہے کہ وہ بڑا متعصب مسلمان اور ہندوؤں اور ان کے معابد کا بڑا دشمن تھا۔ مولانا شبلی نے اس کی تردید میں ایک رسالہ لکھا ہے اور بہت سے ماہرینِ فنِ تاریخ کا یہ خیال ہے کہ اورنگ زیب کی نسبت رائے قائم کرنے میں بہت مبالغہ کیا گیا ہے جس کو لوگ تعصب سے تعبیر کرتے ہیں میں اسے پابندیِ مذہب کہتا ہوں جو ہر عقیدے کے دیندار کے لئے ضروری ہے جو شخص اپنے دین میں پکا نہیں وہ کسی بات میں پکا نہیں ہو سکتا جس کا معاملہ اپنے خالق ہی سے یکسو نہیں تو دوسروں سے کب راستباز رہ سکتا ہے۔ ہم کو اورنگ زیب کا ایک فرمان ہاتھ لگا ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے بنارس کے برہمنوں کے مذہبی حقوق کی پوری پوری حفاظت کی ہے۔ ممکن ہے کہ اورنگ زیب کے عاملوں نے مندر ڈھائے ہوں۔ بنارس کی مسجد اورنگ زیب سے منسوب کی جاتی ہے وہ بیر مادھو کا مندر ڈھا کر ۱۶۶۹ء میں مندر کے مقام پر بنائی گئی ہے۔ اس زمانہ میں یہ بھی دستور تھا کہ جو مسجد کہیں بھی بنائی جاتی تھی تبرکاً و تیمناً بادشاہ وقت سے منسوب کی جاتی تھی۔

(دیکھو صفحہ ۶۰)

جہانبانی از راہ فضل و کرم تقصیرات آن زبدۃ الاماثل والاقران عفو شدہ سرو لسیکی نصرت آباد وغیرہ سنگور بدر شدہ آمد سابق مطابق فرمان والاحضرت بآن زبدۃ الاقران بحال حکم شدہ باید کہ امیدوار عنایات پادشاہانہ بام نایک پسر خود را بہ طمانیت خاطر برکاب ظفر انتساب بفرستد کہ بنوازشات پادشاہانہ و عطائے منصب سربلندی یابد چہارم شہر رمضان المبارک سنہ احد جلوس والا قلمی گشت ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷ - تین سو گھوڑے تھے ان کے قبضہ میں قلعہ جات واکن گیرہ، شاہ پور اور سگر تھے - ان کے پاس بارہ سو کی فوج تھی لیکن پڈ نایک نے صرف نو سو کی فوج سے سخت معرکہ کے بعد ان دونوں کو ہلاک کیا اور سارے قلعے چھین لیئے اور جب یہہ خبر اورنگ زیب کو ملی تو پادشاہ نے راجہ رام بخش کو بہ سرکردگی چار ہزار افواج اس کے مقابلے کو بھیجا شاہی لشکر موضع الگی میں اُترا اور تین مہینے کی جنگ کے بعد راجہ رام بخش ناکام واپس گیا جب بادشاہ بیجا پور نے مغلوں کی شکست کا حال سُنا اور معلوم کیا کہ گڈ و پڈ نایک اُن کے ہاتھ بھی نہ لگا تو بیجا پور کے بادشاہ نے گڈو نایک سے بہ ظاہر صلح کرلی اور در پردہ اُس کے قتل کی تدابیر کرنے لگا - اس لیئے پادشاہ نے ایک عام اعلان دیا کہ جو کوئی ایک مست ہاتھی کو پکڑ کر باندھ دے گا اُسے جاگیر نولاکھ سالانہ کی مرحمت ہوگی - یہہ خبر اُڑتی اُڑتی کلیرہ کو پونہچی اور گڈ و پڈ نایک پندرہ سو ہمراہیوں کے ساتھ بیجا پور جا پونہچا دیکھا تو وہاں اڑتالیس رجواڑے اور بہادر لوگ پہلے سے موجود تھے بادشاہ نے بیڑا رکھ دیا لیکن کسی نے اُس کے اُٹھانے کی جرأت نہ کی پڈ نایک آگے بڑھا اور بیڑا اُٹھا لیا - بادشاہ بھی دل میں خوش ہوا کہ اس بہانے سے کبھی تو یہ مرے گا - ایک دن مقرر کیا گیا سارے شہر میں منادی کردی گئی کہ فلاں وقت ہاتھی چھوڑا جائے گا سب لوگ اپنے اپنے گھر بند کرلیں اور مکان کی چھتوں پر سے تماشہ دیکھیں - پڈ نایک طیار ہو وقت مقررہ پر آن پونہچا سر پر ایک چرمی ٹوپی تھی اور ٹانگوں میں جانگیہ (چڈھی) بغل سے کمر تک ٹیکہ لپیٹ لیا تھا اور بائیں ہاتھ پر کمل لپٹا ہوا تھا - اُسی میں ایک خنجر اور دوسرے ہاتھ میں سونٹا تھا اس طرح دنگل میں اُترا مست ہاتھی جو بندھا ہوا تھا چھوڑ دیا گیا - ہاتھی نے چھوٹتے ہی مکانوں دکانوں کو ڈھانا اور درختوں کو توڑنا شروع کیا - پڈ نایک ہاتھی کے سامنے آیا اور ہاتھی اُس پر جھپٹا لیکن پڈ نایک صاعقہ برق کی طرح چشم زدن میں ہاتھی کی پیٹھ پر تھا اور چڑھتے ہی زبردست سونٹے مستک پر پیاپے ایسے مارنے لگا کہ ہاتھی بوکھلا گیا - پڈ نایک اُسی طرح ہاتھی کو کان پکڑ کر بادشاہ کے سامنے لے گیا اور دُم کی طرف سے دوبارہ اوپر چڑھ کر بیٹھ گیا - پڈ نایک نے بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کی کہ کیا مجھے آنکس دیا جائے گا یا میں اسی سونٹے سے اس کو لے جاکر تھان پر باندھ دوں - بادشاہ نے آنکس دلوا دیا اور پڈ نایک ہاتھی کو لے جاکر تھان پر باندھ کر دوبارہ بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوا اور سلام کیا جس پر بادشاہ نے بر سر دربار ایک سند اور ایک گرز وزنی ڈھائی من کا مرحمت فرمایا جس پر مناسب عبارت کندہ تھی اور ساتھ ہی اُس کے یہہ خطاب سے بھی سرفراز ہوا "گگنڈا بھیرنڈا گڈ و پڈ نایک بلونت بحری بہادر" اور دس تعلقہ حسب ذیل جاگیر دی اندولہ - نیلرگی - مدوال - رستا پور - ڈرگیرہ - تلی رکھمیا وین پنسکی - کرکل - مدرکی - نایک نے واکن گیرہ میں ایک دربار ہال ۱۰۸۳ھ ۱۶۷۲ء میں بنایا اور ستر برس حکومت کر کے مرگیا -

فرمان میں بام نایک کا بھی ذکر آیا ہے - گڈ و پڈ نایک لاولد فوت ہوا اُس نے اپنے بھتیجے بام نایک کو متبنیٰ لیا جو لنگ نایک راجہ کرگنٹہ کا بیٹا تھا - بام نایک سنہ ۱۶۲۸ء میں حکمراں ہوا اور واکنگیرہ میں رہنے لگا - اس کے پاس بارہ سو سوار اور بارہ ہزار پیدلوں کا لشکر تھا اس کی حکومت واکن گیرہ - سگر - شاہ پور - اما پور - تلی بھیٹر پر تھی - اس نے دو تالاب جالی بنچی میں (دیکھو صفحہ ۵۹)

(۴۰)

بسم الرحمن الرحیم

فرمانِ عالمگیری سنہ ۱۰۶۸ھ ۱۶۵۹ء

الحمد والشکر اگر مسلماں می شد
برادر دین ما شدے محفوظ می ماند
وار بلاے بے دلی و تبہاے سعید و
محفوظ می ماند تا حیف کہ مسلماں نشد

زبدۃ الاماثل والاقران لائق العنایت والاحسان
بیٹھ نایک بعنایات بادشاہانہ مفتخر و مباہی بودہ بداند کہ دریں ولا از پیشگاہ خلافت و

لہ یہ فرمان سنہ ۱۰۶۸ھ و سال اول جلوس اورنگ زیب کا پیڈ نایک راجہ تو اپر ضلع گلبرگہ کے نام کا ہے اس پر ایک چھوٹی مہر ہو مالکل مٹی ہوئی ہے اور دوسری مربع ہے جس میں طغراے عربی ہے لیکن دوسرے دو فرمان تیتیسویں سال جلوس کے پکتا نایک دوسرے لنگا شور پوڈ کے نام ہیں جن کی عبارت ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں ان پر کی تینوں مہریں ہم نے حرود میں کی مدد سے تمام پڑھ لی ہیں۔

خط نستعلیق

غازی
عالمگیر بادشاہ
محمد
اعظم شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصرمان ابو المظفر
محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
بادشاہ غازی

نشان عالی متعالی
بادشاہ
جہاں شاہ
محمد اعظم شاہ

یہ فرمان گنڈ دیٹہ نایک کے نام کا ہے۔ گنڈی کے معنی ڈاڑھی کے ہیں یعنی ڈاڑھی والا نایک۔ یہ لیے باپ گنڈ و پام نایک کی جگہ سنہ ۱۰۶۸ھ میں مقرر ہوا اور رنگیرہ میں حکمراں تھا۔ آمانی خاندان کی تقسیم جس میں اور اس کے بھائی گنڈی لنگ ایک میں دگی سنڈو پد نایک ۱ ری آدمی تھا اس نے قلعہ واکن گیرہ کو سومت راؤ سے اور دیوانی بانگ تھا اوسے چھین لیا سومت راؤ کے پاس دس ہزار گھڑ سوار اور ... ایک پیدل
بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکیل امور الٰہی و برگزیدہ حضرت بادشاہی برساداز مواہب
نعم نامتناہی از خزانہ مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ
در وجہ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا بحکم ماعندکم ینفد و ماعند اللہ
باق از معاملہ من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً بقول ان
احسنتم احسنتم لانفسکم تسلیم سایل و اما السایل فلا تنھر
تا بوقت محاسبہ حساباً یسیراً در ایوان فمن یعمل مثقال ذرۃ
خیرا یرہ در تاریخ یوماً کان مقدارہ خمسین الف سنۃ تا در روز
یوم لاینفع مال و لا بنون مجری کردد حررہ عبد الرشید [1]

نوٹ سطر (۵) میں احسنتم کے نیچے تین نقطے ہیں اور اسی سطر میں لانفسکم میں ف کا نقطہ نہیں ہے ۲ ور نیچے تین نقطے ہیں سطر (۷) میں سبہ کے نیچے تین نقطے یسیرا کی دوسری (ی) کے نیچے نقطے ندارد فمن کی ف کا نقطہ نہیں علی ہذا سطر (۷) میں الف کی ف کا نقطہ نہیں ہے۔

یہ اصلی قطعہ پونے گیارہ انچ لمبا اور (۷) انچ چوڑا ہے۔

[1] میر عماد حسنی خوش نویسے کامل الفن بمشاہرہ نہ صد روپیہ ملازم عباس قلی بادشاہ ایران بود۔ بادشاہِ ایران خواست تا میر عماد خط نستعلیق شاہنامہ فردوسی نقل کند۔ میر عماد برائے ایں کار از بادشاہ باغے طلبید کہ حوضہائے او از عرق گلاب وکیوڑا پر باشند۔ ہمچناں کردند سہ سال میر عماد دراں باغ نشستہ شاہنامہ نقل می کرد و دریں مدت شش لک روپیہ بہ آراستگی باغ صرف شد و عند التحقیق معلوم شد کہ ہنوز سہ جزو نقل کردہ است بادشاہ بغضب درآمد میر عماد گفت در یک روز شش لک روپیہ بخزانہ شاہی داخل می کنم چنانچہ از تاجران و مردان اصفہان مدد طلب کرد و در نیم روز شش لک روپیہ فراہم شدہ بخزانہ شاہی فرستاد۔ عباس قلی ازیں گستاخی میر عماد برہم شد او را تہ تیغ کرد و خواہرزادۂ او آغا عبد الرشید (کاتب ایں قطعہ کہ عکس آں بطور نمونہ خطاطی ہدیۂ ناظرین کرام است) کہ داماد میر عماد ہم بود از خوف راہ فرار گرفتہ بہ لاہور و از لاہور بہ آگرہ رسید دراں حالت تباہی و پریشانی کہ رخت بدن از چرک موم جامہ شدہ و پارہ پارہ بود ایں قطعہ نوشتہ حضورِ صاحب قرانِ ثانی شہاب الدین شاہجہان شاہنشاہ ہندگذرانید۔ وہو ہذا قطعہ ایا خجستہ خصالے کہ ساکنانِ فلک ✤ بر آستانِ تو دارند میل دربانی ✤ چہ حاجت ست کہ گوئیم حالِ خستۂ خود ✤ کہ حالِ خستہ دلاں را تو خوب میدانی ✤ شاہجہاں بادشاہ خوشنود شدہ مواجب یکہزار و پنج صد روپیہ ماہوار مقرر فرمودہ او را تشفی و تسکین داد و فرمود کہ خط نستعلیق را در ہندوستان عام کن چنانچہ کتبات ہمیں آقا رشید در ہندوستان قیمت لعل و یاقوت می دارند۔ ۱۲

دھاگ نگر (حیدرآباد) بلکہ لکھا اوپر لکھا خطبہ وسکہ دو دعہ شاہ جہانی احرانمایم شایاں کہ درآن دیار مانند ہد ہد ہر یک پادشاہی گو یا سد النسب و اولی آنسب کہ حبل الاطاعت در رقبہ جان خود انداختہ درآن شہر با خطبہ و سکہ دو دعہ شاہ جہانی نماید وگرنہ از حیگل بار منقار قہر گوشت از پوست کشدہ نہ فلیو ازاں جہاں بیما خواہم سود۔ این سخن را از گوش ہوش بشنوند تعالی جواب حرگوش نہ کسد کہ عقاب در حبس است ماریں زبدۃ الامرائے وفا کیش خلاصۂ ہواماں ادراک اندیش ہم جلیس مجلس خاص مکرمت خاں را فرستادہ شد انچہ بہبود خود دانند دراں کوشند۔

(۲) جواب سلطان محمد عادل شاہ۔ منت ایزد راست کہ در جہان تکبر و منی ہیچ کس را نکراست بلکہ کسندۂ نخوت را ما خاک برابر ساخت ؎

مرا درا رسد کبریا و منی کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی

مراسلۂ کہ از دبیران خام طبع نگاشتہ ترسیل دادہ بودند ظاہر و باہر گردید و اظہر من الشمس است کہ ہد ہد را تاج شاہی وافسر پادشاہی از روز ازل دادہ اند چہ شد کہ مہتر سلیمان علیہ السلام چند روز باز را سرفراز فرمودہ بودند مار را چہ یارا کہ حیگل برند و اساس قدیم را منہدم ساختہ بدعت نو نہند حرگوش ہر چند بہ خواب رود بوقت کارجیاں دو دکہ عقب گرفتہ را ہلاک می سازد و عقاب ہر چند در حبس است فاما ارسنوم طبعی نہ طمع گوشت حرگوش در مطرح قیدی افتد این سخن را از نطون راہ بہ ظہور نہ دہد بلکہ در خیال ہم نگزارند انچہ بہ نیکیش دادہ ام خواہم داد والصُّلحُ خیر واقع است ؎

توہم گردن از حکم داور مپیچ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

(۳۹)

نقلِ قطعہ

بخطِ نستعلیق مطلا

قطعہ نوشتۂ آقا عبدالرشید خوش نویس شاہی کہ

بہ حضور شاہ جہاں بادشاہ گزرانیدہ بود

غرض ازین نوشتہ آنکہ چون زمین از موضع نہرولہ من الحال پرگنہ حویلی شاہجہان آباد کہ بندگان حضرت قدر قدرت سلیمان منزلت جمشید شوکت سکندر مرتبت حضرت بہ اقبال پناہ دلیر خان بخشی باغ و حویلی مرحمت فرمودند منکہ مانموسہ ولد دوبخشپ و داحد ولد جادون ومانا ولد گوپی و بخپتر ولد کنس و آسا ولد نہان و ساکھان ولد ہوریا مالکان موضع مذکور ایم۔ اراضی بست بیگہ زمین پختہ از موضع مذکور کہ در مشو تکدمی امان ہست بہ مبلغ یکصد و بست و یکصد روپیہ النصف شصت و نیم روپیہ بشو دبرضا و رغبت خود بدست خان مشارالیہ فروختیم بہای آنرا در قبض و تصرف خود آوردیم اگر ثانی الحال وارث اراضی مزبور ظاہر شود یا دعوے خود پیش نماید عندالشرع دروغے و نامسموع بود این چند کلمہ بطریق سند نوشتہ دادیم کہ ثانی الحال صحت بودہ باشد حدود بدین تفصیل

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حدود دیوار بھیم سین لدراؤ سرسال باڑہ	زمین حویلی روپ سنگھ ولد کشن سنگھ راٹھور و چاہ کہنہ کہ درحد حال مشارالیہ است	باغ قطب کلال و تال فیروز شاہ و چاہ پختہ در زمین کہ حال موی الیہ است	دیوار باغ اوگر سین

گواہ شد ــــــــ نہم شہر رجب المرجب ۲۴ جلوس مبارک

بندہ درگاہ مکند راس چودھری و قانونگوے شاہجہان آباد

(مہر: قانونگو مکندرائے چودھری شاہجہان آباد)

انچہ درمتن نوشتہ ایست بیان واقعہ ہست

(۴۲۸) نقل مکتوب شاہجہاں

(۱) سپاس وستائش حدا ورا کہ بہ قدرت کاملہ خود از قطرۂ آب دررحم نقش بستہ از نابود بہ بود آوردہ بار پادشاہ جہان گردانید پس ضرور افتاد کہ در اطراف و اکناف گیتی خصوصاً در ملک بیجاپور و گلکنڈ

سلطان محمد اور شاہ جہاں کی باہمی ناچاقی اور مخالفت ... مراری پنڈت کی شرارت سے دولت آباد جیسا مشہور قلعہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نظام شاہیوں اور عادل شاہیوں دونوں کے ہاتھ سے نکل گیا سلطان محمد اور شاہ جہاں کی اس معاملہ پر ناچاقی بڑھ گئی سلطان محمد نے دو سال سے خراج بھیجنا روک دیا دونوں طرف سے سخت تحریریں ہونے لگیں شاہ جہاں دباؤ ڈالتا تھا اور سلطان محمد کلکہ کلکہ جواب دیتا تھا چنانچہ مندرجہ بالا دو مراسلے نمونۃً درج کیجاتی ہیں ۱۲

سرفتح پور رسانید تحریراً فی التاریخ بست وهفتم شهر رجب المرجب سنه بست ودوم جلوس میمنت مانوس موافق ۱۰۵۹ھ مهری داراشکوه ابن شاہجہاں صاحبقران ثانی

(۳۶) نقل فرمان مہری شہزادہ داراشکوہ

موسومہ راجہ ٹوڈرمل مرتبہ ۲۰ محرم ۱۰۶۰ھ ۲۳ جنوری ۱۶۵۰ء

لایق العنایه والاحسان قابل الرحمه والامتنان راجه ٹوڈرمل بعنایات × سلطانی مفتخر ومباہی گشته بداند که چون دریولا شیخ الله داد نواسه + ملا عبد اللطیف مرحوم بعرض عالی ... که آمرحوم بموجب فرمان خجسته عنوان ظل سبحانی خلیفه الرحمانی یکقطعه باغ وکٹرہ ودوکاکین حیدور × قصبه سلطان پور داشت ودر حالت حین ... بس وثبات نقل همه املاک خود را بحویلی مسماة الله ستے که والده راقم باشد بطوع ورغبت خود × تملیک نموده وتملیک نامه را بدستخط ومهر خود درست کرده باو داده چنانچه زامع فرمان عالیشان وخط تملیک مزبور بدست ... لهذا حکم والا بشرف صدور یافت که آن شجاعت شعار بطبق فرمان وتملیک نامه مسطور مملو ده املاک مذکور را برامع مقرر ومسلم دارد وقدغن نماید که احدے بیوجه جات وبرخلاف حکم مزاحم ومتعرض احوال اوشود ودران املاک مداخلت نماید درین باب تاکید دانسته تخلف نورزد - ۲ محرم سنه ۱۰۶۰ هجری -

(۳۷) نقل بیعنامہ موضع نہرولہ

نقل بیعنامه موضع نہرولہ زرخرید ایرمن، الله اکبر ظل سبحانی صاحبقران ثانی	[مہر]	الشیخ عبد السلام ... عبد الباقی ...	[illegible]
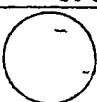
۱۰۹۰ دونوں مہر کے حروف کا بدعیب جانے سے صاف ہو گئے ہیں پہلی مہر ناقابل ... سیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر دو اس پر گواہی کا مطلب کچھ میں نہیں آیا ۱۲

مشار الیہ حسب الضمن مقرر و مفوض باشد کہ کما ینبغی بلوازم و × مراسم آنخدمت قیام و
اقدام نمودہ در تحقیق فوتی و فراری ارباب مدد معاش و وظائف و باز یافت تغلب و لباس آنہا
مساعی موفورہ بتقدیم رسانیدہ موافق دستور و قانونی کہ در ینولا مقرر شدہ × بہ عمل آوردہ
ہر سال نسخۂ منقح دران باب درست داشتہ بدیوان الصدارہ میرسانیدہ باشد می باید کہ حکام
و عمال و متصدیان مہمات و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم
اشرف اقدس اعلیٰ کوشیدہ دست تصدی موی الیہ را در امور متعلقۂ آن امر قوی و مطلق
داشتہ تمامی اصحاب مدد معاش و وظایف را با اسناد آنہا بدو رجوع نمودہ × بموجب
تصحیح او منظور ہ معتبر شناسیدہ اراضے و وظیفہ جمعی را کہ باز یافت نماید بجا لصدر شریفہ
ضبط نمایند و متصدیان مہمات و بیوتات دار الخلافہ مذکورہ مبلغ مزبور را سامان و سر انجام
نمودہ بموے الیہ میرسانیدہ × باشند و چیزی از انجملہ قاصر و منکسر نگردانند و اگر در محلے
دیگر چیزی داشتہ باشند از اعتبار نکنند بسبیل جمیع اہل مدد معاش و وظایف آن
سرکار با آنکہ مشار الیہ را صدر مستقل خود ہا دانستہ تمامے اسناد خود را × بدو نمودہ
اراضے جمعی را بتصحیح نرسانند قابض و متصرف بودہ بدعائے دوام دولت ابدی الاتصال
اشتغال مینمودہ باشند از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند تحریراً فی التاریخ ۱۴ ارشہر
رمضان المبارک سنہ ۱۸ جلوس میمنت مانوس ۱۰۵۴ہجری

(۳۵) نقل فرمان شاہجہان بادشاہ بنام شیخ فرید

شہامت شعار بسالت آثار لایق العنایة والاحسان قابل المرحمة والامتنان محتشم خان
بہ عنایات سلطانی مسرور و مبتہج گشتہ بداند کہ چون از تعدی و بدسلوکی آن قابل العنایة
در درگاہ آسمان جاہ ہر روز مذکورہ بمیان می آید و جاگیر دار از بودن آن قابل المرحمة در انجا
اصلا راضی نیست و درین باب مکرر نصیحت و ارشاد بہ آن نجابت پناہ فرمودیم کہ نوع سلوک
و وضع ہموارہ پیش گیرد کہ احدے از و آزردہ نشود اثرے بران مرتب نشد الحال می باید
کہ نظر بر مصلحت وقت داشتہ ترک بودن آنجا نمودہ بدرگاہ والا بیاید یا بہ فتح پور رفتہ
بہ نشیند والا عنقریب حسب الحکم اشرف اعلیٰ صادر خواہد شد کہ سید فرید را از انجا برآوردہ

درستاب ہر سال فرمان و پروانچہ محمد طلب نہ دارند و از فرمودہ در نگذرند و عہدت تمامسند۔ تحریر
فی التاریخ ۲۰ ماہ فروردی الٰہی سنہ ۲۱ جلوس مطابق سنہ ۱۰۳۵ ہجری

(۳۳) نقلِ فرمان شاہجہان بنام شیخ فرید

حامہ زاد قابل المرحمۃ لایق العنایۃ والمراحم شیخ فرید المخاطب . بعنایت بادشاہانہ مشتمل
و امید وار گشتہ بداند کہ عرصہ داشتے کہ در ۔۔ نوشتہ بدرگاہ عالم پناہ ارسال
داشتہ بود بتاریخ ۲۵ ر فروردین رسید و آنچہ از تنبیہ نمودن مفسدان کہ در موضع اہولی جمع شدہ
بودند و در بعضے مواضع آزاری رسانیدند معروض داشتہ بود معلوم رائے عالم آرائے گردید و
ارسے عمدہ الرای آں خانہ زاد شد می باید کہ ہمیں دستور مفسدان آں سرزمین را آنچناں
تنبیہ نماید کہ دیگرے اثرے از آنہا نماند و رعایا مرفہ الحال بود . و مقام حوالے و
پاسداری مولوہ تکلف و انحراف نورزد و تاریخ ۲۴ . سنہ ۹ جلوس
اس فرمان کی پشت پر رسالہ مرید خاص و فرزندان تمام اختصاص دارا شکوہ معرفت کمترین
فدویان افضل خاں درج ہے۔ نوٹ بعض الفاظ جو نہیں پڑھے گئے ہیں اُن کی صورت نویسی کر دی گئی ہے۔

(۳۴) نقلِ فرمان مہری شاہنشاہِ جہاں

جس کی رو سے عہدۂ صدارت سرکار سنبھل اور بدایوں مع یومیہ دو روپیہ جس کی ادائی خزانہ
اکبرآباد سے کی جائے گی بنام شیخ فتح محمد جو داماد تھے ملا عبداللطیف کے مورخہ ۱۴ ر رمضان
سنہ جلوس شاہجہانی (۱۸) مطابق سنہ ۱۰۵۴ھ / ۱۶۴۴ء

اللہ اکبر

درینوقت عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و ایراد دریافت کہ خدمت صدارت
سرکار سنبھل و سرکار بدایوں بفضیلتمآب شیخ فتح محمد خویش ملا عبداللطیف سلطانپوری
و مبلغ دو عدد روپیہ روزینہ بلا قصور از خزانۂ دار الخلافۂ اکبرآباد بدستور مذکور در وجہ مدد معاش

نوٹ فرمان ۳۳ فرمان پرانا اور بوسیدہ ہونے کی وجہ سے اکثر جگہ سے گیا ہوا ہے۔ تمام عبارت صاف نہیں ہے لہذا نقل کرنے میں کچھ نام رہ
گئے ہیں۔

پڑھا نہیں جاتا۔ اس کے علاوہ اور تین مہریں ہیں جن میں سوائے جہانگیر بادشاہ کے کچھ سمجھ میں نہیں آتا حاشیہ کی عبارت مہروں سے زیادہ گنجلک ہے ایک اندراج ہے ۱۷ - ابان سالہ اور الملک پڑھا جاتا ہے۔ آگے کسی نے لکھا ہے مقابلہ نمودہ شد ۱۹ ماہ آبان سالہ۔ اس کے آگے پھر کسی کے دستخط مع تاریخ کے ہیں پھر کسی اور نے ۲ ماہ آذر سالہ نقلدار نالعہ کردہ شد لکھا ہے۔

نقل فرمان نورالدین جہانگیر بادشاہ ہندوستان بنام شیخ فرید بدایونی

۳۲

از عرضداشت نتیجۃ الامرا العظام سلالۃ الاماجد التزام شایستہ تربیت خسروانہ سزاوار عاطفت پادشاہانہ شیخ فرید معلوم گشتہ کہ قلعہ بدایون را گذاشتہ جائے دیگر وطن خود سازد بنا بر ملتمس حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ ہر جا کہ شیخ فرید خواہش بکند موازی چہار ہزار بیگہ زمین مدد معاش بگز الٰہی مزروعہ و اُفتادہ بالمناصفہ باسمی شیخ با فرزندان از ابتدائے فصل خریف سنہ ہذا دران محال مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود صرف نماید باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس و اعلیٰ کوشیدہ آراضی مذکورہ را پیمودہ چک بستہ بتصرف ایشان واگزاشتہ اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند و تغلب مال و اخراجات مثل حلقہ پیشکش و جرمانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و داروغگانہ و بیگار و شکار و رائمی و مقدمی و صدہ و دہی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و پیداوار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند

نوٹ اکبر بادشاہ سالہ ھ میں فوت ہوا جب جہانگیر تخت نشین ہوا تو اُس نے نواب فرید خاں کو بدایوں کا حاکم مقرر کیا جو حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے اور حضرت شیخ سلیم چشتی کے نواسے تھے اور شیخ خوب کوکہ نواب قطب الدین خاں کے بیٹے تھے جو جہانگیر بادشاہ کے رضاعی بھائی تھے اور آپ کو خطاب نواب احتشام خاں اور اخلاص خاں بہادر کا عطا ہوا تھا۔ وہ محلہ شیخ پورہ جو قلعہ بدایوں سے جانب غرب متصل سوتھہ دروازہ آباد تھا اُس محلّے میں اور نیز اندرون قلعہ شیخ فاروقی بکثرت آباد تھے۔ اب شیخ فرید کے اولاد موضع شیخو پور میں جو بدایوں سے جانب جنوب دو میل کے فاصلہ پر دریائے سوتھہ کے دوسرے کنارہ پر ہے جہاں اب تک قلعہ بنا ہوا ہے اور آباد ہے۔ ان کا مقبرہ عالی شان شیخو پورے میں دریا کے پاس بنا ہوا ہے اور سنہ (۱۸) جلوس اکبری میں بادشاہ نے جب لاہور روانہ ہوا تو ایک حکم راجہ جسونت سنگھ کو لکھا کہ شیخ فرید ولد قطب الدین خان کوکہ کو انتظام دارالخلافہ سپرد ہوا ہے اُن کے آنے تک مہاراجہ منتظم رہیں۔ ۱۲

مواری سی بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج مع نگراہی از پرگنہ
پانی پت سرکار دہلی من ابتداء خریف قوی ئیل در وجہ مدد معاش مسمات اور بانون دختر مبارک
بحسب النص مقرر و مسلم باشد کہ داخلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود
خرچ و صرف نمودہ مدعا گوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشد باید کہ حکام و عمال
و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس و اعلی کوشیدہ اراضی مذکورہ
را پیمودہ و چک بستہ بہ تصرف اور بانون گذارند و اصلاً مطلقاً تغیر و تبدیل بقواعد آن راہ ندہند و بعلت
مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و داروغگانہ
و بیگار و شکار و دہ نیمی و صدی و صدودی و قانونگوئی + و صلہ ہر سالہ بعد از تشخیص چک و تکرار
و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانید و در این باب فرمان و پروانچہ
مجدد طلب ندارند و اگر در محل دیگر + زمین داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔ در عہد
شناسند تحریر فی تاریخ ماہ شہریور الٰہی سنہ ۱۸ (**عبارت پشت**)
معاش باسم مسماۃ اور بانون مواقع ۔ ۔ ماہ الٰہی سنہ ۱۳ مطابق سنہ ۱ رجب المرجب
سنہ ۲۷ ۔ عصمت و عفت دستگاہ حاجی کوکہ ۔ باتفاق ۔ واقعہ محمد مومن
انکہ مسماۃ اور بانون دختر مبارک سرفراز حسین متلع ۸ ماہ بہمن سنہ ۱۲ مطابق شہر صفر روز جمعہ
حکم جہاں مطاع ۔ سی بیگہ زمین در پرگنہ پانی پت سرکار دہلی مطابق ضابطہ
بادشاہی دیوانیان عظام ۔ شرح بخط عمدۃ الملکی داخل طومار سازند ۔
۔ واقعہ نویس موافق واقعہ است شرح بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی اعتماد الدولہ از خریف
قوی ئیل فرمان عالیشان
سکہ افتادہ لایق زراعت خارج از جمع
مہر ملیکہ بادشاہ یہ مہر پوری نہیں اُٹھی اس کے نیچے ہدایت مدخلہ آبان سنہ ۱۴
مرید جہانگیر اور کچھ اور لکھا ہے جو کسی طرح پڑھا نہیں جاتا مگر سنہ ۱۲۰
۱۲۰ صادر مہر بھی صاف ہے۔
ایک مہر اور ہے جس میں جہانگیر بادشاہ کے سوا جاں مرید اور ایک ق معلوم دیتا ہے غرض
کچھ مطلب نہیں نکلتا اس کے نیچے مانگی رام امرائے جہانگیر بادشاہ اور کچھ پڑھا نہیں جاتا
اس کے نیچے ایک طغریٰ ہے جس میں سے ۲۵ ماہ ابان سنہ ۱۲ اور صرف تقلب کے سوا اور کچھ

در ینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز[1] ..... یافت موازی پنجاه بیگہ
زمین افتاده لایق زراعت بار آسطے از پرگنہ سکیت سرکار × از ابتدائے خریف توشقان ییل
در وجہ مدد معاش مسماة فیروز خاتون کوچ محمود وغیرہ با فرزندان بموجب ضمن مقرر و مسلم شد
کہ + حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود خرج و صرف نموده بدعاگوئی دوام دولت
ابد قرین اشتغال مینموده باشند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال
و استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلے کوشیده اراضی مذکوره را پیموده و چک بسته متصرف آنہا
باز گذاشتہ اصلاً تغییر و تبدیل بدان نه دہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قتلغه و پیشکش و
جریبانہ و ضابطانہ و محصلانہ و مہرانہ و بیگار و شکار و دہ نیمے مقدمی و صدد وئی قانون گوئی
و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص محک و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت
نرسانیده در ینباب + ہر سال فرمان و پروانہ مجدد نطلبند و اگر محلی دیگر چیزے داشتہ باشد
آنرا اعتبار نکنند از فرموده در نگذرند تحریراً فی التاریخ ۱۲ خورداد ماه الہی سنہ ۱۔

[1] غالباً یہ لفظ ایراد ہے۔ ۱۲

(۳۱)

اللہ اکبر

طغرائے شیخو شرف محمد نور الدین ابو المظفر بادشاہ غازی

مہر مربع

یا مغنی

فرمانِ محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ

اس مہر کے گرد ابن امیر تیمور صاحب قران - ابن میران شاہ - ابن میران سلطان محمد - ابن سلطان ابو سعید - ابن سلطان محمد میرزا - وغیرہ وغیرہ نام درج ہیں -
مہر کے اوپر دو کونوں پر یا فتاح یا حافظ ہے نیچے کے دونوں کونوں پر کے حروف پھٹ گئے ہیں -

در ینوقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ

آیا ری مصطفےٰ خاں رسالہ بیادت و لقابت پناہ صدارت و نقابت دستگاہ سید احمد قادری نبوت لایق العنایت والاحسان نورالدین قلی و نوبت واقعہ نویسی بندہ درگاہ محمد باقر آنکہ ملاماباسپ و ملاہوشنگ فارسی می ساختند از تاریخ ۲ ماہ شہریور سنہ ۱۳ منظر اشرف اقدس اعلیٰ گذشتند و چہار بانوروعن قلیل پیشکش کردند مبلغ یکصد روپیہ حضور مرحمت فرمودہ و حکم جہان مطاع آفتاب شعاع صادر شدہ کہ موازی یکصد بیگہ زمین گز الٰہی موافق ضابطہ از قصبہ کوساری سرکار سورت در وجہ مدد معاش مشار الیہما و فرزندان مقرر شدہ رسالہ کمترین بندہ از درگاہ سید احمد قادری بمعرفت نورالدین قلی داخل واقع شد شرح دیگر بخط جملۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل واقع ساختند شرح حاشیہ بخط واقع نویس موافق واقع است۔ شرح بخط جملۃ الملکی مدار المہامی عرض گردانید شرح دیگر بخط لطیف سید میر محمد روز رشن ۱۸ ماہ اسفندارمذ ماہ الٰہی ۱۳ مطابق جمعہ ۲۱ ربیع الاول ۱۰۲۸ مکرر بعض ملحقہ حجاب بارگاہ فلک اشتباہ رسید و بموجب حکم قضا فرمان صادر شد شرح دیگر بخط جملۃ الملکی مدار المہامی از ربیع قوی ایل فرمان قلمی بماند فقط (نوٹ) ۱ و ۲ یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے مگر (۲) کا لفظ سیاق عبارت سے فرمان ہونا چاہیے ۱۲

یکصد بیگہ زمین گز الٰہی

(۳۰) فرمان مہری شاہنشاہ جہانگیر

جس کی رو سے پچاس بیگہ اراضی پرگنہ سکیت میں فیروز خاتون زوجہ سید محمود کو بطور مدد معاش عطا ہوئی مورخہ ۱۱ جلوس مطابق ۱۰۲۵ھ ۱۶۱۵ء پشت فرمان پر مہر غیاث الدین کی ہے جو زیادہ تر اپنے خطاب اعتماد الدولہ سے مشہور ہیں اور مشہور نور جہاں بیگم کے والد تھے جو شاہنشاہ جہانگیر کی چہیتی بیگم تھیں۔ مہر میں یہ کندہ ہے (مرید شاہ جہانگیر شد غیاث الدین)

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۴۶) رائل ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کے جرنل جلد (۷) ۱۹۱۱ء سے نقل کرائے ہیں جس پر پرنس علی ڈاکٹر محمد شہید اللہ صاحب نے تعلیقات لکھی ہیں اور اس فرمان کو واقعی نہایت تدقیق اور کاوش سے پڑھا ہے اور نقد تعلق مطلب حل کر لیا ہے اور واقعی بات یہ ہے کہ خوب پڑھا ہے اس فرمان کا فوٹو مولوی کیوکا صاحب نے مجھے بھیج دیا ہے یہ اُسی کی بدولت ہے کہ میں آج جہانگیر بادشاہ کے فرمان کی زیارت صدہا برس کے بعد کر رہا ہوں نفس فرمان کی عبارت سے زیادہ اس کی پشت کی عبارت گنجلک ہے جہاں جہاں باوجود کوشش کے بھی نہیں پڑھا گیا ہے وہاں سوائے صورت نویسی کے اور کیا ہو سکتا ہے ۱۲

دریں وقت فرمان عالیشان، مرحمت عنوان شرف اصدار و عزایراد یافت کہ مد مواری یکصد
بیگہ زمین بگز الٰہی موافق ضابطہ از قصبہ نوساری سرکار سورت مد من ابتدا ربیع قوی ئیل
در وجہ مدد معاش ملا جاماسپ ہوشنگ فارسی با فرزندان حسب ضمن معاف و مسلم باشد کہ
حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال × در وجہ معیشت خود صرف نمودہ بدعاگوئی
دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشند. می باید کہ حکام کرام و عمال کفایت انجام +
و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ اراضی
مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف آنہا باز گذاشتہ × اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل را بدان مطلقاً
راہ ندہند و تلبت بالوجوہات و اخراجات و عوارضات مثل قلبانہ و پیشکش و جریبانہ و محصلانہ و
ضابطانہ و مہرانہ و دارو غگانہ × و بیگار و شکار و مدد لشکر و دہ نیمی و مقدمی و دہ لیسوی و صدودی
قانون گوئی بلیہ[1] در ہر ہ فرخہ مذکور آنچہ ضبط ہر سالہ از تشخیص و چک و تکرار زراعت مد و
کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و مطالبہ نکنند. و از جمیع رسومات
و اطلاقات و حوالات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند × و دریں باب ہر سالہ فرمان عالیشان
مجدد و طلب ندارند و از فرمودہ درنگذرند و در عہدہ شناسند. تحریر فی التاریخ ۱۱ ماہ شہریور الٰہی سنہ ۱۴

نوٹ[1] یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے۔

عبارت مندرجہ پشت فرمان

مد معاش باسم ملا جاماسپ وغیرہ مع فرزندان موافق یادداشت واقع بتاریخ روز تیر ۱۳ ماہ آذر
سنہ ۱۴ جلوس یوم شنبہ مطابق تاریخ ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۰۲۷　　وکالت پناہ اقبال

---

۵ یہ فرمان طول میں ایک فٹ (۱۱) انچ عرض میں چودہ انچ ہے اس فرمان پر بادشاہ کی مہر بخط طغرا بائیں جانب ہے اور داہنی جانب ایک مہر مستطیل ہے جو مطلق پڑھی نہیں جاتی۔ فرمان میں (۹) سطریں ہیں اور پشت پر آٹھ سطریں ہیں۔ پشت پر نو مہریں الگ الگ ہیں اور دو مہریں جڑواں ہیں۔ کسی مہر کی عبارت پڑھی نہیں جاتی۔ مہروں کے نیچے جو کچھ بطور دستخط کے لکھا ہوا ہے وہ ایسا پیچ در پیچ ہے کہ ایک لفظ بھی پڑھا نہیں جاتا۔ بائیں طرف برسالہ سیادت و نقابت دستگاہ دخل واقعہ نواب محمد باقر لکھا ہوا ہے۔ یہ فرمان بہت زشت خط ہے کسی طرح مسلسل پڑھا نہیں جاتا۔ فرمان قصبہ نوساری سرکار سورت کے اصل متوطن ملا جاماسپ اور ملا ہوشنگ اور ان کے فرزندوں کے نام ہے جو بمبئی کے نہایت مشہور دادا بھائی نوروزجی دی گرینڈ اولڈ مین حال ساکن بمبئی کے مورث اعلیٰ تھے ہیں جناب مہرجی بھائی نوشیروان جی کیوکا ۔ ایم۔ اے کا (جو ایک نہایت بے نظیر انگریزی کتاب دِی ہیومرائیڈ فینسی آف پرشیا کے مصنف ہیں) بدرجہ غایت ممنونِ احسان ہوں کہ انھوں نے بڑی تلاش اور محنت سے اس فرمان کی نقل میری خاطر سے (بقیہ نوٹ دیکھو صفحہ ۲۴۷)

وقتے کہ میان اکابر مجلس بہشت آئین و بیدہ کمترین است ہمین است کہ ابوالغازی در فرمان بندہ اضافہ کردہ دیگران کافران را بر مسلمانان ترجیح دادند کہ صحف لیل و نہار خواہد ماند۔ آنچہ بر بندہ واجب است در آن تقصیر نرفت والدعا۔

(۲۸) نقل فرمان نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ سنہ ۹ ج مطابق ۱۰۲۳ھ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور و عز ایراد یافت کہ مولوی دویست دہ بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع تنگ الٰہی از پرگنہ لہرپور سرکار خیرآباد بطریق ابتدائی از ابتدائے فصل خریف در وجہ مدد معاش لالہ مصر وغیرہ بموجب ضمن مقرر و مفوض باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال بر وجہ معیشت خود خرچ و تصرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال می نمودہ باشند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقلال این حکم اقدس والا کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف مشار الیہم بازگذاشتہ اصلاً تغیر و تبدل بداں راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قنلغہ و پیشکش و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و داروغگانہ تحصیلدار و شکار و بیگار و دہ نیمی مقدمی و صدودی قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعلت تشخیص چک و تکرار زراعت و کل دیوانی مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و مطالبہ نکنند و از جمیع وجوہات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند و درین باب ہر سال فرمان و پروانجات مجدد نطلبند و اگر در محلے دیگر زمین داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند و از فرمودہ درنگذارند در عہدہ شناسند۔ فی التاریخ آبان سنہ ۹ جلوس۔

(۲۹) فرمان ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی

اللہ اکبر

مہر مستطیل جہانگیر بادشاہ	طغرا فرمان ابوالمظفر نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی

دربارگاه پادشاه روم کی اشرف مکان ربع مسکون متصرف ایشان است بتوانند خرید - اما غایت همت مصروف آنست که وظیفه بمردم مستحق مصالح پاک دین آن ملک مقرر سازند و مدرسه بنام نامی حجاب بارگاه بنده پرور حضرت خاقانی باتمام رسانند که تا انقراض عالم در زبان دوستان جهان باشد و خود دران مدرسه بحث علوم دینی و فکر شعر که عبارت از توحید و نعت و منقبت اصحاب بوده باشد و دعاے دوامت روزافزون اشتغال میداشته باشد - امید آنست که از رفتن این کمترین غلامان بر حاشیهٔ ضمیر خاکروبان آستان غبارے نخواهد نشست بلکه مسلب سخن چینیان و عیب کنندگان که عدم بود این معدوم است بجهت دل خواهد پیوست که منصب اعظم خانی و حکومت گجرات و عشرت عزیز کوکلتاش را باین محروم نے شمرند بنا چار ترجیع نهند گواراسپنکش مدعیان نموده که ایشان را بسر نیست بدون بنده و نمکن که این کمینه را سیر باشد بدون ایشان چون آخر الامر نسیم لطف شامل نهال بوستان مطالب و مقاصد دیگران شده نهال امید و حقوق خدمت بنده را بسموم محرومی خشک سالی بخشیدند - بنده از فدوی که نهاد عاقبت اندیشی وابستگان آن آستان چند کلمه گستاخی نموده بعرض می رسانند که تمامی خاطر اشرف را از دین محمد صلی الله علیه وسلم بیگانه و متجنب نمی سازد حاشا که دوست باشند و کمینه که نیک نامی دنیا و عقبی می طلبد دشمن و واجب الاخراج باشم والا کار دنیا بازیچه ایست ناپایدار بر حرف دو سه خوش آمد گوئی آخرت بدنیا فروش اعتماد نباید کرد - همه عالم را گوش هوش است پیش ازین سلاطین بوده اند که همه صاحب تمکین بودند هیچ پادشاه را دغدغه نشد که دعوی پیغمبری و نسخ دین محمدی نماید بل ما دامے که چون مصحف اعجازی چون چهار یار چند بار پسندیده باشند و شق قمر با مثال این چیزها واقع نبود مردم میکنند یارب دغدغهٔ چهار یار بودن کدام جماعت را می شده باشد - قلیچ خان که صفائی ظاهر و باطن و عصمت جبلی دارد یا صادق خان که شرف رکابداری از بیرام خان یافته با ابوالفضل که شجاعت و حیایش بجای علیؓ و عثمانؓ می تواند بود - بخداوند بجا کیپاے بادشاه قسم جز عزیز کسی که نیکنامی طلب باشد نیست و همه مدار بر خوشش آمد و روز گذرانیدن دارند و آنکه نیکنامی طلبد بنده است که تا بود جز حرف نیکنامی بر زبان نه آید الحال هم در مکهٔ مقدسه منوره کاری نخواهد کرد که خلاف نیکنامی باشد ؎

خلاف پیمبر کسے ره گزید ۔۔۔ که هرگز بمنزل نخواهد رسید

برگزیده والقاب پسندیده معزز و مباهی داشته الطافِ عنایت ما به دولت و اقبال را با احوال فرخنده
مآل عدوی خاص معز الیه یوماً فیوماً متزاید و بے نہایت دانند۔ تاریخ یازدهم شوال سال فرخی
اشتمال بست و ام از جلوسِ اقدس مانوس مقدس معلی زیب تحریر و تبت تسطیر پذیرفت۔

(۲۷) عرضداشت خان اعظم مرزا کوکلتاش درجواب فرمان اکبر بادشاہ

که از مکه فرستاده بود منقول از دربارِ اکبری

کمینهٔ ورا ثنا آستان کیوان مکان ملائک آشیان جانان جمشید شان فریدون نشان کیخسرو
دستگاه کیومرث بارگاه سکندر عالم پناه انجم سپاه آسمان خرگاه ظل سبحانی عزیز کوکه بعز عرض
میرساند که ہوائے انور طلب این غلام کمینه قابیں و عماد گشته بود جان و دل را که خلاصهٔ آب و گل است
با جمعی کثیر از رؤسائے اخلاص و اشتغال بخدمت حجاب درگاه گیہان پناه که سدهٔ سجاده عتبهٔ عظمت
و کبریائیت فرستاده چون مشق عمل و فتوئ قاضی گمان بلکه یقین محل بحرمان و مہجوری که در دولت
ہے وجہ ... داده بود بر نا قابلی فرسوده دست ملالت در گردن کرده با بدخویی دانست یقین
که احادیث تحریک اعداء امور و کار افتاده مزاج اشرف رالعیت و تہمتی چند که سامع جاه و جلال
رسانیده از کمینهٔ درگاه منحرف ساخته اند و بادی رائے عالم آرائے سلاطین آن درگاه تنگ
جمع این گناه راہنموں گشته بخاطر رسید که چشم خاکسار بے مقدار را که در خدمت قائمان آن درگاه
آسمان نشان پرورش بمرتبهٔ اعظم خانی و عزیز کوکگی و حکومت گجرات سرافراز شده هم بواسطهٔ اس
تشریفات بخاک مکهٔ معظمهٔ مقدسه منوره رسانیده که تا کار دراں ہندوستان کسی را که پرورده خوانا
الوان انعام و احسان بادشاه جہان پناه باشد در یک خاک و در یک محل مدفون سازد نقش گستاخی
و خیانت بے ادبی است و لا جرم گجرات را که آن مکه معموره دارالسلطنة بود بستغداں سپرده
غبار ملال و انتقال خویش را از گوشهٔ خاطر خاکروبان آن آستان ملائک آشیان شسته
و ست از مطالبات آنجا و پائے ادب را کوتاه ساخته مواشی که محض سعی جان سپاری
خود از معارک کار جمع ساخته بود بدست عدل بیروں آورده از جمال ترین چیرہا دانسته سفر
گزیده آں قدر تعیب از مکاسبات مذکور بدست آورد که اگر خواهد منصب اعظم تا لی را

درگاہ متبرکہ و یک عدد یومیہ بابت شمع چراغ و لنگرخانہ و آ ۰۰۰ و ۰۰۰ از قصبہ سہنہ مضاف صوبہ سرکار دہلی دارالخلافۃ حضرت شاہ نجم الحق قدس سرہ مرحمت فرمودیم باید کہ فرزندان نامدار کامگار و الاتبار و ۰۰۰ ذوالاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات دیوانی جاگیرداران و کروریان و چودھریان و قانونگویان اراضی مسطورہ از محل نیک بہبودہ چک و سالیانہ × و یومیہ میگزارند صرف آن نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد بطنٍ واگزارند کہ امادرو جہ خرچ عرس و تیل چراغ × و لنگرخانہ ۰۰۰۰ نموزہ بدعائے دولت ابد مدارت موظف باشند تحریر تاریخ پنجم ماہ اسفند امرالہی شمہ جلوس و الاقرسبت تحریر یافت ۔

(۲۶) نقل فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی

یہ فرمان مطلا محمد اکبر بادشاہ نے راجہ سوہن لال وزیر اعظم کو بجلدوئے خدمات حسنہ عطا کیا اور راجہ سندر لال تحصیلدار و الگھاٹ ریاست جیپور نبیرۂ راجہ سوہن لال نے میوزیم جیپور کو نذر کردیا۔

سبحان اللہ بسم اللہ تعالی

مہر کلاں اکبر بادشاہ

طغرا باسم بادشاہ بخط شنگرف

دریں زمان میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاطاعہ والاذعان صادر شد کہ بمقتضائے وفور مراحم خاقانی و فرط تفضلات خسروانی کہ بمنونۂ افضال یزدانیت امارت مرتبت فدوی خاص عقیدت و ارادت اختصاص لایق العنایت والاحسان سوہن لال را بخطاب راجگی و بہادری و معتمد جنگی بین الاعیان والارکان و فی الامثال والاقران سرفراز و ممتاز فرمودیم باید کہ فرزندان نامدار کامگار و الاتبار وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالی مقدار و جمیع ارکان دربار جہاندار و حکام ممالک امارت مرتبت معظم الیہ را از جناب فیضمآب بادشاہی بشمول این خطاب

یہ اصل فرمان دو فٹ ۶ ½ طول میں اور ایک فٹ ۱ ½ انچ عرض میں ہے۔ جہاں سطر ختم ہوئی ہے چلیپہ بنادیا ہے نقل کا اصل ہے

حال واستقبال بابت مذکور اراضی مذبور از محل یک بیم وده و دیگر بست بوده گذاشته تعلق
بوجہات واخراجات وعوارضات چوں تتلغہ وپیشکش ووہ بیسے ومقامے وصدومے وقانون گوئی
وحصہ رسد وتتکار روبکار وضبطہ ہرسالہ وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی فراحمت نرسانند
وہرسال فرمان وپروانہ مجدد طلب ندارند ودریں باب تاکید تمام دانند۔
تحریر فی التاریخ ۲۲ امرداد الہی ۴۹ سنہ مقررہ شدہ ضمن ثبت تاریخ ۲۳ ماہ مہر الہی ۴۹ سنہ
آنکہ متصدیان حکم شود کہ سواری دوصد بیگہ زمین افتادہ لائق زراعت بگز الہی مطابق ابتدائے
من ابتدائے خریف لوئیل از پرگنہ ناری من اعمال سرکار لکھنؤ در وجہ مدد معاش فضیلت پناہ
شیخ علیم اللہ وغیرہ بموجب تفصیل ذیل مرحمت ومقرر شد۔
از تاریخ ۱۲ ماہ مہر الہی ۴۹ سنہ موافق یوم جمعہ۔
نوبت واقعہ نویسی ابراہیم بیگ ۴۹ سنہ جلوس مطابق
۱۰۱۲ سنہ ہجری

امین الملک
مرید شاہ سلیم

نقل فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی (۲۵)

بادشاہ غازی
بنا الله نوں
محمد اکبر بادشاہ
جلال الدین
سلطان ابو سعید

در یوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ
یکہزار وچہار صد سی ویک بیگہ وہشت بسوا اراضی بتمامت با لیس یکصد روپیہ است

عرضی جوابی راجہ رتن سین

بر ضمیر آفتاب نظیر آن خدیو کشور گیر مخفی نخواہد بود که شاہان دین دار و خواقین معدلت شعار حرمات محرمات و مخدرات محصنات فدویان خاص و جان نثاران با اختصاص را ننگ و ناموس خود تصور فرمایند و ذات قدسی صفات خویش از ظل الحق دانستہ مخلوق الہی را بزیر سایہ حفاظت و حمایت خود نگاہ می دارند نہ باغوائے نفسانی و زر تحبیب شہوانی از حد حق پرستی و دائرہ خدا شناسی بیرون شتافتہ راہ ناواجب طی می نمایند۔ حیف است کہ مسیحا کار اجل فرماید و خضر طریقہ گمرہی نماید۔ پاسبان را دزد شدن نشاید و راعی را گرگ بودن نباید و اگر نہیت حق طوبیت ہمی اقتضا می کند بسم اللہ این گو و این میدان۔ ؎

بیا و نوش کن پیمانہ چند فدائے مقدمت پیمانہ چند

لیکن معلوم است کہ در عالم غیرت و ناموس ذرہ با خورشید ہمچشمی می کند و مور با سلیمان مقابل میشود۔ اینکہ رخش ہمت و مردانگی را در صف و سر شجاعت و شیر دلی بر کفت ؎ وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سر شمشیر تیز

نقل فرمان ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی سنہ ۱۰۱۲ھ

(۲۴)

اللہ اکبر

مہر طغرا

سلطان سلیم شاہ
فرمان جہان مطاع ابوالمظفر
غازی
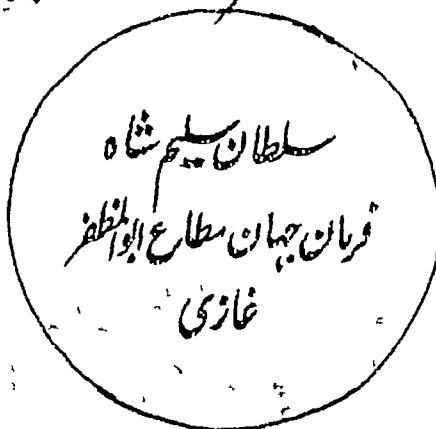
درین وقت فرمان عالیشان واجب الاطاعت والاذعان از مکمن لطف شرف وصدور یافت کہ موازی دو صد بیگہ اراضی لایق زراعت بگز الہی بطریق ابتدائے از ابتدائے فصل خریف لوی ئیل پرگنہ باڑی من اعمال سرکار لکھنؤ در وجہ مدد معاش فضیلت پناہ شیخ علیم اللہ وغیرہ بموجب شرح ضمن مقرر و مسلم باشد کہ حاصلات آنرا سال بسال صرف معیشت نمودہ دعائے دولت قاہرہ اشتغال نمایند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران کروریان

دیگران خود داست عزیز علی متولی خائن معزول فرمودہ خدمت تولیت بنام نور چشم میرزا تیمور شاہ بہادر و نیابت بنام سید مہدی علی خان صاحب سجادہ درگاہ شریف کہ بموجب سند آمد قدیم و فرامین سلاطین سابق وحضرت فردوس منزل انارالله برہانہ است مقرر فرمودیم چنانچہ ہر کار مرقوم الصدر باید لیکن چنانکہ مذکور خاطر اقدس عالیست سبب شعبدہ بازی وبد بہادی و نیلسوفی متولی معزول کہ حاشی نخراست وانخلاج مدارج در انتظام امحاد قایق باقی است لہذا تجویز مقدمات وتدارک و بندوبست آں از تہ دل منظور و پیش بہادِ خاطر الہراست وازیں ضرور است مزیں بدستخط حضور ملصوبہ ستقہ کرامت مرقومہ۔ نزدآں فدوی خاص فرستادہ شد۔ مرقوم کلکِ عنایت سلک میگردد کہ اصل و یا نقل سند مقدماتِ مرقومہ بلفِ چٹھی حود موسومہ ناظم اجمیر شریف تاکید اکید بدیں مضمون روانہ نمایند کہ سر مقدمات مرقومہ قرار واقعہ درسید کوا عذ سابق بدستور اندرون کوٹھ وصاحب سجادہ برآمدہ معائنہ وفدوی عقیدت سرشت مولوی محمد خاں کہ از حضور روانہ شدہ است کارامانت وتحصیل از دست نا بمردہ میگرفتہ باشند تانچہ ایں مسطور و دیوان مہدی علی خان صاحب سجادہ ظاہر کند۔ بموجب آں بندوبست قرار واقع کنانیدہ مدام خبرگیراں بودہ سر وقت معاودت میکردہ باشد وبعد فراغ انتظام کامل حسب رضائے صاحب سجادہ صاحبِ ممدوح بحضور پرنور اطلاع دہد۔ تساہل دریں باب نبرد۔

(۲۴۳) **نقلِ فرمان**

سلطان علاءالدین خلجی بنام راجہ رتن سین راجۂ چتوڑ مع جواب راجۂ موصوف۔

بسمع اقدس وہمایوں ما رسیدہ کہ آں ربدۂ راجگان عقیدت نشان کنیز خوش جمال زہرہ حصال از جزیرہ سراندیپ آوردہ است باید کہ آں تحفۂ صنعت الہی ونمونہ قدرت ایزی را سرودی روانۂ درگاہ فلک اشتباہ ما سازد و ہر آئینہ بظہور ایں خدمت شایستہ مورد توجہات شاہی ومطمح نظر انصاف خسروی تواند بود ودر صورت انحراف ونافرمانی پاداش کردار خواہد رسید۔

نوٹ۔ یہ واقعہ ۷۰۳ھ کا ہے۔ ۱۳

جمع کردن واجرار مسدود کردن روزینہ و ملک وغیرہ اختیار صاحب سجادہ بودہ آمدہ است حالا ہم مالک است مصر

نبدِ چہارم کواغذ جمع خرچ آمدنی دیہات را بخوبی دریافتہ وفہمیدہ ہرچہ از اخراجات روزمرہ درگاہِ شریف بموجب دستورِ قدیم وماوجب باشد و آنچہ در ماہرداران در وزینہ داران بموجب دستور قدیم الایام یا بموجب اسنادِ شاہی باشند۔ آنرا بحال وبرقرار حسب تجویز صاحب سجادہ داشتہ آنچہ نو احداث بافضول وبیجا بہ سبب رعایت و یا مروت اختیار ہرکس کہ باشد موقوف ساختہ کاغذ صاف بدستخط خود بطور دستور عمل کردہ حوالہ صاحب سجادہ کنند وتغیر وتبدیل وبحالے بردن سند دستخطی حضور یا نور چشم مرزا تیمور شاہ بہادر نہ گردد تاکہ آئندہ رابندوبست قرار واقعی گردد مصر

نبدِ پنجم ۔ رقوم فوج وخرچ کہ دیہہ ہا بہ سبب افواج کسی میہد مہد متولی چیپا نیدہ بود حالا از عین مال گرفتہ نمیشود در پرگنۂ اجمیر معاف است واز دیہات درگاہ ہم وصاحب سجادہ گرفتہ نمیشود مصر

نبدِ ششم ۔ ناظم اجمیر مدام معاونت صاحب سجادہ و اہلکار میرزا تیمور شاہ و متولی حال میکردہ باشند وہر گونہ در خبرگیری ساعی و مستعد ماند و در جمیع ابواب بموجب دستورِ قدیم مداخلت امین وتحصیلدار کار حضور مقرر شدہ اند بخوبی کنانیدہ دہد مصر

(۲۲) نقلِ شقہ بادشاہ

مشمولہ نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب

چوں اکثر بسمع اشرف رسیدہ کہ انتظام درگاہ شریف حضرت قطب الاقطاب خواجہ معین الدین چشتی واقع دارالخیر اجمیر نہایت ابتر و برباد وخراب است وباعث ابتری وبربادی عزیز علی متولی وغیرہ عملہ تحصیل کہ ہمہ خائن بودہ اند و در تحصیل دیہات ودیگر اخراجات وغیرہ متعلقہ درگاہ شریف تجویز خود آرائے امور نو احداث جاری ساختہ وغبن اقسام نمودہ چنانچہ چندین ہمیگزرد کہ بدریافت تعاب وتصرف بیجائے انتظامی درگاہ شریف تقرر متولی از طرف حضور معمول قدیم بودہ است وبدل فیض منزل منظور است کہ صلاحیت جمیع امور درگاہ شریف کہ مقام بزرگان

سجادہ باشد آمدہ است۔ بندوبست آں نیز از طرف صاحب سجادہ باشد و ہم روزینہ دروزیہ
دراں املاک وغیرہ علاقہ درگاہ حسب استصواب و استرضار صاحب سجادہ باشد و ہمہ تحصیل و تحصیل
دیہات علاقہ درگاہ وغیرہ خدام باختیار کل صاحب سجادہ باشد و بایں حضور مالک است دیگر احدے
دخل و مزاحمت نمودہ نتواند کسی کہ باہیچ و قاصر نوکر و خدمت درگاہ باشد آنرا اگر صاحب سجادہ خواہد
برطرف سازد و از درگاہ خارج کردہ دہد و ہم حصہ و ملک در وزیہ قاصر الخدمت موقوف مسدود
سازد و اختیار صاحب سجادہ است۔

بند دوم۔ و محاسبہ از رعایت تامہ مداخل و مخارج تحصیل و تحصیل دیہات و ہم اسباب کوٹھہا
کہ مال بادشاہی است از متولی معزول بصاحب سجادہ بدہانند و ایچہ از روئے کاغذ مستغرق
و صاحب سجادہ از ہمہ مراتب بدمہ او برآید فوراً از جائداد منقولہ وغیر منقولہ بہ صاحب سجادہ
نشان کنانیدہ دہد و از آیندہ احتیاط دارد کہ بہ کوٹھہائے بادشاہی کہ بدرگاہ شریف ہستند
کسے خیانت و دست اندازی نسازد کہ مالکیت آں بالخصوص نرسد و یا بہ صاحب سجادہ
دیگر کسے را دخلے نیست۔

بند سوم موضع دائرہ علیحدہ از دیہات درگاہ صرف برائے معاش متولی مقرر بودہ آمد
لیکن متولی نباشد موضع مذکور معاش است و برائے ذات متولی نیست کہ بکسے گروے بدہد
اگر گردیار دعویدار از ذات متولی معزول خواہ حویلی یا جائداد دیگر کہ برائے ذات او مقرر است
ازاں بگیرد و موضع مذکور بہ معزول نرسد بصاحب سجادہ کہ علاقہ تولیت بنام نورچشم تیمور شاہ
است از طرف نورچشم سپرد سازد و رسید صاحب سجادہ بفرستد۔ و اگر کسے اسناد مرہٹا متولی
معزول پیش نماید ساقط از اعتبار است کہ فرمان حضور والا درایں امر نیست و ہم متولی از
راہ فریب از صرف کردن زر خطیر پیش مرہٹا مختار شدہ بود۔ بہ آمدنی درگاہ را خورد برد نمود
محض عام و خاص است اعتماد آں نباید کرد و بعضی دیہات کہ متولی معزول برائے خورد برد
بہ کسے بنام اجارہ استمرار داشتہ و باطن مطلب خود میما مدار آنہا مر آورده ایچہ دراں خیانت
رمس متولی باستدلال بصاحب سجادہ برآمد دو دیہات را بدرگاہ شریف داخل سازد کہ بدوں
مہر صاحب سجادہ منظور ٹھیکہ و استمرار کسے نیست کہ ہرگز نہ مالک صاحب سجادہ حضور است
و ہم اور دیگر تنزیح شریف وراثت وغیرہ ہم از طرف حضور از قدیم صاحب سجادہ ہمہ امورات
درگاہ و مال و کوٹھہا و عزل و نصب نوکران و خدام وغیرہ و شاگرد پیشہ و ہم صرف نمودن و

(۲۱)

ابوالبرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی بنام صوبہ اجمیر سرکار انگریزی بہادر مشمولہ مثل نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب۔

مُہر بادشاہ

فدوی عقیدت و ارادت نشان لائق المرحمت والاحسان مورد مراحم بوده بداند چو تمامی امورِ انتظام درگاہ شریف و عزل و نصب مردمان متعلق آن و خبرگیری ہر گونہ امور از جانب حضور بوده آمده درینولا مکرر بسمع اشرف رسیده کہ انتظام درگاہ شریف از حد ابتر و خراب است و عزیز علی متولی کہ از طرف حضور بہ عہدۂ مسطور سرافراز بود اکثرے از اسباب درگاہ شریف را متصرف شده و نیز آمدنی دیہات خورد برد مینماید و خدام و خلق اللہ را تکلیف و ایذا میرساند لہذا نامبرده را از عہدۂ تولیت معزول کرده نور چشم مرزا احمد تیمور شاہ بہادر را بعہدۂ تولیت و نیابت بنام دیوان سید مہدی علی خان مقرر فرموده سرافراز کردیم لہذا بہ آن فدوی خاص ارقام میرود کہ دیوان صاحب ممدوح را کہ ہر گونہ الیق انتظام درگاہ شریف اند و تمامی خدام و خلائق از طریق دیوان صاحب موصوف کہ صاحب سجاده ہستند راضی و شاکر اند۔ نزد خود طلب ساختہ از حکم حضورِ والا مطلع سازند و بر دیہات تمامی امور و انتظام متعلقہ تولیت مذکور قبض و تصرف و دخل دیوان صاحب ممدوح کنانیده دہد و بدوام معین او شان باشد و حساب و کتاب تولیت مسطور و آمدنی دیہات از عزیز علی متولی بدیوان صاحب مہاالیہ کنانیده دہاند درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرد کہ موجب خرسندی حضور و اظہار کمال رسوخ و فدویت آن فدوی خاص از آن منظور است زیاده تفضلات۔

مشمولہ مثل نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب

فرد مطالبات بلف شقہ والا بمہر و دستخط حضور بنام کول برک صاحب بہادر نوشتہ شده۔

بند اوّل۔ انتظام جمیع امور درگاہ شریف بموجب دستور قدیم و اسناد بادشاہی باختیار صاحب

کری دام موضع ناندمعہ مزرعہ دام پورہ علاقہ پرگنہ حویلی مضاف صوبۂ دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف
کہ یک ہزار و یکصد روپیہ حاصل آنست در وجہ العام سیادت و فضائل مآب کمالات واکتساب
سید امام الدین بطریق التمغا ما در بدان بتاکید اسامی و قسمت معاف توفیر از ربیع پارس ئیل.....
حسب الضمن مقرر باشد۔ باید کہ فرزندان نامدار و کامگار والاتبار وزرائے ذوی الاقتدار
وامرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و
شتغلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروڑیان حال و استقبال امداً و موبداً در
استمرار و استقرار ایں حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ راہہائے مذکورہ را معہ موضع در بست
نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن خالداً و مخلداً متصرف آنہا مار گزارند داز صوادم تغیر و تبدیل
مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صد بیداری و فوجداری وبال و مہلت واخراجات
سل قلعہ و محصلانہ و وارد و عگانہ۔ بیگار و شکار و دو بیسے و مقدمے و صد و دسے و قانون
گوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچہ از حسن
تردد آں در جمع آں بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند۔ دریں باب تاکید اکید
دانند عن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نہ طلبند
دار بہ لیغ کرامت تبلیغ تخلف وانحراف نورزند۔ یازدہم شہر ربیع الاول سال یازدہم از
جلوس اقبال مانوس سمت تحریر یافت۔

عبارت پشت ضمن فرماں

بر سالت تمراحت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت
شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت۔ طرازندہ بساط ابہت
و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک
جہانبانی عیش آرائے محافل کامرانی۔ جوہر مرآت یکجہتی و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا
ہمدم و لکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے سیف و قلم
مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند رتبۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار
امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت
بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یدو اوا شجاع الدولہ برہان
الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ نظام الملک ابو المنصور خاں بہادر صفدر جنگ

واز صوادم تغییر و تبدل مصئون و محروس دانستہ لعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مال وجہات سائر اخراجات مثل قتلغہ و محصلانہ و داروغانہ و عمالطانہ و شکار و بیگار وده نیمے مقدمے و صدو دے و قانونگوئی مزاحم و متعرض نہ شوند و از کل تکالیف دیوانی و مطالبات خاقانی معاف و مرفوع القلم شمارند۔ درین باب تاکید اکید و قدغن مزید دانستہ ہر سال سند مجدد نہ طلبند و از یرلیغ کرامت تبلیغ و الا تخلف و انحراف نورزند۔

بتاریخ بست و یکم شہر محرم الحرام سنہ یازدہم جلوس والا زیب تحریر یافت مہر

عبارت ضمن پشت فرمان پنج سطر

تفصیل وجہات

مہر کلان
نظام الملک مدار المہام آصف جاہ
برہان الملک شجاع الدو ابو المنصور
خان بہادر صفدر جنگ یار وفا دار
سپہ سالار فدوی شاہ عالم بادشاہ
غازی

مہر
سید ہدایت علی خان
فدوی شاہ عالم بادشاہ
غازی

عبارت حاشیہ پشت فرمان جانب دست راست۔

(۲۰)

نقل فرمان

ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

باسم سبحانہ تعالیٰ

مہر کلاں بادشاہ

طغرا طلا باسم بادشاہ۔

درین وقت میمنت اقتران فرمان والا شان
واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ یک لک نوزدہ ہزار و ہشت صد

مدت استعمال ہنمودہ باشند اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ نمایند۔ دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

تاریخ بست وہفتم شہر ذیقعدہ ۲۳ سنہ جلوس والا قلمی شد معم

عبارت ظہر فرمانچہ

ضمن باسم سید ظہیر الدین وغیرہ از دربان حضرت — بموجب التماس وکیل متارٌ الیہ پا سردہ آنہ یومیہ از اوقاف روضۂ مسطور سوائے علی السویہ از تاریخ ورود پروانہ

۱۵ار یومیہ

متارٌ الیہ	کرامت اللہ
نصر ۴ار	۴ار
سماۃ امۃ العد	سماۃ بی بی صاحبہ
۴ار	۳ار

(۱۹) نقل فرمان

محمد جلال الدین ابو المظفر شاہ عالم بادشاہ غازی اوصل اللہ فی الجنان۔

باسمہٖ تعالیٰ شانہٗ — خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ

طغرا باسم بادشاہ۔ (مہر بادشاہ)

دریں وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ موضع گنگوانہ وتباری معہ موضع باندمعہ رامپورہ عملہ پرگنہ حویلی اجمیر کہ مبلغ دو ہزار روپیہ حاصل آنست از تغیر تہاسنا غیرہ در وجہ انعام التمغائے حقائق و معارف آگاہ سید امام الدین سجادہ نشین حضرت ماوردن بلا قید اسامی وقسمت معافی تعمدیق وپاد داشت وتوہیر ایجہ ارس تردد برمع آں سید ایدا از ابتدائے فصل ربیع بوقت ئیل حسب الغس مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے فردی الاقتدار و امرائے عالیمقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتعہدان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ابداً آمودہ ابد استمرار استقرار ایں حکم مقدس معلی کوشیدہ مواضع مرقومہ راسناً بعد سل وبطنا بعد بطن خالداً ومخلداً بتصرف آنہا گزا

بازگذارند واصلا و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند کہ حاصلات آنرا صرف نمودہ بدعائے بقائے دوام دولت ابد مدت مواظبت مے نمودہ باشند واگر درمحل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ کنند۔ دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تاریخ بست ونہم جمادی الثانی سنہ ۱۳ جلوس قلمی شد۔

عبارت ضمن پشت فرمانچہ

مقدمہ شرح ضمن در وجہ مدد معاش مساۃ بی بی کمال و دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرہ قطب الاقطاب حضرت بموجب یادداشت واقع عہد مرقوم تاریخ شانزدہم شہر محرم الحرام سنہ ۹ یازدہم شہر شوال سنہ ۱۲ مکرر بعرض مقدس رسید پرگنہ حویلی صوبہ دار الخیر اجمیر بدستور سابق۔

عــــــہ زمین از محل قدیم

مساۃ	مساۃ	مساۃ	مساۃ	
مشارالیہ	نجیب النسار	شریفہ بی بی	رحیم النسار	بخت بانو
سے بیگہ	صہ بیگہ	صہ بیگہ	سے بیگہ	لے بیگہ

(۱۸) نقل فرمانچہ

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی

مہر خان خانان

طغرا

گماشتہائے متصدیان مہمات وجمہور سکنہ روضہ منورہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ واقع بلدہ صوبہ دار الخیر اجمیر را اعلام آنکہ بموجب التماس وکیل سید ظہیر الدین وغیرہ ازفرزندان حضرت بعرض اقدس اعلیٰ رسید کہ موکلان ہیچ امر وجہ معیشت مقرر ندارند و اوقات بعسرت میگذارند امیدوار اند کہ پانزدہ آنہ یومیہ از اوقاف روضہ مذکور سوائے علی السویہ در وجہ معاش موکلان مرحمت شود حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ یافت کہ یومیہ مسطورہ از اوقاف روضہ مذکورہ سوائے علی السویہ در وجہ مدد معاش مشارالیہ وغیرہ مقرر باشد لہذا حسب الحکم اعلیٰ قلمی میگردد کہ یومیہ مذکورہ را از تاریخ ورود پروانہ حسب الضمن بمشارالیہ وغیرہ میرسانیدہ باشند، تا آنکہ آنرا صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعائے دوام دولت ابد

مسـماة	مسـماة
لطیف بی بی صد بیگہ	رحیمہ النساء سے بیگہ
مسـماہ	مسـماہ
بخت بانو سے بیگہ	

تحریر تاریخ صدر سمہ الیہ مطابق واقع کل است

پانزدہم شوال سنہ دوازدہم جلوس والا بکرر بعرض مقدس رسید۔

مہر معتمد الملک میر جملہ معظم خانخاناں بہادر مظفر جنگ ترخاں

مہر وزیر الممالک قمرالدین خاں چین بہادر نصرت جنگ عماد اللہ

مہر غلام علی خانہ زاد محمد شاہ بادشاہ غازی

مہر فدوی علی احمد خاں فدوی محمد شاہ بادشاہ غازی

(۱۷) نقلِ فرمانچہ

بادشاہ عہد محمد شاہ طغرا

مہر وزیر میر جملہ معظم الملک خانخاناں مظفر جنگ بہادر ترخاں

میر جملہ معظم الملک خانخاناں مظفر جنگ بہادر ترخاں خانہ زاد محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہائے جاگیرداراں وکروریاں پرگنہ حویلی دارالخیر اجمیر را اعلام آنکہ بموجب یادداشت واقعہ عہد بادشاہ مرحوم مرقوم تاریخ شانزدہم محرم سنہ ۔ یازدہم شہر شوال سنہ ۱۲ بعرض مکرر رسید موازی دو بست بیگہ زمین محل قدیم از پرگنہ مذکور بدستور سابق بشرط تعیین و تصرف در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال و دلب متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ بزرگ حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ طبق یادداشت واقعہ عمل نمودہ اراضی مذکورہ را تصرف آنہا

بتاریخ روز جمعه شانزدهم شهر محرم سنه ۹ جلوس مبارک موافق سنه ۱۱۳۹ھ برساله سیادت و نقابت
رتبت ایالت و امارت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمده امرائے رفیع الشان زبدهٔ خوانین بلند
مکان لایق المرحمت والاحسان مقرب الحضرت الخاقان معتمد الملک میر جمله معظم خان خانخانان بهادر
مظفر جنگ ترخان و نوبت واقعه نگاری کمترین خانه زادان درگاه آسمان جاه غلام علی قلمی میگردد۔
حکم صادر شد که بست و دو بیگه زمین از محل قدیم پرگنه حویلی دار الخیر اجمیر در وجه مدد معاش مسماة بی بی
کمال دولت متعلقان سید اسد الله نبیرهٔ قطب الاقطاب حضرت مرحمت فرموده ایم اگر در محل دیگر
چیزے داشته باشد آنرا اعتبار نکنند واقعه سوم شهر رجب المرجب سنه ۹ موجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔
شرح دستخط یمین الدوله العالیه معتمد السلطنت آلهیه سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت
دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد
السلطنت و کشور کشائے ناظم و مناظم ملک و مال ناهج و مناهج دولت و اقبال خلاصهٔ مخلصان باعزم
قدوهٔ پیش قدمان معرکهٔ رزم عمده منیع الشان زبده امرائے بلند مکان صاحب السیف والقلم
رافع اللواء والعلم وزیر صاحب تدبیر یار با وفا یکرنگ وزیر الممالک عمدة الملک مدار المهام اعتماد الدوله
قمر الدین خان بهادر چین نصرت جنگ آنکه داخل واقعه نمایند۔
شرح دستخط سیادت و نقابت رتبت امارت و ایالت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمده امرائے
رفیع الشان زبدهٔ خوانین بلند مکان لایق المرحمت والاحسان مقرب الحضرت الخاقان معتمد الملک
میر جمله معظم خان خانخانان بهادر مظفر جنگ ترخان آنکه داخل واقعه نمایند۔

خواجه معین الدین چشتی قدس سره

حمید مجید مبارک

بالتماس مشار الیهما وغیره متعلقان سید اسد الله نبیرهٔ قطب الاقطاب حضرت خواجه معین الدین چشتی
هیچ وجه معیشت مقرر ندارند و جماعت کثیر همراه دارند و شب و روز بعبادت الهی و نماز روزه و تلاوت
فرقان و قرآن مشغول اند۔ امیدوار فضل و کرم اند که بست و دو بیگه زمین از پرگنه حویلی اجمیر موجب اسناد
وحکام در وجه معاش موهی الیهما مقرر است سنه۔ ازگاهی عهد مقرر شود بعرض اقدس رسید منظور حکم شد۔

۲۲ بیگه زمین از محل قدیم

مشار الیه مسماة

اسامی معہ بیگه نجیب النسار صہ بیگه

مہر میر احمد علیخان صدر جرد آنجا بعرض رسید ہ کہ سید سراج الدین سجادہ نشین فوت شدہ سید میر الدین پسر متوفی طالب علم بصلاح و تقویٰ آراستہ لایق سجادگیست مدسوریدر نام موی الیہ سرفراز کردہ حکم شد منظور

کما فصلت

سجادہ نشینی روضۂ مسطور از انتقال شیخ سراج الدین بتأثر الیہ بپسرش

حکم

معاش مازیافت سالق

مدد معاش مستمرہ شیخ سراج الدین متوفی بموجب یادداشت عہد مرقوم سوم جمادی الاول سنہ ۲

۵ ۲ رمضان سنہ الیہ بعرض مکرر رسید فرمان ادست گشتہ

موضع گیلوتہ علۂ پرگنۂ ترائنہ	سالانہ
الــــ ہزار جمع	الـــ ہزار
گیلوتہ علۂ پرگنۂ صوبہ مذکور	سالانہ ار خزانہ مسطور
الـــ ہزار	الـــ ہزار

تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ

(مہر: بلاس رام)

مہر میر جملۂ معظم خانخاناں
تاریخ دوم شہر ذی الحجہ سنہ ۳

موجان محمد قول	تاریخ ۱۲ شہر رمضان سنہ ۲ جلوس الا	۱۲ رمضان سنہ ۲ جلوس الا
سالق واقع کل است	نقل دفتر وقائع کل رسید	دخل وقائع کل نمودہ داخل
تاریخ چہاردہم شہر رمضان سنہ ۳	داخل اوارجہ نمودہ	فہرست ایلچیان نمودہ

تصدیق دفتر الیہ گذشت موجان محمد قول
تاریخ دوم ذی الحجہ جلوس والانقل دفتر
دیوان صدارت العالیہ رسید موجان محمد قول

نقل چیٹھہ

(۱۶) خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی مہر وزیر الممالک نواب قمرالدین خان بہادر......

سیادت ونقابت رتبت امارت وایالت مرتبت حشمت وشوکت منزلت عمدۂ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لائق المرحمت والاحسان مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان ونوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ سپہر احتشام مولانا سرام قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضہ منورہ حضرت قطب الاقطاب واقع دار الخیر اجمیر از انتقال شیخ سراج الدین بہ شیخ منیر الدین پسرش وموضع گیلوتہ عملہ پرگنہ لرائنہ سرکار صوبۂ مذکور بجمع دو ہزار روپیہ بابت بازیافت متوفی ویک ہزار روپیہ سالانہ از خزانہ روضہ مذکور باندوزد وفتوح مشروط سوائے حصہ موضع دیواڑہ عملہ پرگنہ حویلی صوبۂ مذکور وپنج آنہ یومیہ بلاشرط در وجہ مدد معاش او مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔ واقع ہذا رجب ۲ سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

بموجب اسناد ذیل بمشار الیہ مقرر است

بموجب فرمان تحریری ذی الحجہ ۱۶ سنہ عہد حضرت حصہ موضع	بموجب فرمان ۱۳ جمادی الاول ۱۸ سنہ عہد حضرت خلد مکان
در شیولا بمشار الیہ سوار بلا شرط مرحمت شد	۵ر

بشرح دستخط

موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنت العلیہ عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج ومناہج دولت واقبال صاحب السیف والقلم رافع اللوار والعلم وزیر صاحب تدبیر یکرنگ عمدۃ الملک مدار المہام قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ سپہ سالار یار باوفا دستور الوزرا آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح دستخط۔

سیادت ونقابت زینت امارت وایالت مرتبت شوکت وحشمت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لایق المرحمت والاحسان مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی

سیاہہ

از روئے سیاہہ بمہر عمدۃ الملک بخشی الممالک امیر الامرا بہادر رسیدہ کہ خواجہ معین الدین چشتی سید منیر الدین پسر سید سراج الدین سجادہ نشین درگاہ حضرت قطب الاقطاب کہ سید مذکور فوت شدہ امید وار است کہ بموجب پدر سجادہ نشینی آنجا سرفراز شود لعرض اقدس رسید کہ تجویز نام

۸ ر ملا قصور یومیہ

مشار الیہ صغیر ۲ر — خدیجہ ۲ر

سما ــــــــ ـــــــــ

رقیہ ہمشیرہ ۱ر — سعید النسار ۱ر

سما ــــــــ ع ـــــــ

مسماۃ راحت النسار دغیرہ ہمشیرہ زادہ

۲ر

مشار الیہا ۱ر — مسماۃ لطیفہ ۱ر

تحریر فی التاریخ صدر سنہ الیہ

مطابق واقع کل است — برحاشیہ — بعرض مکرر رسانید

ست وہفتم صفر سنہ جلوس مبارک بعرض مکرر رسید

پس پشت سرایہ وا خلہ نتیان دیوان شاہی لسیدا است

مہر معتمد الملک مظفر جنگ بہادر خان ترخاں — مہر عالم علی — مہر سپہدار خاں — مہر اسد خاں

چہاردہم صفر سنہ احد جلوس

(۱۵) نقل حیثیہ فرمان

محمد شاہ بادشاہ غازی درباب تقرر سجادگی بنام شیخ منیر الدین میرہ حضرت شاہ دررگ قدس سرہ الکریم

تاریخ روز یکشنبہ چہاردہم شہر رمضان سنہ جلوس معلی مواق ۱۱۳۲ ہجری مطابق شہر ماہ رسالہ

تاریخ ۲۲ صفر سنہ داخل سیاہہ — تاریخ ۱۲ صفر سنہ تصدیق بدفتر الیہ گذشت
بست سوم صفر المظفر نقل بدفتر دیوان الصدارت رسید معہ جیو راج داخل آدرچہ شد
تا الحال بنظر در آمد — پانصدروپیہ دیگر بدستور معزول مرحمت شدہ۔

(۱۴) نقل چہرہ

محمد شاہ بادشاہ غازی بنام سید محمد حسن برادر عم زاد شیخ سراج الدین صاحب سجادہ۔
تاریخ روز جمعہ ششم ذی الحجہ سنہ احد جلوس مبارک موافق ۱۱۳۱ھ ہجری برسالہ سیادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت ظل الٰہی صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امیر خان و نوبت واقع نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ غلام علی قلمی میگردد و حکم صادر شد کہ نسیم اللہ بلا قصور یومیہ از اوقاف روضۂ منورہ حضرت واقعہ بلدۂ صوبۂ دار الخیر اجمیر در وجہ مدد معاش محمد حسین وغیرہ متعلقان محمد حسین بن سید اسد اللہ مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ کنند واقعہ ۲۴ شوال سنہ احد
تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح دستخط مؤتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدۂ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان ناظم و مناظم ملک و مال نتائج و مناہج دولت و اقبال صاحب سیف و القلم رافع اللواء والعلم وزیر صائب تدبیر یکرنگ عمدۃ الملک مدار المہام قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ سپہ سالار یار وفادار دستور الوزرا آنکہ داخل واقع نمایند۔
شرح دستخط۔ سیادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امیر خان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی
از روئے تجویز نامہ بمہر میر عبد القادر متولی روضۂ منورہ حضرت — کہ متعلقان محمد حسین نبیرۂ حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیچ وجہ معیشت ندارند استحقاق بدرجۂ کمال دارند بنابران پانزدہ آنہ یومیہ بلا قید اسامی بتجویز نمودہ امید وار درجہ پذیرا نیست بعرض اقدس رسید
بشرح صدر حکم شد۔

نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشور کشائے معاقد دین و دولت سپه
آرائی معارک فتح و نصرت گنجور اسرار پادشاهی دانا ضمیر الرحمن پیرائے محفل دانش و یکتائے صاحب
الرائے عالم آرائے دستور ورائے ممالک مدار سربان و کلار دوالاقتدار صاحب شوکت والعظمت
والاحتشام واجب العزت والشرف والاحترام قدوهٔ خوانین عمده امرائے عظیم الشان رکن السلطنت
العلیه نظام الملک آصف الدوله آنکه داخل واقع نمایند. کما فصلت

سجاده نشینی روضه منوره از تغیر شیخ فخر الدین
شرح دستخط وزارت پناه کفایت دستگاه لائق العنایت والاحسان شائسته مراحم بیکران
هدایت الله خان نایب دیوان اعلی آنکه داخل نماید. شرح دستخط لائق العنایت والاحسان
مورد مراحم خدیو کیهان صدر رفیع القدر صدر الصدور سید محمد خان صدر جهان آنکه داخل
واقع نماید بعرض اقدس رسید مشار الیه از نبائر قطب الاقطاب مهدب دوم تاض است
حکم شد خدمت مذکور از تغیر شیخ فخر الدین مستر و معزول مشار الیه مقرر باشد.
معاش مشروط حکم شد
مدد معاش مشروط معزول بموجب فرمان مرقوم ۵ جمادی الاول سنه باصل و اضافه بموجب
۱۲ صفر سنه ۱۲ موضع درولبت الف سالانه

گیلوته عمله پرگنه ترائنه صوبه مذکور
الف هزار مع موضع
گیلوته عمله پرگنه ترائنه صوبه مذکور
الف هزار مع موضع درولبت
تحریر فی التاریخ بمصدر الیه

از خزانه روضه مذکور
الف سالانه الف هزار
از خزانه روضه مسطور
الف هزار
مطابق وقائع کل است

مهر صدر جهان

مهر عبد العزیز فدوی شاه عالم پادشاه

مهر اخلاص خان فدوی شاه عالم پادشاه

(۱۴۳) # نقلِ چٹھہ فرمان
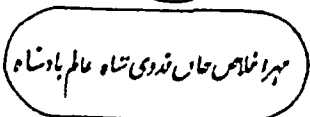
شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ غازی بن اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی درباب تقرر عہدۂ سجادگی بوجہ تحقیق نسبت اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہٗ العزیز بتاریخ روز چہار شنبہ نوزدہم شہر صفر المظفر ۳ جلوس مبارک موافق ۱۱۲۲ھ مطابق ۱۸ فروری ماہ برسالہ لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امجد خان صدر جہان و نوبت واقع نگاری خوردی درگاہ آسمان جاہ عبد العزیز قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضۂ منورۂ حضرت قطب الاقطاب واقع بلدہ دار الخیر اجمیر از تغیر شیخ فخر الدین بہ شیخ سراج الدین ولد شیخ ابو الفتح و موضع گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ سرکار و صوبہ مذکور جمع دو ہزار روپیہ بابت بازیافت معزول و یکہزار روپیہ از خزانۂ روضۂ مزبور باندوز و فتوح آنجا مشروط سوائے حصۂ موضع دلواڑہ پرگنہ حویلی صوبہ مذکور و پنج آنہ یومیہ کہ بلا شرط مقرر دارد در وجہ مدد معاش او مقرر فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔ واقع ۲۸ ربیع الآخر ۴ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد بموجب اسناد ذیل مشار الیہ بلا شرط مقرر است۔

بموجب فرمان تحریر ذی الحجہ ۱۶ عہد حضرت بموجب فرمان ۱۳ جمادی الاول ۱۸

حصۂ موضع دلواڑہ ۵ ر یومیہ

بموجب فرمان والاشان عہد حضرت مرقوم ۱۲ رجب ۳ سجادہ نشینی و مدد معاش ذیل نذر و فتوح روضۂ مسطور بہ سید محمد مقرر بود بعد فوت او بموجب فرمان ۲۵ جمادی الاول ۲ بشیخ فخر الدین پسرش مقرر شد۔

سالہا

گیلوتہ ا عـــ ہزار جمع موضع الصار روپیہ مع اصل اضافہ

در نیولا مشار الیہ سوائے بلا شرط مقرر شد۔

شرح و تخط امارت و ایالت پناہ سیاست و شہامت دستگاہ عمدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط الطاف بیکران خانزادۂ شجاعت نشان صمصام الدولہ بافرہنگ بخشی الممالک امیر الامرا بہادر نصرت جنگ سپہ سالار

عملۂ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از گذاشت میر حسین خاں بہادر در وجہ انعام التمغا سید امام الدین سجادہ
نشین روضۂ حضرت خواجہ بزرگ مانور بدان نشان العدل ولطفاً لعدلیطن وانچہ از حسن تردد سفر اید
بمعانی توفیر مرمت و موہوم واقعہ ۲ ارمضان سنہ بموجب یاد داشت قلمی شد۔ شرح دستخط
سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت والائے مدارج برج دولت شناسائے مراتب
ملک وملت فراز ندہ لوائے شوکت وحشمت طراز ندہ بساط ابہت وعظمت عمتضاد خلافت
وزبان روائے اعتماد سلطنت وکشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی عیش آرائے
محافل کامرانی وتمیتہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس فراجدانی وآگاہی۔ جوہر مرأت حقیقت
ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کار
فرمائے سیف قلم مدبر امور عالم قدوۂ خواتین بلند مکان عمدۂ امرائے عظیم الشان وزیر مائبہ بیر
ممالک مدار امبر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن
السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بعرض مکرر رساند۔ شرح دستخط مدار الملک اعز الدولہ
زکریا خاں بہادر منصور جنگ آنکہ بست وہم ذی الحجہ سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس رسید۔
شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار
یار وفادار آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند۔
شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بطر
ہر آمد۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار
یار وفادار آنکہ از ربیع یار بذیل درود متعلق، ۲ رمضان المبارک سنہ جلوس مطابقہ محرم سنہ الیہ۔

از گذاشت میر حسن خان بہادر		از عبد الواحد خاں پسران شیخ سعد اللہ مرحوم
حاصل الـــــــ ہزار معمور		للعلماء ـــــ حاصل معمور

شرح داخلہ روزنامچہ وغیرہ جانب راست پشت فرمان۔
شرح ادخال سیاہہ ودفتر جانب چپ پشت فرمان۔

سیف قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب وزیر امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندہا ئے درگاہ سنتھو کھ رام۔

مہر کلاں
وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام
آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی بادشاہ سلیمان
اقتدار عالمگیر غازی

مہر
مجد الدولہ عبد المجید خان
بہادر فدوی عالمگیر بادشاہ
غازی

مہر
فتح سنگھ فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

شرح یادداشت واقع تاریخ روز سہ شنبہ سنہ شوال سنہ جلوس مبارک معلی موافق سنہ ہجری مطابق خورداد ماہ بہرسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت دیالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فراز ندہ لوائے شوکت و حشمت طراز ندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی عیش آرائے محافل کامرانی و نیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی و آگاہی جوہر حقیقت مرآت وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم و لکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کارفرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان۔ زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن سلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار مدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندگان درگاہ آسمان جاہ سنتھوکھ رام قلمی میگردد حکم صادر شد کہ مبلغ دو لک و چہل و ہشت ہزار کری دام از موضع ارڑکہ وغیرہ در نسبت

(۱۲)

نقلِ فرمان

ابوالعدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی
باسم سبحانہ وتعالیٰ شانہٗ

مہر باسم بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ العزیز

طغرا بخط طلا باسم بادشاہ

دریں وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ دو لک وچہل ہشت ہزار دام از موضع ارزکہ وغیرہ در لسبت من اعمال پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از گذاشت سید حسین حال بہادر وغیرہ کہ یکہزار ویانصد روپیہ حاصل است در وجہ انعام زبدۃ المشائخ الکرام سید السادات سید امام الدین سجادہ نشین روضہ بطریق التمغا با فرزندان از ربیع پارس ئیل حسب الشمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار وورزائے ذوی الاقتدار وامرائے عالیمقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان دیوانی ومتکفلان معاملات سلطانی وجاگیرداران وکروڑیان حال واستقبال ابداً وموبداً دراستقرار واستمرار ایں حکم مقدس معلی کوشیدہ مواضعات مذکور را دربست نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن خالداً ومخلداً متصرف او با فرزندان بازگرا رند واز صوادم تغیر وتبدل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری وفوجداری ومالوجہات واخراجات مثل تلکوہ ومحصلانہ وداروغگانہ بیگار وشکار دہ نیمے ومقدمے ومدودے وقانونگوئی مزاحم ومتعرض نشوند وتو پیر کل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی واجہ از حسن تردد ودیع میرا بد معاف ومرفوع القلم شمارند دریں باب تاکید وقدغن بلیغ دانستہ ہر سال ازمی مجدد نہ طلبند واز پیرلیغ کرامت تبلیغ ولاتخلف وانحراف نورزند وہشتم شہر صفرا المظفر سنہ ہم از جلوس والا نوشتہ شد

عبارت پشت فرمان

برسالت سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دیں ودولت شناسائے مراتب ملک وملت وازندہ لوائے شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت وعظمت عماد حاجات وفرمانروائے اعتماد سلطنت وکشورکشائے نظم پیرائے مبارک جہاں بینش ازائے حمائل کامرانی وتیغیر پایہ سائر بادشاہی زمرشناس مراعداتی وآگاہی جوہر مراتب حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم ولکشائے مجلس خاص خدم جلوت منزلت صدق واخلاص مدار دیائے

از خریطۂ سحقان نیل فروزستخطی چہارم محرم ۳ھ

صاد نقل خطِ انور

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

شرح یادداشت دستخط وزیرالممالک عمدۃ الملک مدارالمہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ موافق صاد خاص بعمل آرند۔ شرح عرض چہارم محرم ۲ھ بدستخط رسیدآنکہ میر غیاث الدین و میر عظیم الدین و میر نظام الدین و مساۃ حدیث النساء و زیب النساء پسران و متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سجزی نبیرہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی شب و روز بعبادت الٰہی مشغول و وجہ کفاف معین ندارند۔ امیدوارکہ موضع بدگاؤں شصت و چہار ہزار دام عملہ پرگنۂ حویلی دارالخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان فرلور در وجہ انعام التمغا مرحمت شود وغیرہ

للعہ ہزار دام

مشارٌالیہ وغیرہ پسران شاہ نجم الدین حسن سجزی حدیث النساء وغیرہ

از تغیر اکرم علی خان

للعہ ہزار دام

زیب النساء دختر	اہلیۂ مذکور	نظام الدین	عظیم الدین	موعی الیہ
ہزار	للعہ ہزار	للعہ ہزار	للعہ ہزار	للعہ ہزار

مہر
وزیرالممالک عمدۃ الملک مدارالمہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار فدوی عالمگیر بادشاہ غازی

مہر
فتح سنگہ فدوی عالمگیر بادشاہ غازی

مہر
عبدالمجید فدوی عالمگیر بادشاہ غازی

عبارت پس پشت پائین فرمان بشرح یادداشت مندرجۂ بالا۔

عبارت حاشیہ پس پشت فرمان جانب راست درباب نوشتہ شدن فرمان و داخلۂ روزنامچہ

عبارت پس پشت فرمان برحاشیہ جانب چپ درباب داخلہ دفاتر شاہی۔

اعتماد سلطنت وکشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی عیش آرائے محافل کامرانی دقیقہ یاب
سرائر بادشاہی رمز شناس مراحل وآگاہی۔ جوہر مروت حقیقت دو فا فروغ شمع یکرنگی و صفا
محرم دلکشا مجلس اخلاص انیس خلوت سرائے خاص کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوۂ خواتین بلند
مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صاحب تدبیر امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز
واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ
سپہ سالار رو نوشت واقعہ نگاری حاجہ زادان درگاہ خلایق پناہ لعل سنگہ میگردد و حکم صادر شد کہ موضع
بدرگاہ نوڈ ریست بمبلغ شصت و چہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان وغیرہ در
وجہ انعام پیران متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سجزی نبیرۂ حضرت قطب الاقطاب بطریق
التمغا فرزندان نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن معاف وتوفیر دانستہ از حسن تردد در جمع آن صیغہ بمراحم
مشمول مرحمت فرمودیم واقع چہارم شہر محرم سنہ۔ شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت
منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فراز ندۂ لوائے شوکت و حشمت
طراز ندۂ بساط ابہت و عظمت اعتضاد و خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے
دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مراحل و آگاہی جوہر مروت حقیقت دو فا۔ فروغ شمع
یکرنگی و صفا محرم دلکشا مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے سیف و قلم
مدبر امور عالم وزیر صاحب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار۔ ۔ ۔ لازم الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہی سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک
مدار المہام نظام الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح دستخط
وزیر الممالک آصف جاہ نظام الملک بہادر آنکہ مکرر بعرض رسانند۔ شرح دستخط امارت و ایالت
پناہ اقبال و اخلاص دستگاہ رکن السلطنت العالیہ سزاوار عنایت خلیفۃ الرحمانی فدوی محمد ب
نشان ضیاء الدولہ سعد اللہ خان آنکہ۔ مکرر بعرض مقدس معلے رسد شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ بنظر درآمد۔ مقدمہ تنخواہ
وجمع بدہ گانوں فہرست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان۔ وغیرہ در وجہ انعام التمغا
میر غیاث الدین وغیرہ پیران و متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سجزی نبیرۂ حضرت سلطان[۱۹] الاقطاب

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

بمعافی توفیر مرحمت شد۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر

سید نور محمد بدستخط استفسار رسید۔

(۱۱) نقلِ فرمان

ابوالعدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی ادخل اللہ فی الجنان باسم سبحانہ تعالیٰ شانہ

خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ

مہر بادشاہ

نقل بخط طغرا باسم بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ موضع مدگانور بدست
بجمع شصت و چہار ہزار دام علاقہ پرگنہ دیلی دار الخیر اجمیر کہ بالتعدد بہ پیر محمد عمل آنست از تغیر
اصغر علیخان وغیرہ در وجہ انعام پیر غیاث الدین وغیرہ پسران و متعلقان حضرت شاہ نجم الدین
حسن سجزی نبیرہ حضرت قطب الاقطاب بطریق التمغا با فرزندان نسلاً بعد نسل بطناً بعد
بطن بعنایت توفیر از خریف سچقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار گرامی والا
تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان
مہمات سلطانی و متکفلان معاملات دیوانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً موبداً
در استقرار و استمرار این حکم مقدس و معلی کوشیدہ موضع مرقومہ را در دست نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن
خالداً و مخلداً متصرف آنہا با فرزندان باز گذارند و از حواوم تغییر و تبدیل مصئون و محروس دانستہ
بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مالوجہات و اخراجات مثل قلعہ و محصلانہ و داروغگانہ
و بیگار شکار و دہ نیمے و مقدمے و صدری و قانون گوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر کل تکالیف
دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچہ از حسن تردد آن بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب
تاکید اکید و قدغن بلیغ دانستہ سند مجدد نہ طلبند و از یرلیغ کرامت تبلیغ و الاتخلف و انحراف نورزند
شرح یادداشت پس پشت فرمان۔

شرح یادداشت واقع تاریخ روز پنجشنبہ بست و ششم شہر محرم سنہ ۳ جلوس معلی موافق ۱۰۷۰ ہجری
مطابق ۲۸ شہر ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج
دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے

۱۴ ر روز ماہ الٰہی موافق ۱۰۵۲ھ رسائید سیادت و نقابت پناہ نجابت و ہدایت دستگاہ مورد مراحم بیکران بادشاہی مطلع عنایات نمایان شاہنشاہی صدر جلیل القدر سید جلال و نوبت واقع نویسی بندۂ درگاہ معین الدین برادرزادہ خواجہ حسین بندۂ قطب الاقطاب کہ در شہر رجب المرجب ۱۶ جلوس ہمایون بعرض مقدس و معلی رسید کہ موضع دلوارہ من اعمال پرگنہ اجمیر بموجب فرمان عالیشان از قرار تاریخ ۲۰ ر شہریور ماہ الٰہی ۱۰ در وجہ مدد معاش علیم الدین مقرر بود او فوت شدہ حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ موضع مذکور دو نسبت بدستور سابق نشتر قبض و تصرف در وجہ مدد معاش شیخ علاؤ الدین مذکور اولاد متوفی ہر کس کہ نو گرفتہ با شیخ علاؤ الدین شریک بناشد بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح بخط سیادت و نقابت پناہ عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل واقع نماید۔ شرح حاشیہ بخط سیادت و نقابت پناہ صدر جلیل القدر سید جلال آنکہ داخل واقع نماید۔ شرح حاشیہ بخط واقع نویس مطابق واقع است۔ شرح بخط سیادت و نجابت پناہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی آنکہ بعرض مکرر رسانید۔ شرح بخط اقبال پناہ افادت و افاضت دستگاہ سعد اللہ خاں آنکہ بتاریخ ۲۴ ر شہر رمضان ۱۶ جلوس ہمایون مکرر بعرض اشرف اقدس رسید۔ شرح بخط سیادت و نجابت حشمت و شوکت دستگاہ قدوۂ خواتین بلند مکان عمدۂ امرائے رفیع الشان ناظم مناظم ملک و مال نتائج و منائح ملک و اقبال گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر الٰہی عمدۃ الملک مدار المہامی اسلام خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

مہر
جلال شاہ صدر الصدور

مہر بدر بیداس

مہر بھگوانداس

فی التاریخ ۱۶ جلوس
تاریخ ۲۶ ر شہر محرم الحرام ۱۶ جلوس مطابق ۲۰ ر آذر ماہ الٰہی نقل بدفتر خاص نمودہ شد
تاریخ ۶ ر صفر ۱۶ جلوس موافق ۱۰۵۳ ہجری نقل گرفتہ شد معہ نور محمد بموجب یاد ۱۰۰ اشت
واقع فرمان عالیشان قلمی نمایند۔
بواقع مقابلہ مسودہ داخل رور نامچہ واقع تاریخ ۱ شہر رمضان ۱۶ معرفت نور محمد داخل شد بتاریخ
۲ رشہر رجب المرجب ۱۶ جلوس نقل شروع شد۔
تاریخ ۱۹ ر شہر جمادی الثانی ۱۶ جلوس ہمایون الموافق سکہرا و بیحاوہ سہ مطابق بتاریخ ۲۲ ر ماہ شہریور الٰہی

نقلِ فرمان

(۱۰)

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشتمل بر عطیہ موضع دلواڑہ بوجہ معاش اولاد خواجہ بزرگ قدس سرہٗ

اللہ اکبر

خواجہ معین الدین چشتی

طغرا باسم بادشاہ بخط شنگرف

مہر مربع کہ اسمائے شاہان دہلی تا بہ امیر تیمور صاحبقران مندرج است

چوں بموجب فرمان عالیشان سعادت نشان موضع دیوارہ من اعمال حویلی پرگنہ اجمیر در وجہ مدد معاش شیخ علیم الدین برادرزادہ خواجہ حسین نبیرۂ غفران پناہ رضوان دستگاہ مقرب بارگاہ جبروتی مقرر بود واد ودیعت حیات سپردہ در ینولا کہ بعرض مقدس رسید حکم جہاں مطاع گردوں ارتفاع شرف صدور وعز ورود یافت کہ موضع مذکور درو بست بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش مستحقان شیخ علاء الدین وغیرہ اولاد شیخ علیم الدین مزبور از ذکور و اناث حسب الضمن مقرر و مفوض باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند۔ میباید کہ حکام و عمال و متصدیان مہمات و متکفلان معاملات و جاگیرداران و کروڑیان حال و استقبال در استمرار و استقرار ایں حکم اشرف اقدس اعلیٰ کوشیدہ آں موضع را بتصرف مشار الیہم بازگذاشتہ از تغیر و تبدل مصئون و محروس شناسند و از جمیع وجوہات و عوارضات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند و اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند و شخصے را کہ از اولاد علیم الدین نوکر باشد شریک شیخ علاؤ الدین مذکور در آں موضع نسازند۔ لبایر چودھریان و مقدمان و فزار عان و رعایائے آنجا آنکہ مالواجب و حقوق دیوانی را فصل بفصل سال بسال از آنہا جواب میگفتہ باشند از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند۔ تحریر فی التاریخ شہر ذی الحجہ ۱۲ سنہ جلوس مبارک موافق ۱۰۵۲ سنہ ہجری۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی

شرح یادداشت واقع بتاریخ یوم الاربعا ہشتم شہر رمضان المبارک ۱۶ سنہ جلوس ہمایون مطابق

حکم

آنچه تعلق از روضهٔ منوره داشته باشد طلا آلات و نقره آلات آنچه بندگان خلافت پناهی و شاهزاده والاگوهر و دیگران بیارند و در محلس که شکست و ریخت شود راست نموده متعلق روضهٔ منوره نگاه دارند

مشترکه درمیان شیخ پناه صاحب سجادهٔ روضهٔ منوره هر جنس که بخدمت روضهٔ منوره درکار باشد متولیان تصرف نمایند و آنچه از کار برآمده مندرس شود و شیخ مذکور بدهند۔

مسی و برنجی آلات هرچه درکار باشد از شمعدان چراغان وغیره

قبرپوش و چهره و سجاده پوش و قالیچه و دویچه و گلیچه و جاجم وغیره

تعلق شیخ معین الدین مذکور داشته باشد

نقد زر اشرفی و مثقالی یا هرچه سلوک باشد

پارچه سفید از خاصه وغیره ششصدی یا پلنگ پوش سفید و رنگین

زر لفت وغیره پارچه زرتاری گجراتی که برقبر پوشند

دوجه از فرجی باحکمه وغیره یا هرچه باشد

تمیتر وغیره تا مهر

تعلق مجاوران

از مرادی و کوڑی تا پال سپاه

پارچه سفید چهارصدی و سه صدی و فرد تر از آن دوخته

حیوانات از فیل یا اسپ

عمارت داخله روزنامچه وغیره

چوں بعرض مقدس رسید کہ نذورات و فتوحات روضۂ منور قدوۃ الواصلین مقرب بارگاہ جبروتی بموجب محضر متولیان واہالی موالی مشیخت پناہ شیخ معین الدین صاحب سجادہ و مجاوران مقرراست و در بعضے چیزہا مجاوران خرخشہ می نمایند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ نذورات و فتوحات آن مزار مورد الانوار بموجب محضر مذکور سوائے طلا آلات و نقرہ آلاتے کہ بندگان اشرف اقدس ارفع ہمایوں و شاہزادہ ہائے والا گوہر عالیمقدار و دیگر مردم بیارند۔ بمشارٌالیہ و مجاوران حسب الضمن مقرر باشد و ہر جنس دیگر بجہت روضۂ منورہ درکار باشد متولیان صرف نمودہ بعد از انکہ از کار برود و مندرس شود بشیخ موی الیہ متعلق دانستہ میدادہ باشند و طلا آلات و نقرہ آلات اگر شکست وریخت یافتہ باشد آنرا راست نمودہ بروضۂ منورہ متعلق دانستہ نگاہدارند واحدے دراں دخل نہ نمایند و تصرف نکند۔ میبایدکہ حکام و متصدیان مہمات حال و استقبال برایں موجب مقرر دانستہ نگذارند کہ احدے مرتکب خلاف حکم اشرف اقدس اعلیٰ گردد۔ دریں باب بنہایت تاکید و قدغن عظیم دانستہ ہر سالہ فرمان و حکم مجدد طلب ندارند۔ از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند و در عہدہ شناسند۔ تحریر فی التاریخ دوازدہ شہر رجب المرجب سنہ ۱۲ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۰۸۰ ہجری۔

شرح یادداشت واقع یوم الخمیس ۱۲ ر شوال سنہ ۱۲ جلوس مبارک مطابق سنہ ۱۰۸۰ ہجری موافق ۲۵۔ ماہ مہر الٰہی برسالہ سیادت و نقابت پناہ صفوت و معالی و تدنگاہ رفیع القدر رفیع الشان صدر الصدور موسوی خان و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندہا فدوی بعرض اشرف رسانید کہ بموجب محضر متولیان و اہالی و موالی مشیخت پناہ شیخ معین الدین صاحب سجادہ و مجاوران مقرراست و در بعض چیزہا کہ مجاوران خرخشہ می نمایند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردوں ارتفاع صادر شد کہ انچہ نذورات و فتوحات علاوہ از جنس طلا و نقرہ آلات کہ بندگان حضرت خلافت پناہی و شاہزادہ ہائے والا گہر و دیگراں بیارند بمشیخت پناہ مذکور و مجاوران مفصلۂ ذیل مقرر و مفوض باشد و ہر جنس دیگر بخدمت روضہ درکار باشد متولیان صرف نمودہ بعد ازن کہ از کار برود و مندرس گردد بہ شیخ موی الیہ متعلق دانستہ میدادہ باشند و طلا آلات و نقرہ آلات اگر شکست وریخت شود بازراست نمودہ متعلق روضۂ منورہ نگاہدارند داخل تا تاریخ شہر ذی الحجہ سنہ ۱۱ جلوس موافق سنہ ۱۰۷۰ھ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح و تنخواہ سیادت و نقابت و تدنگاہ صدر الصدور داخل واقع نمایند وغیرہ وغیرہ۔

واین وقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز ایراد یافت کہ موضع گناہیڑہ من
اعمال حویلی اجمیر سرکار صوبۂ مذکور بطریق دربست ابتدائے نصف خریف توی ئیل در وجہ
مدد معاش مشیخت پناہ حقائق آگاہ شیخ معین الدین نبیرۂ ـ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اراچہ
تاریخ ۱۲ ماہ رمضان المبارک ... بہ لطف اشرف اقدس اعلیٰ گزشت وبعرض مقدس معلی رسید
رسید حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ یک موضع از پرگنات سرکار
اجمیر کہ یک ہزار روپیہ حاصل داشتہ باشد در وجہ مدد معاش مشار الیہ مرحمت فرمودیم ـ بمعتاد
اشرفی لعا مرحمت شد بموجب بطریق یادداشت قلمی شد ـ شرح خط عمدۃ الملک مدار المہامی
آنکہ داخل واقع نماید ـ شرح خط صدارت ونقابت پناہی آنکہ رسالہ کمترین سد باد اہل واقع نماید
شرح حاشیہ خط واقعہ نویس موافق واقع است شرح خط عمدۃ الملکی آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح
خط اقبال پناہ حکیم مسیح الزمان آنکہ تاریخ ۱۲ ماہ مہر الہی ... مکرر بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید
شرح خط عمدۃ الملک رکن السلطنۃ القاہرہ وموتمن الدولۃ الباہرہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک
مدار المہامی غلامی افضل خاں آنکہ از نصف خریف توی ئیل فرمان عالیشان قلمی شد ـ

السـ ... حاصل

موضع گناہیڑہ از حویلی سرکار اجمیر

للعـ ... رقبہ　　حاصل کامل ... ۱۰۲۵ھ　　... وعشار

جمع جاگیر از تغیر جاگیردار

شرح خط عمدۃ الملکی آنکہ از صوبہ وسرکار اجمیر از موضع گناہیڑہ تنخواہ نماید　موضع در وجہ

نقلِ فرمان　(۹)

محمد شہاب الدین شاہجہاں بادشاہ صاحب قران ثانی اجل اللہ تعالیٰ الی المنتہی محمد رسول اللہ صلعم
مستشل نصب ... گی

مہر مربع کہ اسامی شاہان تمراز امیر صاحب قران تا صاحبقران ثانی منقوش اند

خواجہ معین الدین چشتی بخط طلائی

طغرا باسم صاحبقران ثانی محمد شاہجہاں بادشاہ بخط طلائی

پناہ رضوان دستگاہ قطب الاقطاب مقرب بارگاہ جبروتی بہ سعادت نائب کمالات انتساب
نجبۃ المشائخ المعظام شیخ معین الدینؒ از تغیر شیخ ولی محمد بلامشارکت و مساہمت احدی حسب الضمن
مقرر و مسلم باشد کما ینبغی بلوازم و مراسم منصب قیام و التیام نمودہ دقیقہ از دقائق حزم و احتیاط
دراں باب مرعی نگذارند میبایدکہ حکام و عمال متصدیان مہمات و جاگیرداران و کروریان حال
و استقبال در استمرار و استقرار ایں حکم اشرف اعلی کوشیدہ مشارٌالیہ را صاحب سجادہ دانستہ
دست تعہدی مومی الیہ را در امور متعلقہ آن امر قوی و مطلق داشتہ نگذارند کہ دیگرے دران
منصب دخل نماید و پیرامون آن گردد بہ خدمہ و عملہ و فعلہ و زائران و طائفان آں روضۂ منورہ
آنکہ مشارٌالیہ را صاحب سجادہ و علی الاطلاق دانستہ تمامی امور متعلقہ و مرجوعہ را مخصوص او شمرند
از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند۔ شرح موافق یادداشت واقع بتاریخ الصدر آبان الٰہی ۲ سنہ
موافق یوم شنبہ بتاریخ ۹ شہر ربیع الاول ۱۰۳۹ھ برسالۂ سعادت و نقابت پناہ صدارت و معالی
دستگاہ جلیل القدر رفیع المکان صدر الصدور موسوی خاں و نوبت واقع نویسی کمترین بندگان قاسم علی
آنکہ باسم شیخیت پناہ شیخ معین الدین انچہ بتاریخ ۲۹ ماہ مہر الٰہی ۲ سنہ بنظر اشرف اعلی گذشت حکم
جہاں مطاع آفتاب شعاع صادر شد کہ سجادگی قطب الاقطاب بہ مشارٌالیہ مرحمت فرمودیم بلامشارکت
غیری از تغیر خواجہ ولی محمد شرح بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح بخط صدارت
و نقابت پناہی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقع نویسی مطابق واقع است۔ شرح بخط
عمدۃ الملکی بعرض مکرر رسانید۔ شرح بخط مقرب الحضرت السلطانی حکیم مسیح الزمان آنکہ بتاریخ ۷ ماہ
آذر الٰہی ۲ سنہ بعرض اشرف اعلی رسید۔ شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنۃ الباہرہ موتمن الدولۃ
القاہرہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی علامی افضل خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

(۸) نقلِ فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہِ غازی مشحون اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ
خواجہ معین الدین چشتی

مہر شاہجہان بادشاہ

طغرا باسم بادشاہ

شرح ضمن مدد معاش باسم علیم الدین برادر زادہ خواجہ حسین موافق یادداشت واقع روزنامہ الٰہی ۲۲ سالہ جلوس مطابق یوم شنبہ ۱۵ شہر شوال برسالۂ سیادت و نقابت پناہ صدارت و معالی دستگاہ و صدر الصدور موسویخاں و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان علی نقی آنکہ حقائق و معارف آگاہ شیخ علیم الدین برادر زادہ شیخ حسین نبیرۂ حضرت قطب الاقطاب بہ نظر اشرف اعلیٰ گذشت بموجب جنتی نواب خورشید بصحاب مہد علیا از قرار ۲۳ امرداد ۲۲ سالہ حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردوں ارتفاع صادر شد کہ موضع گیلوتہ من الحل پرگنہ برائنہ سرکار اجمیر کہ مبلغ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع دارد بطریق درلست مدد وجہ مدد معاش مشارٌ الیہ مقرر منقوص باشد بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح حاشیہ بخط واقعہ نویس مطابق واقع است۔ شرح بخط قدوۂ خوانین بلند مقام عمدۃ مریدان سعادت نشان نظام الدین آصف جاہی آنکہ داخل واقع نماید بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ بعرض اشرف مکرر رسانید شرح بخط سیادت و نقابت پناہ موسویخان آنکہ روز ماہ ۱۲۔ امرداد الٰہی ۲۲ سالہ مطابق یوم چہار شنبہ شہر ذیقعد ۱۰۳۲ سنہ مکرر بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنت العلیۃ العالیہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملکی مدار المہامی خواجہ ابوالحسن ارحراف نوسعاں تبل فرماں قلمی نماید شرح جتی آنکہ بصحابہ حبیہ سلامت۔ موضع گیلوتہ کہ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع دارد در وجہ مدد معاش شیخ علیم الدین اجمیری درست تنخواہ و مہد تحریر فی التاریخ ۲۷ خورداد ۱۰۳۳ سنہ شرح بخط قدوۂ خوانین بلند مکاں نظام الدین آصف جاہی آنکہ تصدیق نویسد۔ دریجا مواہیر دفتر صدارت منقوش شدہ

۔ صیغۂ مدد معاش۔

(۷) نقل فرمان محمد شہاب الدین شاہجہاں بادشاہِ غازی

محمد شہاب الدین شاہجہاں بادشاہ جاری مشعر باثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ

طغرا باسم بادشاہ

مہر شاہجہان بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی

دریں وقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار عز ایراد یافت کہ منصب سجادگی معین

ماحصہ گہ قبل ازین حکم شد

۱۱ بیگہ

درینولا مرحمت شد منجملہ

اراضی غلہ اراضی غلہ نثار

عبیگہ ۲۰ نثار عسگہ بحال خود حکم شد

ازجماعۃ قاضی نظام اراضی صہ بیگہ غلہ ۰ نثار

(۶) نقل فرمان محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی

محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی مشحون عطیہ موضع گیلوتہ در وجہ معاش حضرت شیخ علیم الدین نبیرہ حضرت خواجہ بزرگ رضہ خواجہ معین الدین چشتی

طغرا باسم بادشاہ

مہر بادشاہ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ موضع گیلوتہ من اعمال پرگنہ نرانیہ سرکار صوبہ اجمیر کہ مبلغ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع دارد بطریق در بست من ابتدائے خریف در وجہ مدد معاش حقایق و معارف آگاہ شیخ علیم الدین برادرزادہ خواجہ حسین نبیرہ قطب الاقطاب مقرب بادشاہ جیرو نی حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد پیوند اشتغال بنمودہ باشد۔ بباید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلی کوشیدہ موضع مذکور را بطریق در بست بہ تصرف مشارالیہ بازگزارند و اصلا و مطلقا تغیر و تبدیل بدان دادہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات و عوارضات و کل تکلیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و از جمیع وجوہات و حوالات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمردہ درین باب ہر سالہ فرمان و حکم مجدد نطلبند و از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند و در عہدہ شناسند۔

مرقوم ۱۵ شہریور ۲۲ سنہ جلوس معلی۔

وحافظان ذکیہ داران کہ در موضع وقف از قدیم الایام میخورد مدہاس بجماعہ و آنہا تحریریں ولنگر کہ نوبت روضہ مقرر بود از محل دیگر وجہ معیشت ندارند و جمع کثیر اند ناراں حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردوں ارتفاع صادر شد کہ جماعہ کہ از نظر اشرف گذشتند و اراضی لنگر آنہا از نصفی زیادہ مرمت شد و یادداشت واقع خود را درست ساختہ بموجب یادداشت واقع مسطور داشتہ و تمامہ کہ از نصف کم حکم سد و بعضے بالکل سرطرف حکم شد آنہارا غلہ و اراضی لنگر اگرچہ داشتہ از قرار نصف متصدیان آنجا تنخواہ دہند و نیز حکم شد کہ جماعہ بموجب فرمان عالیشان مدد معاش ولنگر دارند و فوت شدہ اند ورثہ اوراتحقیق نمودہ از محل قدیم نصف تنخواہ دہند و در آیندہ بورثہ متوفی ہمیں ضابطہ منظور دارند بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد از یرگنہ اجمیر سرکار مذکور شرح یادداشت بخط عمدۃ الملکی واقعہ ساز بد شرح بخط سید احمد قادری داخل واقع ساز ند شرح حاشیہ بخط واقع نویس موافق واقع است شرح دیگر بخط مختار الدولہ الخاقانی مدار المہامی اعتماد الدولہ آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح دیگر بخط دیانت خاں رراز داد ۲۵ ماہ شہریور الہی موافق شہر رمضان ۱۰۶۷ہجری در واقعہ عبدالکریم بعرض اشرف رسد شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی از جرف توی نیل فرماں عالیشان قلمی سازند۔

۱۴۱ ــــــ صے	عــــــــــلہ
لہا سکہ / اسوہ	۲۲ تار
مالہ بیسگہ / اسوہ	۸۰ تار آسامی بوقی
ہو لا ستار لہ اللہ داد	الٰہ بخش ولد جلال
محمود علہ اراضی علہ	اراضی علہ
اراضی ۱۴ تار ہمسگہ ۲ تار	بیسگہ ۲ تار
مالہ بیسگہ / اسوہ	ہو لا ستار
اراضــــــــــے عــــــــلہ	عبدالنبی
ساںگیہ ــــ ۱۲ تار	اراضی علہ
مشارالیہ	۱ بیگہ ۳ تار
اجمیر ــــ ــــ ــــ ــــ	اراضی علہ
اراضــــــــے عــــــد	عــــد ۳ تا
سالہ مسگہ ۵ تار	

که جماعه بموجب فرمان عالیشان جهانگیری مدد معاش و غله لنگر دارند و فوت شده اند ورثهٔ آنها
تحقیق نموده از محل قدیم از قرار نصف تنخواه دهند و در آینده همین ضابطه بورثهٔ متوفی مسطور دارند
میباید که حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس
اعلیٰ کوشیده اراضی مذکوره پیموده چک بسته متصرف آنها باز گردانند و غله را از لنگر روضهٔ متبرکه میداده
باشند و تغیر و تبدیل به قواعد آن راه ندهند و بعلت مال و جهات اخراجات و عوارضات مثل
قلغه و پیشکش و جریانه و محصلانه و ضابطانه و مهرانه و داروغگانه و بیکار و بیگار و ده نیمی و مقدمی
و صدی وقانونگوئی و ضبط هر ساله بعد از تشخیص چک و زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالب
سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب هر ساله فرمان و فرمانچهٔ مجدد طلب نه دارند و اگر در محل
دیگر زمین داشته باشند آن را اعتبار نکنند از فرموده درنگذارند و در عهده شناسند۔

شرح یادداشت

واقع تاریخ روز مهر شانزدهم ماهِ مهر الهی سنه ۳ موافق یکشنبه ۱۴ رجب المرجب سنه ۱۱۲۷ هجری در چوکی
لایق المرحمت والاحسان عاقل خان برسالهٔ سیادت و نقابت پناه و صدارت و سنگاه میران
سید احمد قادری و نوبت واقعه نویسی شیخ عبدالرحیم وغیره چون موضع بوقف مزار فائض الانوار
قطب الاقطاب مقرر است قبل ازین بموجب یادداشت واقع ۱۹ ماه الهی سنه ۸ از قرار سه حصه
قسمت شده بود و یک حصه را بجهت خرچ لنگر و روشنائی و اخراجات عرس روضهٔ منوره نگاه داشته
و یک حصه در وجه مدد معاش شیخ حسین اعتبار نمود و یک حصه را برائے فقرا و تکیه داران قسمت نموده
دهند حاجی مبرک بموجب حکم شش موضع که رقبهٔ آن چهل و پنج هزار و هفت صد بیگه زمین محاصل
نه هزار و پنجاه روپیه داشته از انجمله یک حصه پانزده هزار بیگه زمین باشد داخل خرچ روضهٔ منوره
نموده و تتمه دو حصه را که سی هزار و هفتصد بیگه که حاصل شش هزار و هشتاد روپیه بموجب تفصیل ذیل
به نهصد و نه نفر جماعهٔ فقرا که از نظر اشرف اقدس گذشته شش صد و بست و هشت نفر که بست
و هفت هزار و چهل و یک بیگه زمین و بست و یک من غله داشته نه هزار و پانصد و نود و هشت بیگه
که دوازده من غله بحال خود حکم شد۔ و تتمه را برطرف کردند موازی سه هزار و دو و بست و سی و نه بیگه
و هفت من غله و شش آثار اسامی جماعه به نظر اشرف اقدس نگذشتند الحال اکثر از جماعهٔ فقرا
و تکیه داران از اجمیر آمانده و در رکاب سعادت آمدند حقیقت مذکور به تفصیل ذیل بعرض اشرف
داشتند که جماعهٔ فقرا و تکیه داران او موضع مقرر بود و حاصل دیهات وقف بجهت فقرا و مساکین

مہر مربع کہ دران اسمائے آباء سلف منقوش اند

طغرا باسم بادشاہ المتعالی

حضرت خواجہ معین الدین چشتی

چون مواضعیکہ بطریقۂ وقف مزار فائض الانوار حضرت قطب العارفین غوث السالکین حضرت خواجہ معین الدین چشتی مقرر است۔

قبل ازین بموجب یادداشت واقع ۱۹ ماہ امرداد الٰہی سنہ حکم شدہ بود کہ ار قرار سہ حصہ نمودہ یک حصہ را بجہت خرچ و لنگر و روشنائی و اخراجاتِ عرس روضۂ متبرکہ نگاہداشتہ و یک حصہ در وجہ معاش شیخ حسین اعتبار نمودہ و یک حصہ را بفقراء و تکیہ داران قسمت نمایند و حالی حسب الحکم الاقدس شش موضع را کہ رقبۂ آن چہل و پنج ہزار و ہشتصد بیگہ زمین و حاصل نہ ہزار و پنجاہ روپیہ شود ازان جملہ یک حصہ پانزدہ ہزار بیگہ زمین باشد داخل خرچ روضۂ منورہ نمودہ ایمہ را کہ سی ہزار و ہفت صد بیگہ باشد بحاصل شش ہزار و ہشتاد روپیہ بموجب تفصیل علیحدہ بہ صد و سہ نفر فقراء تنخواہ دادہ و فقرا کہ از نظر اشرف اقدس گذشتند شیخ عبدالرحیم وغیرہ شش صد و بیست و ہشت نفر کہ بیست و ہفت ہزار و چہل بیگہ مدد معاش و بیست یک من غلہ داشتند بحال خود حکم شد و نیمہ را سر دار ف ومودیم و جماعت فقرا کہ سہ ہزار و دویست و سی بیگہ و ہفت من و شش آثار غلہ داشتند بہ نظر اشرف نگذشتند و اکثر از جماعۂ فقراء و تکیہ داران از اجمیر تباہ ماندہ و در رکاب ظفر انتساب آمدند و بعرض مقدس رسید کہ زمین و غلہ مذکور بآن جماعۂ از وقف روضۂ منورہ مقرر بودہ و حاصل وقف بفقراء و مساکین و حافظان و طالبعلمان صرف میشود و در اجمیر از قسم فقراء و مساکین و حافظان و تکیہ داران از وقف می یافتہ اند۔ ہمین جماعۂ اند و آنہا را بغیر از زمین و غلہ و لنگر کہ از روضۂ منور مقرر بود از محل وجہ معیشت ندارند و جماعۂ کثیر اند بنا بران فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ جماعۂ در اجمیر بہ نظر اشرف گذشتہ اند و اراضی و غلہ لنگر آنہا از نصف زیادہ مرحمت شدہ یادداشت بود درست ساختہ اند بموجب یادداشت واقعۂ مسطور دار مدد تا مدۂ کہ از نصف کم حکم شدہ و بعضے در کل مرداف شدہ اند اراضی و غلہ لنگر انچہ داشتہ اند تا بعضے متعہدیان مہماتِ آنجا از ابتدائے خریف توی ئیل حسب الغمس تنخواہ دہند کہ صرف معیشت خود نمودہ بدعائے دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشند۔ بیرحکم اشرف اقدس بعادید ست

فضائل مآب نماید آنچہ بدستور قدیم آبا و اجداد موی الیہ داشتہ وحصہ رسد شیخ مذکور باشد
بتصرف او باز گذارند وآنچہ حصہ عرس در روشنائی وغیرہ بودہ باشد بدستور سابق بعمل آورند
باید کہ از فرمودہ تخلف و انحراف نوازند و در عہدہ شناسند۔

نقلِ عبارت ظہری فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ آذر الٰہی ۴۲ امرداد الٰہی سنہ موافق یوم چہارشنبہ مطابق ۱۷
جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ برسالہ اعتقاد الملک العظمی اعتماد الخلافۃ الکبری عمدۃ الملک مرتضیٰ خان
حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع عز اصدار یافت کہ تولیت مزار فائز الانوار حضرت قدس سرہٗ
و نور مرقدہٗ بدستور سابق بہ فضائل مآب کمالات اکتساب تورع آثار ہدایت آثار قدوۃ مشائخ الکبار
شیخ حسین کہ نبیرہ وصاحب مقام آنحضرت است مفوض ومرجوع باشد ونیز حکم شد کہ عمدۃ الملکی
مدار المہامی نویسند ہمراہ مشارالیہ نماید کہ آنچہ بدستور قدیم بطریق کہ آبا و اجداد موی الیہ داشتہ
وحصہ رسد شیخ مذکور باشد بمشارالیہ بگزارند وآنچہ حصہ عرس و روشنائی وغیرہ باشد
بدستور سابق عمل نمایند شرح حاشیہ موافق واقع است۔ شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی
اعتماد الدولہ عرض مکرر رساند۔ شرح دیگر بخط مقرب الحضرت سلطانی معتمد خاں بتاریخ ماہ مہر الٰہی
سنہ مکرر بعرض اشرف اقدس رسانید۔ شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی فرمان قلمی شد۔

دستخط محمد باقر	مہر	مہر	مہر	مہر معظم الملک

طغرا خورد

برحاشیہ ظہر فرمان تصدیق بر یادداشت منشیان دفتر شاہی مندرج است۔

(۵) نقل فرمان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

مشتمل بر سہ قسمت محاصل دیہات اوقاف یک حصہ در خرچ عرس و روشنائی و یک حصہ در
مدد معاش مشیخت پناہ شیخ حسین اولاد حضرت خواجہ بزرگ و یک حصہ فقرا و تکیہ داران۔

ودیگر جہت دخل نکردہ از تغیر و تبدل مصئون و مامون شناختہ فرمان مجدد طلب ندارند۔ تحریر
فی شہر شعبان المعظم سنہ الی الامر العالی وخلیفۃ الزمان
پروانہ صدارت پناہ معالی دستگاہ معرفت انتباہ واقف مواقف العلوم والحکم اکابر الفضائل
عدیل الوجہ اتم مربی العلما تقوی الفضلا صدر شیخ صدر رفیع القدر شیخ عبد النبی صدر۔

(۴) نقل فرمان

محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ اوحلہ اللہ فی الجنان مشحون تولیت و اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ

مہر کہ وراں اسمار از امیر صاحب قران تا بادشاہ جہانگیر منقوش اند	◯	طغرا باسم بادشاہ
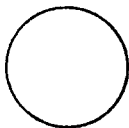
خواجہ معین الدین حسن الحسینی قدس سرہٗ
چوں رعایت و مراقبت حال سالکان مسالک تحقیق ورہروان مناہج تقوی و صاحبین سیما
جمعے کہ قامت باقامت ایشاں بسمو حسب و علو نسب آراستہ باشد از وظائف تمامت امور سلطنت
و جہانبانی عظمی میدانیم لہذا در نیولا فرمان عالیشان و مرحمت عنوان از عکس لطف و احسان شرف صدور
و عز ایراد یافت کہ از ابتدائے خریف سحقان ئیل منصب تولیت مزار فائز الانوار حضرت کرامت
منزلت ہدایت مرتبت قطب الاقطاب کنز السالکین برہان المتقین غوث الاسلام والمسلمین
دستور سابق بسیادت و مصائل مآب کمالات اکتساب تورع اثار عمدۃ المشائخ الکبار
شیخ حسین کہ سیر و صاحب معام آنحضرت است مفوض و متعلق باشد کہ کما ینبغی بلوازم امر مذکور
قیام و اقدام نمودہ در رواج و رونق آں مزار کنز الانوار دقیقہ نامرعی نگذارد۔ میباید کہ حکام
و دیوانیان عظام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی صوبہ اجمیر آں مشیخت پناہ
را متولی آں مقام سروش احترام دانستہ دست تعدی و کمفل اورا در امور متعلقہ آں قوم ندانند
خدام و موذنان و سائر علہ و معلہ آں مزار فیض گسترش مشار الیہ را متولی خود دانستہ آنچہ ضابطہ
افزائش و احترام بودہ باشد در تحت امورات تقدیم رسانیدہ از صلاح و صوابدید موصی الیہ سر نپیچند
مشار المدولۃ العالیہ مستشار الامانۃ السلطانیہ عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ یک لفز نویسہ براے

کہ قطب الاقطاب موصی الیہ واقع است بعضے مردم اموات خود را بے اذن ایشان دفن مینمایند اگر واقع باشد حکم فرمودیم کہ بعد الیوم ہیچکس میت خود را در اراضی جوار مقبرۂ متبرکہ مذکورہ بے اذن فضیلت مآب کمالات اکتساب بہجۃ المشائخ والعظام خواجہ حسین نبیرۂ آن قطب الاقطاب و ورثہ دفن نکنند۔ میباید کہ حسب الحکم عالی عمل نمودہ تبقدیم رسانند و اعمال مراقبہ کہ در آن آستانہ از قدیم الایام الی غایۃ بودہ برقرار دارند و مانع نشوند۔ در عہدہ دانستہ درین باب توجہ نمایند تحریر فی التاریخ شہر ذیقعدہ سنہ ۹۶۹ ہجری۔

خواجہ معین الدین (بخط طلاء)

جلال الدین محمد
اکبر بادشاہ غازی

(۲۷) چوں درباب ترویج و رونق لنگرخانہ مرشد السالکین میانہ اولاد امجاد آنحضرت سیما مشیخت آئین معرفت تزئین سیادت المشائخ العظام نقاوی الاولیاء الکرام وجہ الزمن شیخ حسن و کمال رتبت شیخ حسین بوجہ و اہتمام عام حالہم امر تولیت را بعمدۃ الملک فضیلت شعار کامل الاخلاص فصاحت آثار سخن الخدمت مستوجب الرعایتہ الموصوف بالصفت نمودہ شیخ حسن را کہ شبین و مرشد الیشان است بہ سجادہ نشینی تصفیہ فرمودیم و فرمان واجب الاذعان اصدار یافت کہ از قدیمی و جدیدی بحسب فرامین مطاع در وجہ ضروریات و صادر دوارد آن لنگر منور و مدد معیشت آئین مشار الیہم مقرر شدہ بود بتصرف عمدۃ الملک موصی الیہ باشد کہ سال بسال تمام و کمال بضروریات لنگر مذکور و عمارت و فرش و روشنی و مصالح مطبخ یومیہ و اعراس طعام مبلغ پانزدہ ہزار تنکہ مرادی بہ والدۂ عفیفہ منورۂ آن سیادت المشائخ متعلق بودہ تتمہ رانچہ باشد مشار الیہم بسویت فصلاً بعد فصل نہادہ بہ لنگر فیض اثری آمدہ باشد۔ مجاوران را موافق معمول قدیم بایشان دادہ انچہ باقی ماند آن را بہم بسویت حصہ نمودہ ہر یک حصہ را نصف بہ محبت و الفت مسلوک داشتہ مطلقاً مناقشہ نکردہ تکلیف و منازعت نرسانیدہ و باہم شرائط حرمت و خاطر جوئی مرعی داشتہ دقیقہ فروگذاشت نکنند۔ میباید کہ از مضمون مذکور الصدر مطلقاً اعتنا نکنند و ہر یک بحصۂ خود اراضی بودہ زیادہ طلبی نکنند۔ حکام کرام و عمال و متاشران آن مقرر داشتہ لنگر فیض اثر جدا مسلم و برقرار داشتہ از جمیع حوالات و اخراجات و مطالب دیوانی معاف و مرفوع القلم شمارند

فرامینِ سلاطین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فرامین متعلق درگاہ اجمیر شریف

نقلِ فرمانِ محمد جلال الدین اکبر بادشاہ

(۱) خواجہ معین الدین قدس سرہٗ جمیع مطالک اسحاق تمام و مراقب آمال اولاد امجاد
دریں وقت فرمان عالیشان سعادت نشان از کمال عاطفت و احسان بادشاہی شرف نفاذ یافت پرگنہ از
چیتور کہ جمع آن مبلغ یک لک تنکہ مرادی است حسب الحکم حقایق دستگاہ قطب العارفین غوث الواصلین
از تغیر متقدمی آصف خان مقرر باشد کہ حاصل سال بسال نزد مۂ امجد الاتقیائی الایام کمال تربیت شیخ حسین
در وجہ سیورغال ابدی و ضروریات آن دادیم - باید کہ بدوام دولت ابد انجام قیام و اقدام نماید - حکام کرام دیوانیان
و عمال متصدیان مہمات سرکار مذکور مقرر داشتہ موضع مذکور را تصرف گماشتہ ہائے سجادہ نشین عالیہ
گرداند و از مال و جہات و تمامی حوالات و اخراجات و کل تکالیف دیوانی معاف مسلم ترخان و مرفوع القلم
شناختہ بہیچ اسم و رسم تعرض نرسانند و کتبہ داشتہ مطلقاً پیرامون نگردند و جانب شریف آن سیادت
پناہ را عزیز دانستہ در تعظیم و تکریم او کسان و مردم او را موقر دانند و ہر سالہ فرمان و پروانچہ مجدد و
محتاج ندارند حسب الحکم جہان مطاع از مضمون حضور در نگذرند - تحریر المطاع العالی
بالمسافۃ العلیۃ العالیہ خاقانیہ سن

(۲) نقلِ فرمانِ محمد جلال الدین اکبر بادشاہِ غازی (مہر بادشاہ)

خواجہ معین الدین چشتی (بخط طلائی)

(مہر بادشاہ)

وکلاء حاکم متعہدان مہمات خطۂ اجمیر بدانند
کہ ورثۂ قطب الاقطاب موقف عرض رسانیدند کہ در اراضی ایشاں کہ خواہ مقررہ متروکہ

نمبر شمار	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	لغایت سنہ ہجری	لغایت سنہ عیسوی	
	ابوالنصر محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ	سنہ ۱۱۱۸ھ	سنہ ۱۷۰۷ء	سنہ ۱۱۲۴ھ	سنہ ۱۷۱۲ء	
	معز الدین جہاں دار شاہ	سنہ ۱۱۲۴ھ	سنہ ۱۷۱۲ء	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	
	جلال الدین فرخ سیر	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	
	محمد ابو البرکات سلطان رفیع الدرجات	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	صرف (۳) ماہ (۱۱) یوم سلطنت کرکے وفات پائی
	شمس الدین رفیع الدولہ شاہ جہاں ثانی بادشاہ	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	صرف (۳) ماہ (۲۸) یوم سلطنت کرکے وفات پائی
	روشن اختر ابوالفتح محمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	
	مجاہد الدین ابوالنصر احمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	معزول و مکحول
	ابوالعدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء	قتل کیا گیا
	ابوالمظفر جلال الدین سلطان عالی گوہر	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء	سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	مرہٹوں نے سنہ ۱۷۶۱ء میں سلطنت کو درہم برہم کردیا یہ بادشاہ انگریزوں کی حفاظت میں رہتا تھا۔
	ابوالنصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ ثانی	سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	سنہ ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۸۳۷ء	
	ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ	سنہ ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۸۳۷ء			سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں رنگون جلاوطن کیے گئے اور وہیں ۷ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء میں انتقال کیا۔

فہرست خاندان انگلستان

نمبر شمار	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	لغایت سنہ ہجری	لغایت سنہ عیسوی	
۱	ملکہ وکٹوریا قیصرۂ ہند		سنہ ۱۸۳۷ء		سنہ ۱۹۰۱ء	
۲	ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند		سنہ ۱۹۰۱ء		سنہ ۱۹۱۰ء	
۳	ملک معظم جارج پنجم قیصر ہند		سنہ ۱۹۱۰ء			تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

فہرست سلاطین

نمبر	نام بادشاہ	ابتدا سنہ ہجری	ابتدا سنہ عیسوی	انتہا سنہ ہجری	انتہا سنہ عیسوی	کیفیت
	خاندان غلامان					
۱	الغ خان المشہور سلطان غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۶۴ھ	سنہ ۱۲۶۵ء	سنہ ۶۸۶ھ	سنہ ۱۲۸۷ء	
	خاندان خلجی					
	سلطان علاؤالدین	سنہ ۶۹۵ھ	سنہ ۱۲۹۵ء	سنہ ۷۱۵ھ	سنہ ۱۳۱۵ء	
	خاندان سور					
	جلال شاہ ملقب بہ اسلام شاہ المعروف بہ ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی	سنہ ۹۵۲ھ	سنہ ۱۵۴۵ء	سنہ ۹۶ھ	سنہ ۱۵۵۲ء	
	خاندان مغلیہ					
	نصیرالدین ہمایوں بادشاہ	سنہ ۹۳۷ھ	سنہ ۱۵۳ء	سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۶ء	
	ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ	سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۶ء	سنہ ۱۱۴ھ	سنہ ۱۶ ۵ء	
	ابوالمظفر نورالدین جہانگیر بادشاہ	سنہ ۱۱۴ھ	سنہ ۱۶ ۵ء	سنہ ۱۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۷ء	
	شہاب الدین محمد شاہ جہاں بادشاہ	سنہ ۱۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۷ء	سنہ ۱۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	
	ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ	سنہ ۱۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	سنہ ۱۱۱۸ھ	سنہ ۱۷ ۷ء	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۸..	سند	سرکار انگریزی	ینجر ٹوئی برکان	عطاء اللہ خاں و وزیر خاں	کسب کر (نام مقام صحیح نہیں ہے)	×	×	۱۲۱۶ھ	۱۸۰۱ء	تاکید برائے روانگی افواج بسمت ہانسی	۲۷۳	
۱۸..	خط فارسی جنرل پیرون	سرکار انگریزی	جنرل پیرون	راجہ صاحب سنگھ مہندر بہادر والیے پٹیالہ	پٹیالہ	یکم رمضان	×	۱۲۱۶ھ	۱۸۰۲ء	یہ ایک قسم کا معاہدہ اتحاد ہے جنرل پیرون اور راجہ صاحب پٹیالہ کے مابین	۲۷۴	
۱۸..	سند	سرکار انگریزی	لارڈ لیک	حکام پرگنہ کرنال	کنجپورہ پرگنہ کرنال	۱۱ ذی الحجہ	×	۱۲۲۰ھ	۱۸۰۶ء	عطائے ہفت مواضع جاگیرات تاجیات بہ بہادر جنگ خاں رئیس کنجپورہ	۲۷۵	
۱۸..	خط فارسی	سرکار انگریزی	لارڈ منٹو گورنر جنرل	رئیس کنجپورہ	کنجپورہ	۸ جنوری	×	×	۱۸۰۱ء	متضمن عطائے ہفت مواضع جاگیر	۲۷۷	
۱۸..	فرمان	اکبر شاہ ثانی	کرنل جیمس سکنر	کرنل جیمس سکنر	شاہجہان آباد	۱۷ جمادی الاول	(۲۵)	۱۲۴۶ھ	۱۸۳۰ء	عطائے خطاب نصیر الدولہ بہادر غالب جنگ	۲۷۸	
۱۸..	خط انگریزی	اکبر شاہ ثانی	لارڈ آکلینڈ	اکبر شاہ ثانی	شاہجہان آباد	۱۱ ستمبر	×	×	۱۸۳۷ء	اطلاع تخت نشینی ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ	۲۸۰	
ضمیمہ فرمان ۱۲۶..	خط انگریزی	بہادر شاہ بادشاہ	ایس آر کولون صاحب بہادر	بہادر شاہ بادشاہ	شاہجہان آباد	۲۲ اگست	×	×	۱۸۵۴ء	متعلق بانسدا و گاؤ کشی۔	۲۸۲	

فہرست سلاطین تمام شد

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷۷	فرمان	عالمگیر ثانی	چودھریان و قانونگویان وغیرہ پرگنہ چرگانوں متعلقہ صوبۂ بہار	غلام جیلانی خاں بہادر	پرگنہ چرگانوں وغیرہ	ہشتم ذی الحجہ	(۱۶)	سنہ ۱۱۷۲ھ	سنہ ۱۷۵۸ء	عطائے مبلغ چہار لک دو ہزار دام پرگنات مذکور۔	۲۵۸	
۱۷۸	فرمان	عالمگیر ثانی	جاگیرداران و کروریان حال و استقبال	ہرسہائے	پرگنہ لوہا پور سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	۲۳ جمادی الثانی	(۵)	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء	عطائے مبلغ یک لک … صد و پنجاہ و … دام موضع دھیر کھیڑہ در بست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ لوہا پور سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	۲۵۹	
۱۷۹	نشان	عالمگیر ثانی	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالوڑ سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	جاگیردار موضع دھیر کھیڑہ	موضع دھیر کھیڑہ	۱۴ ذی الحجہ	(۶)	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء	عطائے جاگیر مبلغ یک لک دو صد و پنجاہ دام موضع دھیر کھیڑہ در بست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ مذکور	۲۶۴	
۱۸۰	فرمان	شاہ عالم بادشاہ	شاہزادہ میرزا محمد جہاندار شاہ بہادر	شاہزادہ موصوف	اکبرآباد	یکم رمضان	(۱۵)	سنہ ۱۱۸۷ھ	سنہ ۱۷۷۳ء	سرداری بخدمت صوبہ داری صوبہ مستقر دار الخلافہ اکبر آباد	۲۶۸	
۱۸۱	فرمان	اکبر شاہ ثانی	صاحب عالم بادشاہزادہ ولیعہد مرزا اکبر شاہ بہادر	غوث محمد خاں المخاطب خطاب سالار جنگ	شاہجہان آباد	۱۱ جمادی الثانی	(۳۴)	سنہ ۱۲۰۶ھ	سنہ ۱۷۹۲ء	سرداری خطاب سالار جنگ بہ غوث محمد خاں شمشیر سرداری منصب ہزاری ذات و یک ہزار سوار	۲۷۰	
۱۸۲	فرمان	شاہ عالم بادشاہ	عاملان حال و استقبال پرگنہ کرنال	محمد گلیسر خاں بہادر	پرگنہ کرنال شاہجہان آباد	۲۹ محرم	(۳۹)	سنہ ۱۲۱۲ھ	سنہ ۱۷۹۷ء	رئیس کنجپورہ	۲۷۲	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷۱	فرمان	نورالدین جہانگیر بادشاہ	کروریان جاگیرداران و متصدیان حال واستقبال صوبہ گجرات احمد آباد	شیخ داؤد گجراتی	صوبہ گجرات احمد آباد	۹ر جمادی الاول		۱۰۱۹ھ	۱۶۱۰ء	مشعر عدم مزاحمت وتعظیم وتقدیم سادات عظام وقضات اسلام ومشائخ کرام سرکار احمد آباد صوبہ گجرات	۲۴۷	
۱۷۲	فرمان	اورنگ زیب	حکام وعمال جاگیرداران وکروریان حال واستقبال	مسماۃ عائشہ	پرگنہ نرولی سرکار سنبھل	۹ر ذی الحجہ	(۳)	۱۰۷۱ھ	۱۶۶۰ء	عطائے سو بیگہ آراضی پرگنہ نرولی سرکار سنبھل	۲۴۸	
۱۷۳	فرمان	اورنگ زیب	حکام کروریان حال و استقبال	محمد زمان	من مضافات صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	غرہ ماہ صفر	(۱۴)	۱۰۸۲ھ	۱۶۷۱ء	عطائے مدد معاش	۲۵۱	
۱۷۴	فرمان	محمد شاہ بادشاہ	بگلر خاں	بگلر خاں	قلعہ ارک بندر مبارک سورت	۱۴ر جمادی الاول	(۳۰)	۱۱۶۱ھ	۱۷۴۸ء	خدمت حراست قلعہ ارک بندر مبارک سورت وعطائے خطاب بگلر خاں	۲۵۳	
۱۷۵	فرمان	محمد شاہ بادشاہ غازی	گماشتہائے جاگیرداران و کروریان جمہور پرگنہ کنوار سرکار وصوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	محمد تقی رضا اللہ ولد ناصر الزماں	پرگنہ کنوار سرکار وصوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	ہشتم ذی الحجہ	(۳۰)	۱۱۶۱ھ	۱۷۴۸ء	عطائے منصب قضایا وغیرہ	۲۵۳	
۱۷۶	فرمان	عالمگیر ثانی	بخشی الملک مظہر علیخان بہادر	غلام جیلانی ولد لقمان خاں	شاہجہان آباد دہلی	۷ر شعبان	(۶)	۱۱۷۲ھ	۱۷۵۸ء	سرفرازی منصب سہ ہزاری ذات یک ہزار سوار وخطاب غلام جیلانی خاں بہادر	۲۵۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۶۴	فرمان	ٹیپو سلطان میسور	×	×	×	۱۹ اردی	سال حراست	۱۲۲۴ سنہ مولود محمدی	×	استماع بردہ فروشی	۲۴	
۱۶۵	نکاح نامہ	مرزا شہاب الدین و مداری بیگم مہری قاضی مرزا جلیل الرحمن	مرزا شہاب الدین و مداری بیگم	×	دہلی	۷ شوال	×	۱۲۴۷ھ	۱۸۲۵ء	نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم	۲۴۱	
۱۶۶	عرضی	عرضی جوالی راؤ رتن سین راجہ چتوڑ گڑھ بنام سلطان علاؤالدین خلجی مہر ۲۴۲ کے تحت	،	،	،	،	×	،	–	×	۲۴۲	
۱۶۷	مکتوب	مکتوب جوالی سلطان محمد عادل شاہ بواسطہ شاہجہان بادشاہ مہر ۳ کے تحت	×	،	،	،	×	،	،	×	۲۴۳	
۱۶۸	فرمان	سلطان غیاث الدین بلبن	خواجہ حیدر اور اُن کی اولاد	خواجہ حیدر	دہلی	۷ شعبان	×	۶۷۱ھ	۱۲۷۳ء	عطائے قطعۂ اراضی موازی ۱۴ ربیگہ مقبوضہ خواجہ حیدر	۲۴۴	
۱۶۹	فرمان	شہنشاہ نصیرالدین محمد ہمایوں	قوم بواہیر شیعہ اسمٰعیلیہ	بواہیر شیعہ اسمٰعیلیہ	دہلی	بست و یکم ربیع الاول	×	۹۴۸ھ	۱۵۴۱ء	آزادنامہ بہ آزادیٔ تجارت قوم بواہیر شیعہ اسمٰعیلیہ ممالک ہند	۲۴۵	
۱۷۰	فرمان	شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ	داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہریان	داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہریان	علاقہ گجرات پیٹن احمد آباد و سید پور	یکم دی	×	۱۰۰۴ھ	۱۵۹۵ء	منشور السیادہ داؤد جماعت مذکور و ملازمان سلاطین گجرات تا مدتے کہ ... [illegible] امن و امان و آسودگی برسد	۲۴۶	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۵۸	تملیک نامہ	سید احمد ابن سید ابراہیم گیلانی	بعہد فرخ سیر بادشاہ	بی بی گل بیگم	شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۲۲ جمادی الثانی	(۶)	سنہ ۱۱۲۹ھ	سنہ ۱۷۱۶ء	تملیک نامہ جائداد	۲۳۲	
۱۵۹	اقرار نامہ	محمد صالح ولد میر سید احمد گیلانی	بی بی گل بیگم بنت کمال الدین خاں	×	شاہ آباد	۲۳ ذیقعد	×	سنہ ۱۱۲۹ھ	سنہ ۱۷۱۶ء	یک قطعہ زمین مقبوضہ خود دوسرے قطعہ سے بدل لیا	۲۳۳	
۱۶۰	تملیک نامہ	سماۃ فاضلہ بیگم بنت نعمت خاں	محمد علی خاں	محمد علی خاں	قصبہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	۲۶ جمادی الاول	×	سنہ ۱۱۳۷ھ	سنہ ۱۷۲۴ء	تملیک نامہ موضع جیٹ پور پرگنہ پالی وغیرہ جائداد	۲۳۴	
۱۶۱	بیع نامہ	شیخ غلام معین الدین خاں وغیرہ	اہل خانہ نواب کمال الدین خاں	نواب کمال خان	×	۲۶ محرم	(۱۶)	سنہ ۱۱۴۷ھ	سنہ ۱۷۳۴ء	بیع نامہ باغ (محمد شاہ بادشاہ کا زمانہ ہوتا ہے)	۲۳۶	
۱۶۲	تملیک نامہ	سید شرف الدین خاں عرف شاہ مدن صاحب	اہلیہ خود	×	شاہ آباد وغیرہ	نہم ذیقعد	×	سنہ ۱۱۷۸ھ	سنہ ۱۷۶۴ء	تملیک نامہ جائداد متفرق	۲۳۷	
۱۶۳	تصدیق نامہ	نوشتہ سرفراز خاں حبیب الدولہ محب الملک افضل الامرا شمشیر جنگ	× ×	×	×	×	×	×	×	تصدیق اس امر کی چاہتے ہیں کہ اکبر شاہ ثانی بادشاہ نے ان کو مثل فرزندوں کے پرورش کرکے خطاب و خدمت توشہ خانہ و جیب خاص کی دی تھی یا نہیں	۲۳۹	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۵۲	فرمان	سکندر عادل شاہ	دلیپایاں و بارکران پرگنہ گورگوتہ و کولوار مشہور بہ راونکوٹ	مڑی سوسپا نایک شرزہ لنک نایک شرزہ دلیپائی سمت بیجال و قربات گنگرہ و منسر دلیپائی پرگنہ مذکورہ	قربات گنگو و سمت بیجال پرگنہ مذکور	۱۶ ربیع الاول	×	۱۰۸۶ھ	۱۶۷۵ء	خدمات مذکورہ موصی الیہ کے سپرد کردی جائیں	۲۲۶	
۱۵۳	فرمان	سکندر عادل شاہ	عاملان حال و استقبال پرگنہ سدھور	قاضی شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک	سدھور ضلع رائچور	۱۰ رمضان	×	۱۰۹۰ھ	۱۶۷۹ء	سند خدمت قضاءت	۲۲۷	
۱۵۰	فرمان	سکندر عادل شاہ بادشاہ	اوڑپچ نایک	اوڑپچ نایک	کنک گیری ضلع رائچور دکن	۲ صفر المظفر	×	۱۰۹۵ھ	۱۶۸۳ء	پانچ ہزار ہن بقایا وصول کرنے کے متعلق	۲۲۹	
		احکام و فرامین متفرق										
۱۵۵	نمونہ	نمونہ کتابت خط شکستہ زمانۂ قدیم	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۳۰	
۱۵۶	نمونہ	پتنگ	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۳۱	
۱۵۰	نکاح نامہ	نواب تاج الدین خان	مسماۃ روشن آرا بیگم	×	شاہجہان آباد	۱۹ ذی الحجہ	(۲) ربیع سیلونتا	۱۱۲۶ھ	۱۷۱۴ء	نکاح نامہ	۲۳۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴۶	فرمان	مہری محی الدین	شاہ حضرت قادری	شاہ حضرت قادری	[illegible]	+	×	×	×	تاکید تعمیل احکام سابقہ	۲۱۷	
۱۴۷	فرمان	محمد عادل شاہ	عاملان واستقبال پرگنہ ریور کندہ	غلام حسین بن عبد النبی	پرگنہ ریور کندہ	غرہ ذیحجہ	×	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۷ء	عطائے عہدۂ قضات	۲۱۸	
۱۴۸	فرمان	سلطان علی عادل شاہ ثانی	افضل خاں محمد شاہی حوالدار	قاضی ابوالحسن بن قاضی خلیل	قصبۂ مدگل (ضلع رائچور)	۱۲ محرم	×	سنہ ۱۰۶۹ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	متعلق بمعمولات	۲۲۰	
۱۴۹	فرمان	بادشاہ بیجاپور (بلاقید نام وسنہ)	نائب غیبت وتھانہ دار وکارکنان معاملہ بیجاپور	حجامان	بیجاپور	×	×	×	×	حجاموں کی معاش کے متعلق یہ کتبہ اب بیجاپور کے عجائب خانے میں موجود ہے	۲۲۳	
۱۵۰	فرمان	علی عادل شاہ ثانی	دیسائی پرگنہ تاورگیرہ	دیسائی پرگنہ تاورگرہ	تاورگرہ تعلقہ لنگسگی ضلع رائچور ملک دکن	۲۸ صفر	×	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ء	دادن گوشمالی بہ سرزہ خاں	۲۲۴	
۱۵۱	فرمان	علی عادل شاہ ثانی مہری حیدر علی ابن محمد بادشاہ	میراں محمد خلیل وکارکنان حال واستقبال معاملہ مدگل	شاہ حضرت نبیرہ قادری	اناہسور	۲۰ رجب	×	سنہ ۱۰۷۳ھ	سنہ ۱۶۶۲ء	سند عطائے جاگیر اناہسور ضلع رائچور	۲۲۸	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴۰	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ	اوڑچیا نایک	اوڑچیا نایک	کنک گیری	۸ ربیع الاول	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	سنہ ۱۶۵۵ء	برطلبی برائے سرفرازی خلعت	۲۱۱	
۱۴۱	فرمان	"	عاملان ودیسائیاں	اوڑچ نایک	کنک گیری	۲ جمادی الثانی	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	سنہ ۱۶۵۵ء	عطائے حصار کنک گیری	۲۱۲	
۱۴۲	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ مہری نجف علی	عاملان حال واستقبال پرگنہ کھوٹی	علی محمد خاں	موضع ہریال و مانیکوپال پرگنہ کھوٹی	۸ رمضان	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	سنہ ۱۶۵۵ء	معاش برائے درگاہ شیخ نصیر الدین چراغ دہلی واقع برہان پور ضلع نارتھ ملک عادیں علاقہ انگریزی	۲۱۳	
۱۴۳	قولنامہ	سلطان علی محمد شاہ	×	×	موضع اصل پور متصل بیجاپور سدگاہ حضرت چنچن	یکم ذی الحجہ	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	سنہ ۱۶۵۵ء	محمد شاہی پیٹ بنانے کے متعلق تھپر پر کندہ ہے۔	۲۱۴	
۱۴۴	قولنامہ	×	×	×	پیٹ شاہ پور	۶ محرم الحرام	×	سنہ ۱۰۶۷ھ	سنہ ۱۶۵۶ء	پیٹ شاہ پور کے وارث دار اور نا وارثوں کے متعلق	۲۱۵	
۱۴۵	فرمان	علی عادل شاہ ثانی مہری علی	شاہ حضرت قادری	شاہ حضرت قادری	اناہسیہ تعلقہ لنگسگور ضلع رائچور	×	×	×	×	آپ مع مریدو لشکر واحتشام شیر سرجہ خاں کالے کر دارالخلافہ کو آئے	۲۱۶	

فرامین عادل شاہیہ سلاطین بیجاپور

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۳۵	فرمان	سلطان علی عادل شاہ کلاں	خانِ اعظم حیدر خاں نائب غیبت و ملک فتح تھانہ دار وغیرہ معاملہ بیجاپور	شاہ محمد حسین ابن سید السادات سید زین العابدین حسینی البخاری	سون ہلی سمت مولوار	۹ ذیقعدہ	×	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ء	بحالی معاش حسب سابق	۲۰۵	
۱۳۶	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ	عاملان حال و استقبال	لکشما ناگتی	اگنگ گیری ضلع رائچور ملک دکن	۴ ذالحجہ	×	سنہ ۱۰۵۱ھ	سنہ ۱۶۴۱ء	درباب رتبہ و انعام	۲۰۶	
۱۳۷	فرمان	〃	〃	حسین خاں جی محال دار	موضع پیرپال وہاں گوپال پرگنہ گنجوٹی ضلع بیدر ملک دکن	۲۹ ذیقعدہ	×	سنہ ۱۰۵۶ھ	سنہ ۱۶۴۶ء	خیرات ولنگر و عود وگل و تیل چراغ و روشنی و بیر علاء الدین اولاد شیخ نصیر الدین چراغ دہلی واقع برہان پور ضلع نماڑ ملک خاندیس علاقۂ انگریزی	۲۰۷	
۱۳۸	فرمان	〃	حوالداران و تھانہ داران	اوز چینا نایک کنگ گیری	کنگ گیری	۲۱ جمادی الاول	×	سنہ ۱۰۶۵ھ	سنہ ۱۶۵۴ء	عطائے معاش	۲۰۸	
۱۳۹	〃	〃	نعمت خاں حوالدار و کارکنان حال و استقبال محمد پور	رودر نارائن	موضع منگلی	۱۴ ربیع الثانی	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	سنہ ۱۶۵۵ء	عطائے یک چادر زمین برائے مسجد واقع مکان قاضی القضاۃ سید	۲۱۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۲۸	اعلان	حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا قیصر ہند	رعایا و برایا ملک ہند	رعایا و برایا ملک ہند	دہلی	۸ اپریل	(۳۹)	×	۱۸۷۶ء	یکم جنوری ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری کا اعلان	۱۸۳	
۱۲۹	پیام شاہی	شاہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم	〃	〃	قلعہ ونڈسر	۴ فروری	×	×	۱۹۰۱ء	متعلق وفات ملکہ معظمہ و جانشینی خود	۱۸۵	
۱۳۰	درباری اسپیچ	ایڈورڈ ہفتم لارڈ کرزن	〃	〃	دہلی	یکم جنوری	×	×	۱۹۰۳ء	دربار تاج پوشی ملک معظم ایڈورڈ ہفتم	۱۸۸	
۱۳۱	شاہی اسپیچ	شاہنشاہ معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	۱۲ دسمبر	×	×	۱۹۱۱ء	دربار تاج پوشی ملک معظم جارج پنجم	۱۹۳	
۱۳۲	اعلان شاہی	از طرف لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند	〃	〃	〃	〃	×	×	۱۹۱۱ء	اعلان مراعات شاہی	۱۹۵	
۱۳۳	پیام شاہی	ملک معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	〃	×	×	۱۹۱۷ء	یہ اعلان مسٹر مانٹیگو وزیر ہند اور لارڈ چیمسفورڈ ویسرائے کی تجویزوں پر صادر ہوا ہے		
۱۳۴	اعلان شاہی	ملک معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	۲۵ دسمبر	×	×	۱۹۱۹ء	نئے دور کا اعلان	۲	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۲۳	ترجمہ خط انگریزی	سی۔ ٹی میٹکاف صاحب بہادر	ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی بادشاہ غازی	بادشاہ معظم	دہلی	۱۴ر اکتوبر	×	×	۱۸۳۷ء	خط تعزیت	۱۷۲	
۱۲۴	خط مطالبۂ نیابت فارسی	لارڈ آلنبرا گورنر جنرل بہادر	″	″	″	۱۶ر محرم / ۲۸ر فروری	۸	۱۲۵۸ھ	۱۸۴۲ء	باطلاع اخذ جائزہ عہدۂ جلیلہ گورنر جنرل	۱۷۴	
۱۲۵	خط مطالبہ فارسی	بہادر شاہ ثانی بادشاہ	ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریا	ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریہ	لندن	۹ر شوال	(۱۳)	۱۲۶۶ھ	۱۸۴۹ء	درباب ولی عہدی مرزا جواں بخت	۱۷۵	
۱۲۶	ترجمۂ خط انگریزی	لارڈ کالون صاحب بہادر	ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ ثانی بادشاہ غازی	بہادر شاہ بادشاہ دہلی	دہلی	۲۲ر اگست	×	×	۱۸۵۴ء	متعلق بہ انسداد گاؤ کشی	۱۷۹	
					احکام و فرامین برٹش گورنمنٹ							
۱۲۷	شاہی میگنا چارٹار	حضور ملکۂ معظمہ وکٹوریا	رعایا و برایا ممالک ہند	رعایا و برایا ممالک ہند ہند	ہندوستان	یکم نومبر	×	×	۱۸۵۸ء	برخاست جان کمپنی اور ملکۂ معظمہ نے عنان حکومت اپنے دست قدرت میں لینے کا اعلان	۱۸۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۱۸	سند سلطانی	سلطان علی گوہر ابو المظفر محمد جلال الدین	ناصر الملک نجیب الدولہ نجیب خان بہادر روہیلہ [illegible] مہابت جنگ	نجیب الدولہ	سرفرازی خطاب	۳ محرم الحرام	(۱)	سنہ ۱۱۸۲ھ	سنہ ۱۷۶۸ء	عطائے منصب سہ ہزاری و خطاب	۱۶۵	
۱۱۹	فرمان	شاہ عالم ثانی بادشاہ	حکام کرام و عمال	محمدی خان عرف بچو	موضع کولپیر دیپور پرگنہ شکرپور شاہجہاں آباد	۱۰ ربیع الاول	(۲۲)	سنہ ۱۱۹۵ھ	سنہ ۱۷۸۱ء	منصب علائے جاگیر مبلغ یک لک [illegible] دام محاصل نو سو روپیہ	۱۶۷	
۱۲۰	حکمنامہ	وزیر الممالک نواب سعادت علی خان بہادر	میر نظام الدین	میر نظام الدین	قصبہ شاہ آباد	۱۰ جمادی الثانی	×	سنہ ۱۲۱۹ھ	سنہ ۱۸۰۴ء	کل دو سو بیس صد ماشت عطائے تعلقہ و ماہانہ و اراضیات و گنج و مکانات	۱۶۸	
۱۲۱	٭	لارڈ منٹو گورنر جنرل بہادر	مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر	مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر	پنجاب	۳۱ اکتوبر	×	سنہ ۱۲۲۳ھ دہم رمضان	سنہ ۱۸۰۸ء	مہاراجہ صاحب کے دربار میں مٹکاف صاحب کے تقرر کے متعلق	۱۶۹	
۱۲۲	فرمان مطلق	اکبر شاہ ثانی بادشاہ	کرنل جیمس اسکنر ناصر الدولہ عالی جنگ	کرنل موصوف	ریلو پورہ	۲۷ شوال	(۳)	سنہ ۱۲۵۱ھ	سنہ ۱۸۳۵ء	کول و قرار استمراریہ	۱۷۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱	۱۱	۱۲	۱۳
۹۳	حسب حکم	اورنگ زیب	شاہ ایران	شاہ ایران	ایران	×	×	×	×	تردیدی جواب	۱۳۴	
۹۴	سند	شاہ ابوالمظفر محمد معظم شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی	حکام و متصدیاں	ماسدیو مایک	موروںگیوں رائچور ملکت سرکار معالی اسلام	۴ ربیع الاول	(۴)	سنہ ۱۱۲۱ھ	سنہ ۱۷۰۹ء	عطائے خدمت دیسمکھی	۱۳۷	
۹۵	فرمان	٭	گماشتہ ہائے جاگیرداران	گماشتہائے جاگیرداران دیکھو	موضع کال پہ تہ شاہ آباد	۹ شعبان	(۴)	سنہ ۱۱۳۳ھ	سنہ ۱۷۲۱ء	معافی موضع کال پہ ماہہ جامع مسجد شاہ آباد مددوجہ خرچ امام و موذن و خطیب وصادر	۱۴۱	
۹۶	٭	فرخ سیر بادشاہ مہری نواب سردار خاں	محمد مبارک	البیہ جمال الدین الدین قاضی محل	ساں پور پرگنہ شاہ آباد	۱۰ رجب	(۲)	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	عطائے جاگیر آراضی لسلور مدد معاش	۱۴۲	
۹۷	٭	فرخ سیر بادشاہ مہری سید سعید خاں بہادر ظفر جنگ قطب الملک یمین الدولہ	ہاشم خاں	نواب محمد سردار خاں ولد کمال الدین خاں مرحوم	پرگنہ شاہ آباد سرکار حیدرآباد	۲ شعبان	(۱)	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	سات لاکھ کی جاگیر کی کالی کا	۱۴۳	
۹۸	سند عطا	محمد شاہ بادشاہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران	شیخ محمد رضا	پرگنہ حلیسر صوبۂ اکبرآباد	۵ ربیع الثانی	(۱)	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۸ء	سند سرداری عہدۂ قصارت	۱۴۳	
۹۹	فرمان	٭	سید محمد وارث	سید محمد وارث	امروہہ پرگنہ سنبھل	۲۳ ذی حجہ	(۳)	سنہ ۱۱۳۳ھ	سنہ ۱۷۲ء	فرمان عطائے جاگیر	۱۴۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۸۷	فرمان	اورنگ زیب	درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی	درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی	موضع الیا پرگنہ و سرکار بدایوں	دوم رمضان المبارک	(۴۱)	سنہ ۱۱۰۹ھ	سنہ ۱۶۹۷ء	سند معافی موضع الیا بنا بر مصارف درگاہ	۱۲۹	
۸۸	سند معافی	نواب کمال الدین خاں	متصدیان حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	شہاب الدین سید احمد بیلانی	موضع ہری شاہ آباد و ضلع ہردوئی	۱۱ ربیع الاول		سنہ ۱۱۱۰ھ	سنہ ۱۶۹۸ء	نذرانہ یکصد و پنج و بیسگہ زمین از موضع ہری	۱۳۰	
۸۹	سند	شاہزادہ دلاور رفیع القدر عہد اورنگ زیب	شیخ عبدالستار جیو	شیخ عبدالستار جیو	مواضع بھولا والیا تہ کرکا پرگنہ مہرآباد سرکار بدایوں	۹ ربیع الاول	×	سنہ ۱۱۱۵ھ	سنہ ۱۷۰۳ء	بحالی مواضع بھولا و الیا تہ کرکا	۱۳۱	
۹۰	سند	نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	ہمشیرہ نواب کمال الدین خاں	پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر	۱۴ ربیع الثانی	×	سنہ ۱۱۱۶ھ	سنہ ۱۷۰۴ء	نواب کمال الدین خاں نے باغ اپنی بہن کے نام لکھ دیا۔	۱۳۱	
۹۱	فرمان	اورنگ زیب	زمینداران و متصدیان	محمد تراب ولد جلال الدین	پرگنہ منوی سرکار لکھنؤ	۱۰ رجب	(۴۹)	سنہ ۱۱۱۷ھ	سنہ ۱۷۰۵ء	سند چودھرایت	۱۳۲	
۹۲	خط	شاہ ایران	اورنگ زیب	اورنگ زیب	دہلی	×	×	×	×	الزامی خط	۱۳۳	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷۹	فرمان	اورنگ زیب توسط شہزادہ اعظم شاہ	چکنا نایک	چکنا نایک	چیتاپور	۱۸ ربیع الاول	(۳۶)	۱۱۰۴ھ	۱۶۹۲ء	بہ عفو قصور	۱۱۴	
۸۰	فرمان	"	"	"	"	غرہ ذیقعد	(۳۶)	"	"	عطائے نشان حرمت و اداں محلی بہ بچۂ خاص	۱۱۵	
۸۱	فرمان	"	چودھریاں و قانون گویان وغیرہ	نواب کمال الدین خان	پرگنہ سیدھا سرکار کالپو	۲۵ ربیع الاول	(۳۷)	۱۱۰۵ھ	۱۶۹۳ء	عطائے جاگیر سرکار کالپی	۱۲۰	
۸۲	خط	اورنگ زیب	شہزادہ محمد اکبر	شہزادہ موصوف	مارواڑ	×	×	۱۱۰۷ھ	۱۶۹۵ء	خط تنبیہ بنام شاہزادہ درباب بغاوت راٹھوران	۱۲۰	
۸۳	عرضداشت	شاہزادہ محمد اکبر	اورنگ زیب	اورنگ زیب	دہلی	×	×	"	"	شاہزادے کا جواب	۱۲۲	
۸۴	تحریر و نقلی دہری و دست قلم عالمگیر	اورنگ زیب	شاہزادہ محمد اکبر	شاہزادہ موصوف	مارواڑ	×	×	"	"	بادشاہ کا آخری جواب	۱۲۶	
۸۵	سند معافی	نواب کمال الدین خان	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	اہلیہ میر سید احمد گیلانی	موضع کھورا پرگنہ شاہ آباد	۱۴ رجب المرجب	×	۱۱۰۸ھ	۱۶۹۶ء	سند مسکہ در موضع کھورا	۱۲۷	
۸۶	فرمان	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خان	نواب موصوف	×	۱۹ ذیقعد	(۴۰)	۱۱۰۸ھ	۱۶۹۶ء	شہزادہ محمد معظم شاہ کے ساتھ سکونت جانے کے لیے	۱۲۸	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷۱	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر بہری نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد	شیخ قیام الدین جیو	شاہ آباد	۴ر جمادی الاول	×	۱۰۹۹ھ	۱۶۸۷ء	عطائے یکصد بیگہ آراضی	۱۰۲	
۷۲	سند	نواب کمال الدین خاں	تاج خاں	تاج خاں وغیرہ	پرگنہ شاہ آباد	۲۵ر صفر	×	×	×	عطائے چہل بیگہ آراضی پختہ برائے سکونت و آبادی	۱۰۳	اس میں سن نہیں ہے
۷۳	سند	اورنگ زیب من جانب کمال الدین خاں	دیوان مبارک	دیوان مذکور	دلیر گنج	ربیع الثانی	(۳۲)	۱۱۰۰ھ	۱۶۸۸ء	سند چودھراہٹ	۱۰۳	
۷۴	پروانہ	نواب کمال الدین خاں (بعہد اورنگ زیب)	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	شیخ عبدالستار	پرگنہ پالی	۱۲ر رجب	(۳۲)	۱۱۰۰ھ	۱۶۸۸ء	عطائے موازی دو صد بیگہ زمین بنجر از پرگنہ پالی بطور مدد معاش	۱۰۴	
۷۵	پروانہ	〃	راجہ درگا سہائے	راجہ مذکور	پرگنہ شاہ آباد	۹ر ربیع الثانی	(۳۳)	۱۱۰۱ھ	۱۶۸۹ء	سند چودھراہٹ و قانون گوئی	۱۰۴	
۷۶	پروانہ	〃	راجہ جے سنگھ والی اُدے پور	〃	سرکار خیر آباد پرگنہ پروبار جھنوٹو	۴ر شوال	(۳۴)	۱۱۰۱ھ	۱۶۸۹ء	عطائے پرگنہ پروبار جھنوٹو و اضافہ منصب وغیرہ	۱۰۶	
۷۷	〃	اورنگ زیب	حکام و عمال	سید سوندھا	پرگنہ پالی پتہ	۷ر ربیع الآخر	(۳۴)	۱۱۰۲ھ	۱۶۹۰ء	عطائے یکصد بیگہ زمین	۱۰۷	
۷۸	〃	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں بہرایچ	نواب موصوف	ہنڈون و بیانہ	۴ر محرم الحرام	(۳۵)	۱۱۰۳ھ	۱۶۹۱ء	ہنڈون اور بیانہ کے مفسدوں کی سرکوبی کے لئے	۱۱۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۵۷	سند	نواب دلیر خاں	منصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالی از تہ شاہ آباد سرکار خیر آباد	فتح معمور خاں	موضع پنپور از تہ شاہ آباد	۱۰ رمضان المبارک		سنہ ۱۰۹۰ھ	سنہ ۱۶۷۹ع	انعام التمغا	۸۳	
۵۸	سند	〃	〃	〃	موضع خاپنور از تہ شاہ آباد	۵ رمضان المبارک	×	سنہ ۱۰۹۱ھ	سنہ ۱۶۷۹ع	عطائے باغ موضع ادھر پنور	۸۴	
۵۹	فرمان	〃	گماشتہائے جاگیرداران و کروریان	امین اللہ خاں با فرزندان	موضع مہرنیا پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنو	۴ رمضان المبارک	(۲۴)	سنہ ۱۰۹۲ھ	سنہ ۱۶۸۱ع	عطائے موضع مہرنیا بطور مدد معاش	۸۵	
۶۰	فرمان	اورنگ زیب	شہزادہ خاں	شہزادہ خان	بیجاپور ملک دکن	۷ رجب	(۲۴)	سنہ ۱۰۹۳ھ	سنہ ۱۶۸۲ع	سیواجی کی بغاوت فرو کرنے کے متعلق	۸۶	
۶۱	پروانہ	شہر بانو بیگم عرف بادشاہ بی بی	×	×	×	۱۲ رجب	×	×	×	〃	۸۷	
۶۲	فرمان	اورنگ زیب	دیوان عظمت اللہ خاں با فرزئی	دیوان موصوف	پرگنہ پالی سرکار خیر آباد	۲۲ رمضان المبارک	(۲۵)	سنہ ۱۰۹۳ھ	سنہ ۱۶۸۲ع	عطائے یکصد و بیست بیگہ زمین	۸۸	
۶۳	پروانہ	نواب دلیر خاں مہری قاضی ولی اللہ	منصدیان حال و استقبال	منصدیان حال و استقبال	پرگنہ سانڈی سرکار خیر آباد	۱۴ محرم	×	سنہ ۱۰۹۴ھ	سنہ ۱۶۸۲ع	عطائے موازی … بگہ در مدد معاش فقرا و خلفائے شیخ محمد مہدی قادری	۹۱	

۵۲	سند	نواب دلیرخاں	محمد مصطفیٰ	شیخ مصطفیٰ وغیرہ	پرگنہ سدیلہ سرکار لکھنؤ	۹ر شوال	(۱۲)	۱۰۸۰ھ	۱۶۶۹ء	عطائے مواری بیگاہ بیگہ زمین بگز الٰہی بطور مدد معاش	۷۷	
۵۳	سند	نواب دلیرخاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	پیرو رالہ کرشن چندر لال	شاہ آباد موضع ہرجنئی	۶ر محرم	×	۱۰۸۲ھ	۱۶۷۱ء	عطائے پنج بیگہ اراضی پختہ برائے آبادی	۷۸	
۵۴	تتوربال	نواب کمال دین در عہد اورنگ زیب	باشندگان دہلی	باشندگان دہلی	باشندگان حویلی شاہ جہاں آباد موضع بہرولہ دہلی	۱۱ر رمضان المبارک	×	۱۰۸۷ھ	۱۶۷۶ء	تصدیق درباب حقیقت موضع بہرولہ	۷۹	
۵۵	سند	نواب دلیرخاں	متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد	شیخ محمد مراد و شیخ ہدایت اللہ و شیخ نور محمد پسران شیخ محمد مہدی	موضع جوگی پور رکھپور پرگنہ شاہ آباد	۱۷ر رمضان المبارک	×	۱۰۸۷ھ	۱۶۷۶ء	بحالی موضع جوگی پور و کھمبر کہ بوجہ نذر و وطن شیخ محمد مہدی مقرر بودہ	۸	
۵۶	فرمان	اورنگ زیب	حکام و عمال	شیخ ہدایت اللہ قادری	کہمبر پور و جوگی پور پرگنہ بالی سرکار خیرآباد صوبہ اودھ	۵ر صفر	(۲۰)	۱۰۸۸ھ	۱۶۷۷ء	عطائے مدد معاش	۸۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴۵	پروانہ	بعہد اورنگ زیب	حکام و عمال	مسماۃ عجیبہ وغیرہ متعلقان مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ	موضع لونڈری وغیرہ پرگنہ پانی پت	۱۹ رجب	(۳)	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ء	مدد معاش مسماۃ معصوم بی بنام عجیبہ وغیرہا	۶۳	
۴۶	پروانہ	״	شیخ فرید المخاطب بہ احتشام خاں و اخلاص خاں صوبہ دار بنگالہ و بدایوں	نواب موصوف	بنگالہ	۸ ابان	(۴)	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ء	ترک منصب دینا اور گوشہ نشینی سے باز رکھنے کے لیے	۶۸	
۴۷	فرمان	״	نواب دلیر خاں	نواب موصوف	سرکار خیرآباد صوبہ اودھ	۲۰ ذیحجہ	(۵)	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۶۱ء	عطائے جاگیرات	۶۹	
۴۸	״	״	حکام و عمال	مسماۃ صاحب دولت وغیرہ	پرگنہ بہت سرکار سہارنپور	۴ ربیع الاول	(۵)	سنہ ۱۰۷۳ھ	سنہ ۱۶۶۲ء	عطائے یک صد بیگہ اراضی بطور مدد معاش	۷۵	
۴۹	״	״	״	محمد باقر نبیرہ عبد اللطیف	لاہور	۱۹ شعبان	(۶)	سنہ ۱۰۷۴ھ	سنہ ۱۶۶۳ء	بعطائے یومیہ یک روپیہ از خزانہ لاہور	۷۶	
۵۰	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	میکو چودھری بازار شاہ آباد	پرگنہ پالی	صفر	×	سنہ ۱۰۷۷ھ	سنہ ۱۶۶۶ء	عطائے موازی پنجاہ بیگہ بگز الٰہی	۷۶	
۵۱	سند	اورنگ زیب	گماشتہائے جاگیرداران و کروڑیان	شیخ کریم اللہ وغیرہ	پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۴ شعبان	(۱۲)	سنہ ۱۰۸۰ھ	سنہ ۱۶۶۹ء	مدد معاش موازی صد بیگہ	۷۷	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
(۱) ۳۸(۲)	صورت ترپ کھوپ	شاہجہاں بادشاہ / سلطان محمد عادل شاہ	سلطان محمد عادل شاہ / شاہجہاں بادشاہ	سلطان محمد عادل شاہ / شاہجہاں بادشاہ	بیجاپور / دہلی	× / ×	× / ×	× / ×	× / ×	× / ×	۵۴ / ۵۵	شاہجہاں کا زمانہ ۱۰۳۶ھ / ۱۶۲۷ء سے ۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۸ء تک ہے بادشاہ نے سلطان محمد عادل شاہ کو جس کا زمانہ ۱۰۳۶ھ / ۱۶۲۷ء سے ۱۰۶۷ھ / ۱۶۵۶ء ہے یہ خط یادداشت کے لکھا تھا وہ اور محمد عادل شاہ کا جواب ہے لیکن ان دونوں خطوں میں نہ سنہ ہے نہ تاریخ۔
۳۹	نقلِ نوشتہ	آقا عبدالرشید	″	″	″	×	×	×	×	×	۵۵	

فرامین اورنگ زیب

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴۰	فرمان	ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی در عہد شاہزادہ محمد اعظم شاہ	پیڈیا نائیک راجہ سید شوراپور ملکت سرکار نظام	راجہ موصوف	شوراپور ضلع گلبرگہ شریف	رمضان المبارک	(۱)	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۷ء	عطائے سرولیکھی نصرت آباد	۵۷	
۴۱	فرمان	اورنگ زیب	ابوالحسن	سہود شہر مارس	مارس	۱۵ جمادی الثانیہ	×	سنہ ۱۰۶۹ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	تصفیہ تھا پائے سہود متعلق بہ معابد مارس	۵۹	یہ قطعہ جس کا فوٹو نقلِ خطاطی ہم نے دیا ہے آقا عبدالرشید نے لکھ کر شاہجہاں بادشاہ کے حضور میں گزرانا تھا۔
۴۲	فرمان	″	حکام و عمال	عائشہ بی	سیت پور صوبہ لاہور	۱۲ رجب	×	″	″	عطائے دو بیگہ آراضی	۶۱	
۴۳	فرمان	نوب ولی عہد بہادر بہ محمد جعفر حسینی سدیلہ	مرزا راجہ جے سنگھ والی جے پور	راجہ موصوف	جے پور	شعبان	×	″	″	متعلق گرفتاری دارا شکوہ	۶۲	
۴۴	پروانہ	″	حکام و عمال متصدیان حال و مستقبال	پرتاب مل قانونگو	دلیر گڑھ عرف کوردولی پرگنہ سدیلہ سرکار لکھنؤ	۱۴ محرم	×	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ء	واگذاشت موضع دلیر گڑھ عرف کوردولی مدد معاش مسماۃ معصومہ بی بی وغیرہ متوفیہ سامگنہ وغیرہ	۶۳	

فرامین شاہجہانی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۳۳	فرمان	شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی	نواب شیخ فرید	نواب موصوف	موضع اہولی	۲۴ ...	(۹)	سنہ ۱۰۴۵ھ	سنہ ۱۶۳۵ع	تنبیہ نمودن مقہوران	۵۱	
۳۴	فرمان	〃	حکام و عمال	شیخ فتح محمد خویش ملا عبد اللطیف سلطانپوری	سرکار سنبل و سرکار بدایوں	۱۴ رمضان	(۱۸)	سنہ ۱۰۵۴ھ	سنہ ۱۶۴۴ع	سرفرازی خدمت صدارت سرکار سنبل و سرکار بدایوں و مبلغ دو روپیہ روزینہ از خزانہ اکبر آباد	۵۱	
۳۵	فرمان	〃 مہری دارا شکوہ	نواب شیخ فرید خاں	نواب موصوف		۲۷ رجب	(۲۲)	سنہ ۱۰۵۹ھ	سنہ ۱۶۴۹ع	چونکہ تم سے وہاں کے لوگ راضی نہیں ہیں لہذا یہاں آجاؤ یا فتح پور چلے جاؤ	۵۲	
۳۶	فرمان	شہزادہ دارا شکوہ	راجہ ٹوڈرمل	شیخ اللہ داد نواسہ ملا عبد اللطیف	سلطانپور	۲۰ محرم		سنہ ۱۰۶۰ھ	سنہ ۱۶۵۰ع	تملیک نامہ یک قطعہ باغ و کٹرہ دکاکین	۵۳	
۳۷	بیعنامہ	مانوسئہ لدوپ چند وغیرہ	نواب دلیر خان	نواب دلیر خاں	موضع نہرولہ پرگنہ شاہ آباد	۹ رجب	×	سنہ ۱۰۶۰ھ	سنہ ۱۶۵۰ع	بیعنامہ موضع نہرولہ پرگنہ حویلی شاہ آباد بعوض مالمبلغ فروخت کی	〃	

فرامین جہانگیری

۲۸	فرمان	ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ	حکام و عمال	کالہ مصر	مہرپور سرکار حیدرآباد	آبان	(۹)	۱۰۲۳ھ	۱۶۱۴ء	عطائے دولت دہ بیگہ اراضی	۴۵	سلیم گڈھ اور نورگڈھ بھی کہتے ہیں اور مسجد درگاہ تعلق صاحب ۱۰۵۰ھ میں موالی
۲۹	فرمان	”	”	ماناسنت ماہو تینگ نارسی ہاور مداں	قصبہ نوساری سرکار سورت	۱۱ ارشہریور	(۱۳)	۱۰۲۷ھ	۱۶۱۷ء	عطائے معاش سواری یک صد بیگہ اراضی مگر الٰہی از قصبہ نوساری سرکار سورت بطور مدد معاش	۴۵	سنہ جلوس (۴۹) ٹھیک مطابق ہے ۱۰۵۵ھ نقل حاصل مطہر حسین خاں صاحب رئیس شاہ آباد کے قلم کی ہے غالباً سنہ کی نقل کرنے میں کچھ سہو ہوا ہے
۳۰	فرمان	”	”	فرور ماتوں روح سید محمود	پرگنہ سیکیت	۳ ماہ جھاڑو ماہ الٰہی	(۱)	۱۰۲۴ھ	۱۶۱۵ء	عطائے پنجاہ بیگہ اراضی مدد معاش	۴۷	
۳۱	فرمان	”	”	مسماۃ اور بانو دختر مبارک	پرگنہ پانی پت سرکار دہلی	شہریور الٰہی	(۱۸)	۱۰۳۲ھ	۱۶۲۲ء	عطائے اراضی سی بیگہ زمین	۴۸	
۳۲	فرمان	”	نواب شیخ فرید	نواب ممدوح	×	۲ اردی بہشت	(۲۱)	۱۰۳۵ھ	۱۶۲۵ء	عطائے سواری چہار صد بیگہ زمین بطور مدد معاش	۵	

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣
				خاندانِ سلاطین خلجی								
٢٣	فرمان ١	سلطان علاؤالدین خلجی	راجہ رتن سین راجہ چتوڑ	راجہ موصوف	×	×	×	سنہ ٧٠٣ھ	١٣٠٢ء		٣٩	یہ تحریر اور اس کا جواب جو ذیل میں درج ہے ایک مطبوعہ اردو کتاب سے نقل کیا گیا ہے یہ واقعہ ٧٠٣ھ مطابق ١٣٠٢ء کا ہے۔
	عرضی جوابی ٢	راجہ رتن سین راجہ چتوڑ	سلطان علاؤالدین خلجی	بادشاہ موصوف	×	×	×	〃	〃		٤٠	
				خاندانِ سلاطین سور								
٢٤	فرمان	ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی	حکام و عمال	شیخ علیم اللہ وغیرہ	پرگنہ باڑی سرکار لکھنؤ	٢ رجب ماہ الٰہی	(٩٤)	سنہ ١٠١٢ھ	١٦٠٣ء	عطائے موازی دو صد بیگہ اراضی	٤٠	اسی بادشاہ کو اسلام شاہ بھی کہتے ہیں یہ سنہ ٩٥٢ھ سے ٩٦٠ھ ١٥٤٥ء سے ١٥٥٢ء تک حکمراں رہا کل مدت سلطنت
				فرامین اکبری								
٢٥	فرمان	ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	حکام کرام و عمال	درگاہ حضرت شاہ نجم الحق	قصبۂ سہنہ صوبۂ سرکار دہلی	پنجم ماہ اسفندار الٰہی	(٥)	سنہ ٩٦٧ھ	١٥٥٩ء	عطائے اراضی الا... سکہ و نقد ٨ مبسوہ یومیہ بابت شب چراغ و لنگر خانۂ درگاہ۔	٤١	(٨) سال دو ماہ دس دن ہے اور اس نے (٥٨) سال (٣) ماہ چند دن کی عمر میں وفات پائی
٢٦	فرمان	ایضاً	راجہ سوہن لال وزیر اعظم	راجہ موصوف	×	×	(٢٠)	سنہ ٩٨٣ھ	١٥٧٦ء	عطائے خطاب راجگی و بہادری و معتمدگی و جنگی	٤٢	سنہ (٤٩) جلوس مطابق ١٠١٢ھ لکھا ہے جو اکبر بادشاہ کا زمانہ ہوتا ہے
٢٧	عرضداشت	خان اعظم مرزا کوکلتاش	درجواب فرمان اکبر بادشاہ	×	×	×	×	×	×	منقول از دربار اکبری	٤٣	سلیم شاہ نے سنہ ٩٥٣ھ ١٥٤٦ء میں بعہد نورالدین جہانگیر بادشاہ ایک پل بنوایا جسے

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷	دراکچہ	محمد شاہ بادشاہ غازی	گماشتہائے جاگیرداران	مسماۃ بی بی کمال	درگاہ شریف	۲۹ جمادی الثانی	(۱۳)	سنہ ۱۱۴۳ھ	سنہ ۱۷۳۱ء	عطائے پیسکہ بہامی درحویلی اجمیر شریف	۲۹	
۱۸	درانچہ	〃	〃	سید ظہیر الدین وغیرہ	پرگنہ اجمیر	غرہ ذیقعد	(۲۳)	سنہ ۱۱۸۵ھ	سنہ ۱۷۷۱ء	عطائے یومیہ پانزدہ دام بالقاب روضہ	۳۰	
۱۹	فرمان	ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ	عمال و متصدیان	امام الدین مادر بدان	موضع گنگوند وغیرہ	یکم محرم الحرام	(۱۱)	سنہ ۱۱۸۴ھ	سنہ ۱۷۷۰ء	معاش التمغا	۳۱	
۲۰	فرمان	〃	〃	〃	موضع مانڈ پور حویلی اجمیر شریف	ربیع الاول	(۱۱)	سنہ ۱۱۸۴ھ	سنہ ۱۷۷۰ء	عطائے معاش موضع ماندمع مرسعہ دام بود بطور التمغا	۳۲	
۲۱	سنتہ	ابو البرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی بادشاہ	صوبۂ اجمیر سرکار انگریزیہ	×	اجمیر		×	×	×	درباب انتظام درگاہ شریف مشمولہ مثل نمبر (۳۰) محافظ	۳۶	ان دونوں تحریروں میں سنہ نہیں ہے۔
۲۲	سنتہ	اکبر شاہ ثانی بادشاہ	〃	×	اجمیر		×				۳۸	اس بادشاہ کی مدت سلطنت سنہ ۱۲۲۱ھ ۱۸۰۶ء سے سنہ ۱۲۵۳ھ ۱۸۳۷ء تک ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۸	فرمان	محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی	حکام و عمال	اولاد حضرت خواجہ بزرگ	موضع گناہیڑہ	۲۱ ماہ مہر الٰہی	(۴)	سنہ ۱۰۴۱ھ	سنہ ۱۶۳۱ء	عطائے معاش گناہیڑہ	۱۰	
۹	فرمان	〃	〃	متولیان	درگاہ شریف	۱۲ رجب المرجب	(۱۲)	سنہ ۱۰۵۰ھ	سنہ ۱۶۴۰ء	منصب سجادگی	۱۱	
۱۰	فرمان	〃	〃	اولاد شیخ علم الدین	موضع دلواڑہ	ذی الحجہ	(۱۶)	سنہ ۱۰۵۲ھ	سنہ ۱۶۴۲ء	عطائے موضع دلواڑہ	۱۴	
۱۱	فرمان	ابو العدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی	〃	پسران میر غیاث الدین وغیرہ	موضع بدھ گاؤں پرگنہ وحویلی اجمیر	۲۶ محرم	(۳)	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ء	عطائے معاش موضع بدگاؤں	۱۶	
۱۲	فرمان	ابو العدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی	حکام و عمال	امام الدین سجادہ	موضع ارڑکہ پرگنہ حویلی اجمیر	صفر المظفر	(۵)	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۶۱ء	عطائے معاش موضع ارڑکہ	۱۹	
۱۳	دستخط فرمان	شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ	سجادہ صاحب	شیخ سراج الدین	موضع گیلوتہ پرگنہ نرائنہ	۲۵ ربیع الآخر	(۴)	سنہ ۱۱۲۲ھ	سنہ ۱۷۱۰ء	عطائے منصب سجادگی روضہ منورہ متعلق معاش موضع گیلوتہ	۲۲	
۱۴	دستخط فرمان	محمد شاہ بادشاہ غازی	سید محمد حسن	سید محمد حسن وغیرہ	درگاہ شریف	۴ شوال	(۱)	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۸ء	تقرر یومیہ نیم روپیہ	۲۴	
۱۵	دستخط فرمان	〃	شیخ منیر الدین	شیخ منیر الدین	〃	غرہ رجب	(۲)	سنہ ۱۱۳۲ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سجادگی درگاہ شریف	۲۵	
۱۶	〃	〃	مساۃ بی بی کمال	مساۃ بی بی کمال	〃	۱۶ محرم	(۹)	سنہ ۱۱۳۹ھ	سنہ ۱۷۲۶ء	عطائے عسکہ زمین در حویلی اجمیر شریف	۲۷	

فہرست فرامین سلاطین متعلق درگاہ اجمیر شریف

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
نمبر شمار	قسم فرمان	عہد سلطنت	موسومہ	صاحب فرمان	محل عطا	تاریخ و مہینہ	جلوس	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	خلاصہ فرمان	صفحہ کتاب	کیفیت
۱	فرمان	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	حکام و عمال و متصدیان	شیخ حسین	موضع بیٹرہ	×	×	×	×	عطائے معاش یک لک تنگہ	۱	
۲	فرمان	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	وکلاء و حاکم متصدیان اجمیر	خواجہ حسین	درگاہ شریف	ذی قعدہ	×	سنہ ۹۶۹ھ	سنہ ۱۵۶۱ء	ممانعت تدفین اموات	۱	
۳	فرمان	〃 〃	شیخ حسین سجادہ نشین	شیخ حسین سجادہ نشین	〃	شعبان	(۵)	سنہ ۹۶۷ھ	سنہ ۱۵۶۱ء	فرمان اہتمام لنگر خانہ	۲	
۴	فرمان	محمد نور الدین جہانگیر	حکام و عمال	شیخ حسین	〃	×	×	سنہ ۲۱ھ	سنہ ۱۶۱۲ء	منصب تولیت	۳	
۵	فرمان	〃	〃	〃	〃	〃	×	سنہ ۲۷ھ	سنہ ۱۶۱۷ء	تولیت و اثبات اولاد	۴	
۶	فرمان	〃	〃	شیخ علیم الدین	موضع گیلوتہ	۱۵ از شہر ربیع	(۲۲)	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۶ء	عطائے موضع گیلوتہ و معاش	۸	
۷	فرمان	محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی	〃	شیخ ولی محمد	درگاہ شریف	ربیع الاول	(۲)	سنہ ۳۹ھ	سنہ ۱۶۲۹ء	عطائے منصب سجادگی	۹	

ٹانک ٹوٹیئے مار اکرو۔ ہم نے ایک فوٹو عبدالرشید خوش نویس کی تحریر کا دیا ہے اُس زمانے کے لکھنے اور آج کے کج مج خط سے بشوق ملالیں آج کل کا خط تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے روشنائی میں لتھڑی ہوئی کوئی مکھی کاغذ پر رینگ جائے وہ خط نہیں ہے بلکہ کاغذ پر کیڑے مکوڑے معلوم دیتے ہیں ؎

چراغِ مردہ کجا شمع آفتاب کجا + ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا

رہی املا اُس کی اور بھی مٹی پلید ہے۔ ایک صاحب نے آگرہ کے مشہور رئیس مرزا عرفان علی بیگ صاحب کو خط لکھا اور ارفان علی لکھا۔ محرر سے کہا گیا کہ صحیح املا ع سے ہے۔ جواب یہ ملا کہ ع۔ الف تو میں جانتا نہیں غرض تو خط کے صحیح ٹھکانے پر پونچ جانے سے تھی۔ میری تحریر کی صحت کا یہی کافی ثبوت ہے کہ آپ کو خط پونچ گیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ ع ایں ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔ ان فرامین کی خطاطی پر بے اختیار دل لوٹ جاتا ہے۔ تحریر ایسی خوبصورت جیسے کہ موتی جڑ دیئے ؎

دیکھ کر ہوتی ہے تسکین وہ پیارا خط ہے + نسخۂ دردِ جگر ہے کہ تمھارا خط ہے +

وہ مثل عارضِ معشوق گھٹا ہوا چمک دار مطلّا کاغذ۔ وہ قلم جسے قلم قدرت کہیئے تو بجا ہے وہ نوک پلک وہ نشستِ الفاظ اب کہاں۔ روشنائی ایسی کہ حوران بہشتی کے سوا مردمک چشم سے مقابلہ کرے صدہا سال تک اس کی چمک دمک میں ذرا فرق نہ آئے شنجرف کو دیکھئے دلِ عشاق کا خون کر رہی ہے جس کا وہ چھچوا تا ہوا سرخ رنگ عقل کو دنگ کرتا ہے ؎

آں حسن دلربا نست کہ نہگارم وبدنش + بے دست و پا شود دل و بے اختیار چشم

خدا جانے وہ کاتب کیسے تھے اُن کی خطاطی قدرت خدا کا نمونہ ہے ؎

خطت می بینم وگرد سوادِ نامہ می گردم + فدائے جنبش آں دست و طرز خامہ می گردم

علاوہ خط کی خوبی کے عبارت کی بندش ایسی مسجّع اور مقفّیٰ اور فصیح و بلیغ کہ اب دیکھنے میں نہیں آتی ؎

قافیہ سنجاں کہ علم برکشند + گنج دو عالم بقلم درکشند
خاصہ کلیدے کہ درِ گنج راست + زیر زبان مردِ سخن سنج راست

میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین اس مجموعہ بے نظیر کو دیکھ کے بشیر کے حق میں دعائے خیر فرمائیں گے

تیری جناب میں آیا ہوں یا الٰہ نہ پوچھ
یہی کہ بخش دے اور مجھ سے تو گناہ نہ پوچھ
(کلیم)

خاکسار بشیر الدین احمد غفرلہٗ

۱۶ر جنوری ۱۹۲۶ء

وظیفے سے خالی نہیں جاتا۔ جب ہی خداوند تعالیٰ نے ملک کو خوشحال اور رعایا کو فارغ البال اور مالا مال کر دیا ہے۔

ان درباروں کا مختصر حال ہے کہ شہنشاہ اکبر سے لے کر دورِ مغلیہ کے آخر زمانے تک ہیں۔ میں نے اس سلسلے کو مکمل کرنے کے لئے برٹش پیریڈ یعنی **ملکۂ وکٹوریہ** قیصرۂ ہند۔ شاہِ معظم **ایڈورڈ ہفتم** اور ملکِ معظم **جارج پنجم** کے کچھ دربار بھی اس کتاب میں شامل کئے ہیں۔

پہلے زمانے میں فنِ خطاطی نے بڑی ترقی کی تھی۔ اس زمانے میں کئی قسم کے خط رائج تھے نستعلیق نسخ۔ ثلث۔ شفیعہ۔ شکستہ۔ طغریٰ۔ گلزار۔ غبار۔ اور کیا کیا ہم تو اب ان کے نام بھی پوری طرح نہیں جانتے اس زمانے میں لوگ برسوں خط کی مشق کرتے تھے۔ استادوں کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کرتے تھے تختیوں پر موٹے قلم سے لکھتے تھے۔ آگے چل کر کاغذ کی وصلیاں بنائی جاتی تھیں ان پر نہایت صفائی سے آہار دے کر مہرہ کیا جاتا تھا۔ وہ ایسی چکنی ہوتی تھیں کہ منہ دیکھ لو روشنائی کو کئی کئی دن گھوٹا جاتا تھا اور خدا جانے اس میں کیا کیا ڈالتے تھے کہ سینکڑوں برس تک اس کی سیاہی اور چمک دمک جوں کی توں باقی رہتی تھی اس کو کون کر سکتا ہے مگر وضع استقامت کی عمر گزر جائے سطریں سیدھی الفاظ نوک پلک سے درست تھے۔ غرض یہی الفاظ مقبول خط ہی وہ خط دلوں کو سرور اور آنکھوں کو روشن کرتا تھا۔ دیکھنے والا پھڑک جاتا تھا۔ اب فنِ خطاطی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا گیا ہے یعنی خوش خطی کوئی ہنر نہ رہا اس کی ضرورت ہی نہ رہی اب طلباء تمام قابلیت کر ڈالیں کے حساب کا قاعدہ حل کرے اور بال کی کھال نکالے اور ریاضی کی پیچیدگیاں سلجھا لے اور گتھیاں سلجھا لے اور تاریخ کے واقعات ازبر کرے اور ان کے سن یاد کر لے دنیا بھر کے جغرافیے یعنی ساری خدائی کی پیمائش ناپ ڈالے ان غریبوں کو فرصت کہاں خوش خطی کی طرف توجہ کریں ان کے لئے "ایک ہنر و ہزار سودا" بالکل ہیچ ہے۔ اب لکھنے کا حال یہ ہے کہ لوہے کی نب سے لکھا جاتا ہے جس میں نہ کاٹ ٹھیک ہے نہ اس کا قط درست۔ وہ کسی طرح اردو کے لئے موزوں ہیں اس سے بڑھ کے موجد کا اصلی مقصود انگریزی تحریر تھی اور یوں سمجھتی اردو لکھو تو لکھ لو ہاں قلم بہتر سے بہتر واسطی تلاش کیا جاتا تھا جس میں ریشہ نہ ہو جو جاندار ہو جیسے لچک والا ہو۔ شگاف درست ہو قط محرف ہو غرض یہ جب سے نکلی ہیں اس سے لکھنے میں گو آسانی ہو مگر ایک تکلے سے اور اس سے لکھنا برابر ہے کہ اس کی نوک پنسل کی طرح گول ہوتی ہے نوک پلک پتلے موٹے سے کچھ بحث نہیں۔ ہر چہ آید در گھسیٹ غرض تو صرف پڑھ لینے سے ہے لیکن پڑھنا بھی مدارج رکھتا ہے ایک الفاظ صاف لکھا ہوتا ہے کہ اندھا پڑھ لے ایک ایسا گھیچ پیچ اور گھسیٹ ہے کہ نہ سر نہ پیر لکھیں موسیٰ پڑھیں خدا

اور جس کے کھنڈر اب تک موجود ہیں جو زبانِ حال سے اپنی وسعت اور عظمت کا نشان دے رہے ہیں اس محل کی طیاری پر شیخ آذری اسفرائینی نے ذیل کی رباعی کہی جسے مُلّا شرف الدین مازندرانی مشہور خوش نویس نے نہایت جلی قلم سے لکھ کر بادشاہ کے حضور میں گذرانا۔ یہ رباعی اب تک اُس محل کے روکار پر موجود ہے۔ وہو ہذا۔ رباعی

حبذا قصرِ مشید کہ ز فرطِ عظمت ✦ آسماں سُدّۂ از پایۂ ایں درگاہ است

آسماں ہم نہ تواں گفت کہ ترکِ ادب است ✦ قصرِ سلطانِ جہاں احمدِ بہمن شاہ است

بادشاہ نے شاعر کو مالامال کر دیا۔ بادشاہ کی قدردانی دیکھیے کہ شیخ آذری اس قدر مقربِ بارگاہ سلطانی اور مورد مراحم خسروانی تھا کہ گھڑی بھر کو اُس کی جدائی گوارا نہ تھی آخرکار اُس نے شہزادہ علاء الدین سے سفارش کرائی اور عرض کر ایا کہ اگر مجھے وطن جانے کی اجازت مل جائے تو حجِ اکبر کا (جس کا میں نے ارادہ کیا ہے) آدھا ثواب حضور کی خدمتِ اقدس میں پیش کروں گا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور خزانچی کو بلا کر حکم دیا کہ چالیس ہزار تنگۂ سفید (جو ایک تولہ نقرۂ خالص کا ہوتا ہے) دیا جائے۔ شیخ تنگوں کا اتنا بڑا ڈھیر دیکھتے ہی بے ساختہ پکار اُٹھا لا یحمل مطایاکم عطایاکم (حضور کی اس قدر گراں بہا عطیئے کو آپ کے مویشی بھی اُٹھا نہیں سکتے) بادشاہ ہنسا اور فرمایا "بیس ہزار تنگے اور دو" اس کے علاوہ خلعتِ خاصہ اور پانچ غلام ہندی دیکر رخصت کیا۔

مآثر الامرا میں عبد الرحیم خانِ خاناں کی نسبت لکھا ہے کہ "مکرر شعرا را در صلہ بزر سرخ لسنجید۔ روزے مُلّا نظیری گفت" یک لک روپیہ چہ قدر تودہ می شود؟ نہ دیدہ ام" فرمود از خزانہ بیارند و چوں جمع کردند مُلّا گفت "شکر اللہ کہ بسبب نواب ایں قدر زر دیدم" فرمود کہ "ہمہ بہ مُلّا بدہند" یہ ایک وزیر کا حوصلہ تھا رہی بادشاہوں کی جود و عطا وہ تو بے حد لاتحصٰی ولا تُعد تھی۔ دور کیوں جائیے۔ ؎

ترا دیدہ یوسف را شنیدہ۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ غفران مکان حضور پُرنور نواب میر محبوب علی خاں بہادر جعل اللہ الجنۃ مثواہ بادشاہِ دکن کی داد و دہش کیا کچھ کم تھی؟ داغ صاحب کو جب سرفرازی ہوئی تو ایک دم پچاس ہزار روپیہ کی بھاری رقم اس طرح دے دی گو یا کچھ بات ہی نہ تھی۔

بادشاہِ حال حضور پُرنور نواب میر عثمان علی خاں بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ بمصداق الولد سِر لابیہ وہ بھی غفران مکان سے اس امر میں کچھ کم نہیں بلکہ زیادہ ہی ہیں۔ ابھی سلطان ٹرکی کے لیئے تین سو پونڈ ماہانہ مقرر فرمایا ہے۔ شہزادہ محمد عمر خاں خلف امیر عبد الرحمن خاں مرحوم شاہِ افغانستان کے نام پانسو روپیئے ماہوار کی اجرائی انہیں دنوں ہوئی ہے اور کوئی دن ایسی بخشش

ہے۔ لیمر زا جوان بخت کی بیٹی اور بہادر شاہ مرحوم کی پوتی ہیں۔ دادا کا تخت تاراج ہونے کے غم میں انہوں نے آج تک شادی نہیں کی۔ غدر کے واقعات بہت گداز سے بیان کرتی ہیں کہ انسان دل پکڑ کر بیٹھ جائے ان کے ایک بھائی مرزا شید بخت تھے ۱۲ر جون ۱۹۲۱ء کو ان کا انتقال ہوا مسلمانوں کے عام قبرستان میں مدفون ہوئے ان کی ایک شادی لکھنؤ میں ہوئی تھی جس سے دو لڑکیاں ہیں۔ اور دو شادیاں انہوں نے برہمی عورتوں سے کی تھیں۔ ایک سے ایک لڑکا تین سال کا ہے جس کی والدہ کا بھی انتقال ہو گیا ہے اور اس کے نانا لے کر ہندوستان چلے آئے معلوم نہیں وہ آج کل کہاں ہیں۔ دوسری شادی سے ایک جوان لڑکا ہے جس کا نام سکندر بخت ہے۔ اس اُجڑے دیار کی رونق یہی ہیں۔ انٹرنس پاس ہیں بائیس سال کی عمر ہے جو آتا ہے۔ ان ہی سے ملتا ہے بیچارے نہایت عسرت سے گزر کرتے ہیں۔ باپ کے مرتے ہی گورنمنٹ نے وظیفہ بند کر دیا غریب کو ایک حبہ نہیں ملتا۔ ان کی پھوپی رونق زمانی بیگم کو صرف ڈیڑھ سو ماہوار تاحیات ملتے ہیں ان کے ساتھ رہ کر تنگی سے گزر کرتے ہیں وضع داری کا یہ حال ہے کہ دادا مرحوم (بہادر شاہ) کے زمانے کے بعض ملازمین کو اب تک علیحدہ نہیں کیا اس مکان کے ساتھ ہی یہ شرط ہے کہ وہ رہ سکتے ہیں مگر فروخت نہیں کر سکتے رونق زمانی بیگم کے بعد غالباً مکان بھی چھن جائے گا اور ان تیموری شہزادوں کے لیے تن ڈھانکنے کے لیے کپڑا اور پیٹ بھرنے کے لیے لقمہ اور سر چھپانے کیلئے جھونپڑا بھی نہ ہو گا۔ یہ اشعار حسب حال میں اپنی طرف سے پڑھتا ہوں۔ ؎

جن کی عمارتیں فلک سر کشیدہ تھیں + نسلوں میں اُن کے رہنے کو اب جھونپڑا نہیں
جن کے گھروں میں مخمل رومی کے فرش تھے + اب اُن کے پاس بیٹھنے کو بوریا نہیں
تنور گرم رہتے تھے جن کے شبانہ روز + نوبت یہ ہے کہ چولھے پہ اُن کے توا نہیں

عموماً بادشاہ ہند اور خاص کر سلاطینِ مغلیہ کی داد و دہش، عطا و بخشش کی مثالیں اس کثرت سے ہیں کہ اس کے لیے ایک جداگانہ کتاب درکار ہے مگر چونکہ فرمانوں کا زیادہ تر تعلق داد و دہش ہی سے ہے لہذا چند واقعات کا علی سبیل الاختصار پیش کر دیا کوتاہ نظروں کی آنکھیں کھول دے گا اور وہ جان لیں گے داد و دہش کس کو کہتے ہیں۔ سلطان محمد تغلق کے غیر معمولی اور فوق العادت بخششوں کا حال بہت طول طویل ہے لہذا بخوفِ طوالت نظر انداز کرنا پڑا جس کو شوق ہو شوق سے کتب تاریخ ملاحظہ فرمالیں۔

ع آفتاب آمد دلیل آفتاب + اس پر سے ناظرین اس بحر سخاوت کا اندازہ فرمالیں کہ بعض دفعہ ایک ایک دن میں ساڑھے سات لاکھ روپئے تک دے دیئے ہیں۔

دکن کی بہمنیہ سلطنت (۱۳۴۷-۱۴۸۲ء) کا حال کون نہیں جانتا سلطان احمد شاہ ولی بہمنی نے دارالسلطنت بیدر مملکتِ سرکار عالی نظام میں قلعہ ارک کے اندر ایک عالیشان محل بنوایا تھا جس کا نام تخت محل تھا

جو خود رو گھاس اور جنگل کے کانٹوں سے صاف ہو۔ دس بیس قدم آگے بڑھا اور چھوٹا سا احاطہ نظر آیا جو بانس کی کھپچیوں اور لکڑیوں سے گھرا ہوا تھا۔ اس کے گوشہ میں مجاور کی چھوٹی سی جھونپڑی تھی جس کا چھپر بارش سے سیاہ ہو گیا تھا۔ اس چھوٹے سے احاطے کے اندر دو چار تخت پڑے تھے۔ جو شاید نماز پڑھنے اور تلاوت قرآن کے لیئے ہیں۔ اس کے اندر ہی ایک بیری کا درخت ہے اور اس درخت کے نیچے ٹین کی دو چار چادریں ملا کر چار معمولی لکڑیوں کے ستون پر ڈالدی گئی ہیں۔ اس ٹین کے نیچے پرانے گاڑھے کی چھتگیری لگی ہوئی ہے جو شاید مجاور کی کرم فرمائی کی ممنونِ منت ہے۔ اس کے نیچے تیموری نسل کا آخری چراغ، اکبری جاہ وجلال کی آخری یادگار شاہجہانی شکوہ کا آخری مرقع اور عالمگیری نسل کا آخری تاجدار اور اُس کی بیگم محو آرام ہیں قبر زمین سے ڈیڑھ فٹ بلند ہو گی۔ تعویذ ذرا چوڑا سفید پتھر کا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں قبروں کو ایک کر دیا گیا ہے۔ اس تعویذ پر لکھا ہے۔

ظفر شاہ بہادر شاہ دہلی کا انتقال ہوا۔ ۷ رنومبر سنہ ۱۸۶۲ء میں۔ زینت محل بیگم شاہ دہلی کا انتقال ہوا۔ جولائی سنہ ۱۸۶۲ء میں۔

ہم لوگ ایک طرف بیٹھ گئے اور فاتحہ خوانی سے فارغ ہو کر میں نے کہا کہ قبر اس قدر معمولی حالت میں کیوں ہے؟ مجھے بتایا گیا۔ کہ ٹین وغیرہ کا چھپر بھی اب دو تین سال سے پڑا ہے۔ اس سے پہلے یہ قبر بھی بے نام ونشان ہو گئی تھی نشان دہی کے لیئے یہ بیری کا درخت تھا۔ جب مسلمان برہما نے کچھ ایجی ٹیشن کیا تو تیموری تخت کی مالک گورنمنٹ نے مسلمانوں کو اجازت دے دی کہ وہ قبر کا نشان کر سکتے ہیں۔ یہ قبر چھاؤنی اور بڑے بھایہ (مشہور برہمی معبد) کے قریب ہے۔ کچھ اندھیرا ہو گیا۔ اس لیئے ہم لوگ واپس ہوئے اور اس روز اس مکان کی زیارت نہ کر سکے جس میں بہادر شاہ مرحوم نظر بند تھے۔

شہنشاہِ مرحوم کے قیدخانہ کی زیارت

ہندوستان واپس آنے سے ایک روز پیشتر اس کا موقعہ ملا کہ ہم آخری شاہِ دہلی کے مسکن کو دیکھ سکیں اور تیموری نسل کے جو بدقسمت افراد وہاں رہتے ہیں اُن سے ملیں۔ اس روز بھی سیٹھ حاجی عثمان غنی صاحب اپنی موٹر لیئے ہمراہ تھے۔ ایک بجے ہم لوگ وہاں پہنچے۔ یہ مکان سنٹرل جیل رنگون کی پشت پر ہے اور صرف ایک سڑک درمیان میں ہے لکڑی کا مکان ہے جو بہت معمولی ہے اور اب تو نہایت بوسیدہ ہو گیا ہے۔ بہادر شاہ کے نوکروں کے حلال خوروں کے مکان اس سے اچھے ہوں گے کئی برس سے اس میں قلعی نہیں اور نہ مرمت کرائی گئی

مرحوم شہنشاہ کی اولاد۔ ستر برس کی ایک ضعیفہ اس مکان میں رہتی ہیں جن کا نام رونق زمانی بیگم

ابھی ابھی ہم نے اخبارِ صحیفہ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۳۸ء میں پڑھا کہ مرزا سید ارجمند ولد بجستہ بحث متعلقۂ خاندان مغلیہ کے لئے تاحیات پانسو روپیہ ماہانہ مقرر ہوا ہے اور اس سے پہلے بھی کئی بار ایسی خوشخبریاں متواتر سنی ہیں خدا اس ریاست کو تا قیامت سلامت و برقرار رکھے کہ پیٹ کو روٹی تو مل جاتی ہے۔

دہلی کے آخری تاجدار بہادر شاہ کے مقبرے اور مکان کے چشم دید حالات جو مولوی مظہر الدین صاحب ایڈیٹر کوئٹہ نے اخبارِ کشمیر امرتسر ۱۷ اگست ۱۹۳۸ء میں لکھے ہیں دل پر چھریاں چلاتے ہیں اور ہم اس کا اقتباس کرنے سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتے۔

گرچہ ہے سو سو بُرائی سے مگر بھرائے امیر + ذکر میرا اس سے بہتر ہے کہ اُس محفل میں ہے

ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ سلاطینِ مغلیہ کی ابتدا کیا تھی اور انتہا کیا ہے تاکہ زمانے کی بیگ رفتاری دلوں پر نقش کالحجر ہو جائے۔

حقیقت پر نظر کرتا ہوں جب دنیائے فانی کی + ہزاریں خاک میں مل جاتی ہیں سب بے گمانی کی

اس بدنصیب بادشاہ کی وفات کی تاریخ کسی نے کیا خوب کہی ہے۔

سراج الدین ظفر بہادر جو ہوئے جب روانہ + کہ جن کی باعث مٹی ہوتی سے حلاکرنا تھا چراغ دہلی
حدس اُن کا چراغ دہلی ہوا ہی دیکھو مطابق اُسکے + سرورش میں نے سال رحلت کہا لکھا ہے چراغ دہلی ۱۲۵۷ھ

مغلیہ خاندان کا آخری تاجدار + بہادر شاہ کے مقبرے اور مکان کی زیارت

میں جب رنگون پہنچا تو قدرتی طور پر تاریخ کا وہ عبرت انگیز انقلاب یاد آگیا جس نے تیموری ماہ جلال کی آخری یادگار (بہادر شاہ) کو قیدی بنا کر رنگون پہنچایا۔ رہا آخر پانچ سال بعد مشتاق ہوئی شمع بھی گل ہو گئی۔ میں نے رنگون کے محترم احباب سے ذکر کیا کہ میں اُس مٹی کے ڈھیر کی زیارت کرنا چاہتا ہوں جس کے نیچے تیموری خاندان کا آخری تاجدار محوِ آرام ہے۔ ہم لوگ عثمان غنی صاحب کی رہنمائی کے مطابق ایک نہایت معمولی احاطے میں داخل ہوئے یہ احاطہ ایک سڑک کے کنارے واقع ہے اور اسی لیئے شاید معمولی خود رو گھاس سے گھیر دیا گیا ہے کہ وہ سیر کرنے والے صاحب بہادروں کے سامنے کوئی بے جوڑ قطعہ معلوم نہ ہو ورنہ بہادر شاہ مرحوم کی قبر کے لیئے اہتمام نہیں کیا گیا۔

مقبرے کی کیفیت یہ احاطہ شاید ستر فٹ طویل اور پچاس فٹ چوڑا ہو گا۔ اور گھاس چڑھی ہوئی تھی اور شرک وصفائی کا بھلا انتظام نہ تھا۔ کسی وکس میری کا منظر دیکھ کر میرا دل قابو میں نہ رہا۔ کہ اللہ اللہ جس ناصر الدین کا ملک لینے والے اپنے عسل خانوں میں جل اٹھاتے ہیں اس کی قبر تک پوچھنے کیلئے کوئی ایسی تمیاں بھی نہیں

ع شکر نعمتہائے تو چندان کہ نعمتہائے تو +

وَفَّقَنَا اللّٰهُ بِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی وَخَتَمَ اَحْوَالَنَا وَاٰمَالَنَا وَاٰجَالَنَا بِالْخَیْرِ وَالْحُسْنٰی ہاں تو اس خلجان میں شہدوں کا ذکر رہ گیا۔ ان بے چاروں خانماں برباددوں کی بنی بنائی عیش و آرام کی زندگی بگڑ بگڑا کر یہ نوبت پہونچی کہ سلاطین کی اولاد اور شادی بیاہوں میں پلنگ چھپر کھٹ اور جہیز کا سامان صرف کہاروں مزدوروں کی طرح بلکہ بھک منگوں اور کنگلوں کی طرح اپنے سروں پر اٹھائیں اور بطور بھیک کے جو مل جائے لے کر قناعت کریں۔ یہ لوگ۔ بادشاہ زادوں۔ شہزادوں صاحب زادوں اور مرشد زادوں کی جگہ شہدے کہلانے لگے۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ۔ ؎

آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم + ہو گئے خاک انتہا یہ ہے

حیران ہوں کہ ان کی ناگفتہ بہ حالت کہاں تک لکھوں اور پتھر کا کلیجہ کہاں سے لاؤں۔ ہر جمعرات کو ہمارے گھر میں ایک برقعہ پوش بیوی آتی ہیں جن کے چہرے سے آثار امارت و جلالت چمکتے ہیں اُن کی شستہ گفتگو سے شرافت ٹپکتی ہے۔ یہ اپنے آپ کو بہادر شاہ کی پوت بہو کہتی ہیں اور عجب نہیں کہ ہوں مگر حالت ان کی اس درجہ ردی ہے کہ بھیک مانگ کر پیٹ پالتی ہیں ؎

تنگدستی کے سبب جان سے بیزار ہیں ہم + وار پہ کھینچ دے اے چرخ کہ نادار ہیں ہم

اب بھی دہلی میں مرزا ثریا جاہ صاحب کے خاندان کے پس ماندہ لوگ کچھ معقول پنشن پاتے ہیں مگر انکی آپس کی نزاع اور کثرت شرکا کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ہر شخص کے حصّے بخرے ہوگئے ہیں اور وہ رقم جو ایک شخص کیلئے بھی بہ مشکل کفی تھی وہ اب گھٹ گھٹا کر دس پر اُتری تو کہیئے کیا رہی، برائے نام۔ علاوہ اس خاندان کے جناب فرخندہ جمال صاحب اور جناب امیر الملک مرزا بلاقی بیگ صاحب دو شاہزادوں کی خدمت میں کمترین کو دیرینہ نیاز حاصل ہے کیونکہ میرے نانا مولوی محمد عبد القادر صاحب خلف جناب مولوی محمد عبد الخالق صاحب جن کا ذکر خیر سرسید کی کتاب آثار الصنادید میں ہے، متوسلانِ شاہی میں سے تھے یہ دونوں صاحب آتے جاتے تھے ان دونوں بزرگوں کو برٹش گورنمنٹ سے کچھ وظیفہ ہے جسکی مقدار نہ اُنہوں نے ظاہر کی نہ میں نے پوچھنا مناسب سمجھا مگر حیدرآباد کے تعلق سے اتنا میں جانتا ہوں کہ مرزا بلاقی صاحب کو سو روپیہ ماہانہ سرکار عالی نظام سے ملتا ہے اور اس دستگیری اور قدر افزائی نے اُنہیں سنبھال لیا اور اسی طرح اور کئی شاہزادوں اور بیگمات کو اسی منبع جود و کرم ریاست ابد مدت سے بطور اشک شوئی کچھ ملتا ہے ؎

صدف کو چاہیئے کیا ایک قطرہ نیسانِ یم سے + بجھا لیتا ہے اپنی پیاس کام غنچہ شبنم سے

من دیگرم تو دیگری + اُس کا شکریہ تو میں جب ادا کروں کہ سب سے پہلے میں اپنا شکریہ ادا کر لوں۔
مجھے اور بھی بہت سے ذریعوں کا پتہ ملا ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ جن کے پاس ہیں مگر وہ ناوہندوں
کی قید میں ہیں وہ نہ خود اُن کو پبلک کے سامنے لانا چاہتے ہیں نہ دوسروں کو جھلک تک دکھانا پسند
کرتے ہیں۔ ؎ نہ خود خورد نہ کس دہد + گندہ کند بسگ دہد۔ افسوس کے سامنے دستِ
سوال پھیلانے سے سود۔ ع بات بھی کھوئی التجا کر کے +۔
مثلاً ایک صاحب کا ذکر بے موقع نہ ہوگا میں چاہتا ہوں کہ ناظرین کو میری مشکلات اور دوا دوش
کا کچھ تو اندازہ ہو۔ یہ صاحب گورنمنٹ کے خطاب یافتہ ہیں ان کا شمار منتخب لوگوں میں ہے معمر ہیں مسن
ہیں ۱۹۲۳ء کی ایجوکیشنل کانفرنس میں اواخرِ ماہِ دسمبر میں میرا علی گڑھ جانا ہوا۔ وہ صاحب (جن کا نام
میں ظاہر کرنا نہیں چاہتا) میرے باپ کو جانتے تھے اور مجھے بھی پہلے سے آپ کی خدمت میں نیاز تھا
مانا کہ میں بالذات کچھ نہ ہوں مگر بالصفات ایک بڑے باپ کا بیٹا تو ضرور ہوں [illegible] مجھے
معتبر ذریعے سے معلوم ہوا کہ ان کے پاس ایک کافی ذخیرہ فرامینِ شاہی کا ہے۔ مجھے کامل توقع تھی کہ وہ
علم دوست بزرگ ہیں کبھی میری درخواست کو رد نہ کریں گے مگر انھوں نے نہایت بے اعتنائی اور
کج خلقی سے ٹکا سا ٹوٹا کے انکاری جواب دیا میں اپنا سا منہ لیکر رہ گیا جس کی ندامت مجھے آج تک ہے
انھوں نے پہلے تعلقات پر پانی پھیر دیا اور ایسے کورے ہو گئے کہ ع ان تلوں میں تیل ہی نہ تھا گویا
میں نے یہ بھی عرض کیا کہ اچھا تو آپ خود چھاپئے اور میرے پاس جو فرامین ہیں ان کو بھی شامل کر لیجئے
مگر انھوں نے حامی تو پھر ہاں نہ کی۔ ظاہر ہے کہ یہ فرامین جب تک پبلک میں نہ لائے جائیں بے کار
محض ہیں یہ اُن کے ہاں کچھ انڈے بچے نہ دیں گے۔ ع برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر۔ حیرت تھی
اُن کا کام جانے یہ معلوم ہوا کہ خستائی بخل اور طبعی حسد اُن کو مانع تھا عُجب کے سامنے کسی کی نہیں چلتی
دوسرے کو فائدہ پہنچانا انہیں گوارا نہیں حسد اس بات کا کہ جو کام ہم سے نہ ہو سکا دوسرے کے
سر اس کا سہرا کیوں رہے ؎
رنج کچھ اس کا نہیں ہے اُس کو کہ وہ ایسا ہے کیوں + بلکہ ساری کوفت ہے اس کی کہ میں ویسا نہیں
تجربہ ہوا اور آیندہ کو سبق ہوا کہ خدا کسی سے کام نہ ڈالے ؎
کیا مخالف بے کار ہمارے میں وفا ایک سے ایک + دل کے دو حرف ہیں سو وہ بھی جدا ایک سے ایک
حیران کی دست کشی سے میرا کام رکا نہیں ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست۔
شکر ہے پروردگار کا کہ اوجہ تبارک و تعالیٰ نے اس بے دست و پا سے یہ کام اپنی مدد سے پورا کرا دیا۔

طفلی و شباب عیش و رنج و راحت + اس عمر میں انقلاب کیا کیا دیکھے

برٹش انڈیا میں فرامین کم یاب ہیں ان کا دیدار بھی محال ہے مگر ریاستوں میں جو سلاطینِ مغلیہ کی یادگار رہیں اور انہیں کے قدم بقدم چلتے ہیں اور معاش داروں کی معافیں اور جاگیرداروں کی جاگیریں بحال ہیں وہاں کثرت سے نظر سے گزرتے ہیں جب سرکار عالی **نظام** خلد اللہ ملکہ وسلطنتہٗ کی ملازمت میں تھا تو مجھے تحقیقاتِ عطیات اور فصلِ خصومات میں بہت سے فرامین دیکھنے کا اتفاق ہوا مگر اُس وقت ان کے جمع کرنے کا کچھ خیال نہ ہوا البتہ اواخر زمانِ ملازمت میں کچھ فرامین جمع کیئے اور جب سے اب تک متلاشی ہوں جو بندہ یابندہ یہ کیا کم غنیمت ہے کہ با ایں ہمہ مشکلات میں نے اتنے بہت جمع کر لیئے۔ دل چاہتا تھا اور یہ تھے بھی اسی قابل کہ کتاب میں ان سب کے فوٹو دیئے جاتے مگر اتنی قیمت کون دیتا، ناچار نقل پر اکتفا کیا مگر پھر بھی دل نہ مانا کہ ناظرین کو اس نعمتِ عظمٰی کے دیدار سے بالکل محروم رکھوں اور اُن کے شوق کو سرد کردوں لہذا مشتے نمونہ از خروارے بعض بعض کے فوٹو بھی ہدیۂ ناظرین ہیں۔ کچھ فرامین تو میری کتاب تاریخ بیجاپور میں ہیں یہ وہی ہیں جو میں نے دکن میں جمع کیئے تھے۔ کچھ دہلی کے قلعہ کے عجائب خانے سے میں نے بہ اجازت **ہز اکسلنسی سر میلکم ہیلی صاحب بہادر بالقابہ** سابق چیف کمشنر دہلی وحال گورنر صوبۂ پنجاب نقل کیئے۔ کچھ متفرق ذرائع سے بہزار مشکل دیکھنے کو ملے۔ ایک فرمان اکبری جیپور کے عجائب خانے میں ملا ایک اورنگ زیب کا نادر فرمان سعید برادرز فوٹو گرافر بنارس سے منگایا کچھ جناب منشی مظفر حسین صاحب سلیمانی رئیسِ شاہ آباد ضلع ہردوئی کی کتاب نامۂ مظفری سے بہ اجازت اُن کے لیئے اور کچھ فرمان صاحبِ معزز نے بطور مزید امتنان میری خواہش پر جابجا تلاش کر کے بھیجے۔ ایک فرمان تاریخِ پالن پور مصنفۂ جناب سید گلاب میاں صاحب مرحوم میر منشی ریاستِ پالن پور سے لیا ایک اور فرمان اُن کے برادر سید صاحب میاں صاحب چیف الجنیر پالن پور نے بھیجا کچھ فرامین مولوی ابوالحسن صاحب خلف مولوی محمد عبدالحق صاحب مصنفِ تفسیرِ حقانی نے دیئے۔ جناب خان صاحب نواب محمد علی خاں صاحب دہلوی ممبر کونسل ٹونک نے دو لاجواب فرمان مجھے دیئے۔ حضرت جناب سید آل رسول صاحب سجادہ و دیوان درگاہ اجمیر شریف نے ایک کتاب کی کتاب دی جس میں (۲۲) فرمان متعلق بدرگاہ شریف ہیں۔ ان سب صاحبوں کی مہربانی کا میں بہت شکر گزار ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء عنا وعن سائر الناس وکان سعیہم مشکوراً۔ ہاں بھولا میرے عزیز منشی اشتیاق احمد صاحب چشتی نظامی خدا جانے کہاں کہاں ڈور دھوپ کر کے کچھ فرمان لائے اُن کا شکریہ اس سبب سے مجھ پر واجب نہیں ہے کہ میرا اور اُن کا کام جدا نہیں ؎ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو تن جاں شدی + تا کس نگوید بعد ازیں

سچ ہے کہ روز بد میں کسی کا کوئی نہیں ÷ سیتے بھی بھاگتے ہیں خزاں میں شجر سے دور

جب ان لوگوں کے ذرائع آمدنی ہی مسدود ہوگئے تو یہ کاغذ کے ٹکڑے اُن کے کس کام کے رہے کیا اُن کو شہد لگا کر چاٹیں؟ یہی وجہ ہیں کہ فرامین کی نگہداشت نہ ہوئی اور اُس کا بڑا حصہ ناکارہ ہونے سے ضائع ہوگیا جو بچ رہے تھے وہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں جانوں کے ساتھ تلف ہوئے چنانچہ قلعہ کے عجائب خانہ میں نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و بہادری بیگم مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن جو نہایت مطلا اور مذہب ہے موجود ہے یہ نکاح نامہ قلعہ سے بیگمات کی بھاگڑ میں جب کہ اُن کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا مرتمر ۱۸۵۷ء کو سر وقت تقسیم دعل دمل انگریزی مسٹر امری شو ٹیگر کو ملا انھوں نے بڑا کرم کیا کہ عجائب خانے میں اس دُرِ بے بہا کو جو اس طرح بے آب ہو رہا تھا پہنچا دیا۔

آبروئے جنس گراں ہے کہیں بیکار نہ جائے ÷ آپ نے لیں تو یہ سودا سرِ بازار نہ جائے

اسی طرح خدا جانے کتنے فرامین تلف ہوئے جو اِدھر اُدھر پڑے رُل رہے تھے اس کو سمیٹ سماٹ کے عجائب خانے میں آویزاں کیا گیا ہے باوجود اس تلس اور تباہی کے ابھی سب سے فرامین دہلی اور نواح دہلی میں ہیں مگر جن کے پاس ہیں وہ بتاتے نہیں۔ ایسے فرامین کو دفینہ سمجھ کر چرمال بنالیا ہے ہوا تک لگنے نہیں دیتے بادشاہ کو دکھانا تو درکنار۔ بمصداق گوری کا جوبن ٹینکیوں ہی میں گیا غرض یہ کہ اس زمانے کی تحریرات دیکھنے کو ہماری آنکھیں ترس گئیں ہیں۔ غدر سے پہلے تو فرامین کا کچھ توڑا تھا مگر غدر کے بعد سے خال خال رہ گئے اور آگے چل کر پچاس برس کے بعد ایسا کال ہو جائے گا کہ ڈھونڈے نہ ملیں گے میں نے بچشم خود دیکھا ہے کہ کباڑیوں نے ان دُرہائے نایاب کو صرف اُس کی ظاہر چمک دمک دیکھ کر کوڑیوں کے مول لیا خرید اکن سے انہیں شاہزادوں سے جن کے آباؤ اجداد مورد مراحم خسروا وعواطف شاہانہ صاحب مناصب جلیلہ و جاگیرات کثیرہ امیر ابن امیر تھے مگر آج انہیں کی اولاد ایسی تباہ ہے کہ انھوں نے فاقہ کشی سے بچنے کے لیے ان کو جدا کیا نہ طیبِ خاطر بلکہ مجبوری کر بھاگتے بھوت کی لنگوٹی ہے جو مل جائے سو غنیمت باہر والے تو نادر جانتے ہوں مگر دلی والا ایسا کون ہے جو اس تقیہ نام صیغہ سے بخوبی واقف نہیں ہے کہ آج کل جو شہدے کہلاتے ہیں وہ دراصل کون تھے کیا تھے اور اب کیا ہوگئے۔ اُن کی حالت کیا ہے اور زندگی کے دن کیونکر بسر کرتے ہیں؟ - میرا ہاتھ لکھتے ہوئے کانپتا ہے اور قلم لرزتا ہے۔ قلم کا سینہ شق ہے، دو معمور قرطاس پہ اشکِ تولی برساتا ہے۔ یہ اجڑے اور مٹے ہوئے خاندانِ معلیہ کے نام لیوا ہیں وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رباعی دل نے بیم بے حساب کیا کیا دیکھے آنکھوں نے جہاں میں تو کیا کیا دیکھے

ہمین ست وہمین ست وہمین است ۔ آج تک لوگوں کو اس کا شوق سمندر پار دور دراز ملکوں مثل یورپ اور امریکہ سے کھینچ لاتا ہے اور جس نے ایک دفعہ ان کو دیکھ لیا وہ محوِ حیرت رہ جاتا ہے اور اس کے نظارے سے کبھی سیری نہیں ہوتی۔ دشمن کی زبان سے بھی بے اختیار نکل پڑتا ہے کہ لا عین رأت ولا اُذُنٌ سمعت (نہ آنکھ سے دیکھا نہ کانوں سے سنا) ؎ ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ۔ کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجاست ۔ چنانچہ ایک بڑی متمول یورپین لیڈی تاج گنج کو دیکھ کر بے اختیار بول اٹھی کہ "جان بڑی پیاری ہے اور مرنا بڑی کٹھن بات ہے لیکن اگر مجھے یقین ہو جاتا کہ میں مرے بعد تاج گنج میں دفن کر دی جاؤنگی تو آج ہی مرنے کو طیار ہوں"۔ علاوہ ان مستقل اور دیرپا یادگاروں کے ذرا نیچے اُتر کر دادودہش، عطاو بخشش کی اگر جیتی جاگتی تصویر ہیں تو یہی بچے کھچے فرامینِ شاہی ہیں بشرطیکہ اُن کا دیدار میسر ہو۔

؎ آجائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہیئے ۔ سینے سے لگائے تری تصویر ہمیشہ

دہلی جو کسی زمانے میں سلاطینِ مغلیہ کا دار السلطنت تھا اور زیادہ شاہجہان آباد کے نام سے مشہور تھا یہی مرکز فرامین و احکام کی اجرا و اشاعت کا تھا۔ اس سرزمین سے سارے ہندوستان کی کل موڑی جاتی تھی۔ وہ لوگ جو اس ملک پر حکمران تھے تدتیں ہوئیں مر کھپ گئے اب اُن کی اولاد تک باقی نہیں اور جو کوئی پشت کی فصل سے اولاد در اولاد ولّلہم جرًا ہے بھی تو وہ برائے نام "بدنام کنندۂ نکو نامے چند"۔ اُن کا وجود بے سود ہوا نہ ہوا برابر۔ وہ ایسے تباہ و خستہ حال اور نانِ شبینہ کو محتاج ہیں کہ محتاجِ بیان نہیں۔ صورت ببیں حالش مپرس۔ گردشِ زمانہ کی چکی میں وہ ایسے پسے ہیں کہ ملیتھن نکل گیا۔

رباعی

تکلیف دکھاتا ہے زمانہ ہم کو ۔ دیتا ہے نہ دولت نہ خزانہ ہم کو
او گردشِ افلاک ہم سمجھے ہیں تجھے ۔ تو پیستا ہے جان کے دانہ ہم کو
(ذہیرا)

وہ شرم کے مارے منھ سے بھاپ تک نہیں نکال سکتے کہ ہم فلاں کے فلاں ہیں۔ یا ہم فلاں کے نام لیوا اور فلاں کے باقیات الصالحات ہیں۔ وہ ایک گوشے میں منھ چھپائے زندگی کے دن تنگی ترشی سے کاٹ رہے ہیں اور کہتے ہیں اور سچ کہتے ہیں کہ ایسے جینے سے تو مرنا بہتر۔ ؎ زندگی ہے یا کہ ایک طوفان ہے ۔ ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مرچلے۔ اگر کبھی اُن کی زبان سے اپنے حسب نسب کی کیفیت بے اختیار نکل بھی جائے تو اُن کی فلاکت اور سقیم حالت کب اُن کے قول کی تائید کرے گی۔ ؎ کون سنتا ہے کہانی میری۔ اور پھر وہ بھی زبانی میری۔ ان کی باتیں سنکر لوگ کہتے ہیں "رہیں جھوپڑے میں اور خواب دیکھیں محلوں کا"۔ یہ سوائے اس کے اور کیا سمجھ سکتے ہیں کہ "یکے نقصانِ مایہ دیگرے شماتتِ ہمسایہ" ؎

موت سے کسے رستگاری ہے سب کے لیئے یہ مسئلہ بھاری ہے۔ امیر غریب اسی سفر میں یکساں ہیں۔ آج مرے کل دوسرا دن۔ زمانہ دیر سویر سب کی یاد کو حرف غلط کی طرح مٹا دیتا ہے۔ **قطعہ**

بس نامور بزیر زمین دفن کردہ اند + کز ہستیش بروے زمیں یک نشاں نماند
واں پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک + خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند
زندہ است نام فرخ نوشیرواں بعدل + گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند
خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر + زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

مرے بعد دنیا میں اگر کچھ دنوں رہ جاتا ہے تو مرنے والوں کے وہ کارنامے ہیں جو لوگوں کو بار بار ان کی یاد دلاتے اور ان کے غم کو تازہ کرتے ہیں جن سے بادشاہ مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ عطائے مناصب و جاگیرات وہ خلعتہائے فاخرہ کا وہ دستور کا ہو گیا اب ہم جب کبھی پہلے زمانے کی فارغ البالی بادشاہوں کی داد و دہش کے قصے اپنے بزرگوں سے سنتے ہیں تو محو حیرت ہو جاتے ہیں اور بے ساختہ کہہ اٹھتے ہیں کہ یاد بخیر وہ زمانہ بھی کیسا زمانہ تھا جس کا تصور اب تک بھی قالب مردہ میں جان ڈالدیتا ہے ؎

یاد ایامیکہ در کوئے مکانے داشتم + ہمچو بلبل در چمن ہم آشیانے داشتم

علی مردان شاہ (شاہ ایران) تاشقند کے مقبرے پر جو سند ملک دکن میں ہے بڑے دردناک اشعار لکھے ہوئے ہیں جو دنیا کی بے ثباتی کا سچا فوٹو ہیں میں اس کا صرف ایک بند لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں ؎

یاران و عزیزاں بسر خاک من آیند + از خاک نپرسند نشان و خبر من
گر خاک جہاں جملہ بغربال بہ بیزند + حقا کہ نیابند نشان و اثر من

ان بادشاہوں کی بہترین یادگاریں ان کی سر بفلک عمارتیں اب تک موجود ہیں آگے کی خدا جانے۔ ایک یورپین مورخ کل افشانی فرماتے ہیں کہ شاہ جہاں بڑا احمق تھا جس نے لاکھوں روپیہ تعمیر میں لٹا دیا گویا مٹی میں ملا دیا) مگر اس حماقت میں اب تک بھی بادشاہ مبتلا ہیں ہر شخص اپنی مستقل اور پائیدار یادگار چھوڑنی چاہتا ہے اور شاہجہاں تو بادشاہوں میں عمارات کی تعمیر میں فوق لے گیا ہے آج تک بھی دہلی اور آگرہ کا قلعہ دہلی کی جامع مسجد اور سب سے بڑھکے آگرہ کا تاج محل اس کی ایسی یادگاریں ہیں جن کو زمانہ بھی اب تک نہ مٹا سکا اور امید ہے کہ ابھی صدیوں تک نہ مٹا سکے گا شاہجہاں کی لیاقت جو کوتاہ اندیشوں کی نظر میں حماقت سے مصداق ؎

ہستم بد اندیشی کہ برکندہ باد + عیب نماید ہنرش در نظر۔ تعمیر کی جاتی ہے وہ حماقت ایسی تھی کہ دنیا کی سات حماقتوں (عجائبات) میں سے وہ بھی ایک ہے اور ایسی ہے کہ ؎ اگر فردوس بر روئے زمین است

فروغِ محفلِ ہستی ہیں نورِ عرشِ اعظم ہیں + حبیبِ حق، ممدوحِ ملک ہیں فخرِ آدم ہیں
انہیں کے رنگ سے رنگِ گلِ ہستی کی رنگت ہے
انہیں کی بو سے عطر آگیں بنی آدم کی طینت ہے

دنیا میں جو چیز جتنی نادر اور کم یاب ہے اُتنے ہی لوگ اُس کی خواہش اور تمنا کرتے ہیں۔ دیکھیے سونے اور جواہر کی قدر کیسی ہے۔ کیوں؟۔ یہ صرف اس لیئے کہ یہ چیزیں سخت مشکل اور دقت سے دستیاب ہوتی ہیں گوگردِ احمر۔ سنگِ پارس۔ کیمیا۔ ہما۔ عنقا سب جتنی ناپید اور مشکل الحصول ہیں اُتنے ہی ان کی تلاش میں ہر شخص سرگرداں و پریشان ہے۔ ۵ اے ہمتِ مردانہ تیری شان بڑی ہے + پارس ہے تو اکسیر ہے لالوں کی جڑی ہے + (۲) اکسیر پر مت ہوس آشنا نہ کرنا + ہے کیمیا سے بہتر دل کا گداز کرنا (۳) اگر ہے نام کی خواہش تو عنقا کی طرح رہیئے + کہ ڈھونڈے لاکھ کوئی پر نہ ظاہر ہو نشاں اپنا + ریڈیم کو لیجیئے۔ وہ ایک بہت نادر الوجود و کمیاب دھات ہے اس واسطے اُس کی ایک رتی کی قیمت بھی ایسی گراں ہے کہ دھری جائے نہ اُٹھائی جائے۔ غرض معلوم ہوا کہ دنیا میں نادر چیزوں کی سب سے بڑھ کر قدر ہے۔ فرامینِ سلاطین بھی اسی صنف میں داخل ہیں۔ ڈھونڈے اُن کا پتہ نہیں ملتا۔ فنا کے ہاتھوں سب فنا ہیں ۵ اچھوں کے لیئے گرمئ بازارِ فنا ہے + پہلے وہی بکتا ہے جو کھوٹا نہیں ہوتا جب وہ بادشاہت ہی نہ رہی جن کی عظمت اسطوت اور جبروت کا مشرق سے مغرب تک چار دانگ عالم میں ڈنکا بجتا تھا اور جن کی نسبت یہ قول فیصل تھا کہ "سلاطینِ ہند بادشاہی نمی کنند بلکہ خدائی می کنند" تو یہ کاغذ کے پرزے فرامین دستبردِ زمانہ سے کیسے محفوظ و مصئون رہ سکتے تھے؟۔ ۶ آں قدح بشکست وآں ساقی نماند ۵ صورتیں آنکھوں میں پھرتی ہیں وہ نقشے یاد ہیں + کیسی کیسی صحبتیں خوابِ پریشاں ہوگئیں

رباعی
چمن کی تخت پر جس دم شہِ گل کا تجمل تھا + ہزاروں بلبلوں کا شور تھا فریاد تھی غل تھا
خزاں کے دن گئے تو کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں + بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

دنیا کا یہی کارخانہ ہے ایک آتا ہے ایک جاتا ہے ۵

کیا دل لگائیں گلشنِ عالم ہے بے ثبات + آئے ہیں چار دن کے لیئے اس چمن میں ہم
۵ بہارِ زندگی اک خوابِ غفلت کا زمانہ ہے + خیالی چہچہے ہیں اور ہوائے آشیانہ ہے
صدائے کوسِ رحلت نغمہ سنجوں کا ترانہ ہے + جسے کہتے ہیں دنیا وہ کہانی ہے فسانہ ہے

جو لائیں کام میں چشمِ بصیرت دیکھنے والے
بنیں محوِ تماشا اُس کی قدرت دیکھنے والے

دیباچۂ دوم

سر آر از یدِ بسم اللہ تیغ جوش مقالی را
مسخر کن سوادِ اعظمِ نازک خیالی را

واللہ جو سرِ لوح ترا نام نہ ہوتا + ہرگز کسی آغاز کا انجام نہ ہوتا

حمد و نعت کا عقدہ لاینحل ہے عقلِ انسانی یہاں دنگ ہے رسائی وہاں تک محال۔

؎ اگر یک سرِ موئے برتر پرم + فروغِ تجلی بسوزد پرم

حضور رسولِ مقبول علیہ التحیۃ والسلام جیسے مقربِ بارگاہِ ایزدی فرمائیں کہ ما عرفناک حق معرفتک تو ہم بیچارے کس شمار قطار میں ہیں اور ہماری کیا بساط اور کیا مجال ہے کہ گام رسائی اور تگ و دو کریں ؎

تو ہے خیال سے بلند، تیرا خیال ہو تو کیا + تیری صفت میں عقل کو، لافِ کمال ہو تو کیا
تیرا حریم ناز جب اونچا ہو لامکان سے بھی + لاکھ بلند و تیز رو مرغِ خیال ہو تو کیا

رباعی
ہر شان میں ہے شان نرالی تیری + سر جھکتے ہیں درگاہ ہے عالی تیری
آباد ہے ہر نام سے دل کا مسند + آنکھوں میں ہے تصویر خیالی تیری

اب دوسرا مرحلہ نعت کا ہے اس راہ کا کما حقہ طے کرنا بھی قوتِ بشری اور امکانِ انسانی سے خارج ہے یہاں بھی قدم نہیں ٹکتا۔

رباعی
تاج سرِ فرقِ نبی کا مثلی کیا ہے + قاب قوسین سے ظاہر ہے کہ رتبہ کیا ہے
منکرِ قولِ شفاعت سے یہ پوچھے کوئی + معنیِ آیت یعطیک فترضی کیا ہے

جس کی شان میں خود رب العالمین فرماتا ہے کہ لولاک لما خلقتُ الافلاک ۔ اس سے بڑھ کے اور کوئی کیا کہے گا۔ ہم یہ کہہ کر چپ ہیں ۔ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ ؎

محمد پیشوا و رہنمائے خلقِ دو عالم ہیں + معزز ہیں مقدس ہیں معظم ہیں مکرم ہیں

۱؎ حضرت وراقؔ صاحب نے میری محنت ٹھکانے کو دیباچہ لکھ دیا ہے۔ دیباچہ کیا لکھا ہے کتاب کا عطر کھینچ دیا ہے۔ ایسا لکھا ہے کہ بہت خوب ہو گیا ہے۔ دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے جو کہنا تھا وہ ما کم و کاست کہہ دیا ہے مجھے اب دیباچہ لکھنے کی ضرورت سے فرصت ہو گئی جو لکھا ہے مجھ سے بہتر لکھا ہے میرا حق شکر میں کیا لکھتا۔ اگر تو لوٹ لیا ہے تیری رہا کہ بھی میسر نہ ہو سکے۔ اسی سے جو کچھ عرض کیا ہے وہ بھی اس خیال سے کہ تعریف و تصنیف میں میں بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل جاؤں ۱۲۔

اور سنگین نوشتوں کو حل کر چکے اس لئے آپ نے ان فرامین کی عبارات اور املا اور انشا کو بخوبی معلوم کر لیا اس مجموعہ میں آپ نے چند فرامین کا فوٹو بھی بنوا کر شامل کیا ہے جن کے دیکھنے سے ناظرین گویا اصل فرمان دیکھ لیں گے اس مجموعہ کے جس کا نام **فرامین سلاطین** ہے آپ مولف ہیں مگر فی الواقع آپ اس دور کے بڑے مصنفوں میں شمار ہوتے ہیں اور آپ نے بے شمار کتابیں لکھکر شائع فرما دی ہیں جو ملک کی بہبودی اور قوم کی آسودگی کے لیئے اکسیر اور آبحیات کا حکم رکھتی ہیں جس طرح آپ نثار بے بدل ہیں اسی طرح آپ شاعر خوش بیان بھی ہیں چند روز ہوئے جو آپ نے دیوان مرتب کر کے چھاپا ہے اور ہاتھوں ہاتھ نکل رہا ہے۔ اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ بذاتِ خاص علم و ہنر کے باپ ہیں۔ ؎ گر بنام پدر چہ سیگردی + پدرِ خویش باش گر مردی۔

تاریخ ترتیب فرامین سلاطین از فقیر حقیر ناصر نذیر فراق جانشین حضرت درد دہلوی

کیوں نہ جھک جائے ادب سے سرو پیر چرخ کا　　دیکھ لی شانِ بشیر الدین احمد واہ وا
سر کہیں ہے دھڑ کہیں ہے حاسد ناشاد کا　　تیغ برانِ بشیر الدین احمد واہ وا
رشک کرتے ہیں ملایک اور حوریں خلد میں　　ساز و سامانِ بشیر الدین احمد واہ وا
غیرتِ باغ ارم ہے روکشِ خلد بریں　　یہ شبستانِ بشیر الدین احمد واہ وا
دے رہے ہیں گنج علم و فن کے اپنی قوم کو　　پر ہے دامانِ بشیر الدین احمد واہ وا
چھاپ ڈالے خطِ سلاطینِ سلف کے بیدریغ　　واہ فیضانِ بشیر الدین احمد واہ وا
دیکھیں عالمگیر اور شاہجہاں کے ہم خطوط　　لطف و احسانِ بشیر الدین احمد واہ وا

مصرعہ تاریخ کی گر فکر ہے تجھکو فراق
کہہ "خیابانِ بشیر الدین احمد واہ وا"

۱۳۴۴ھ

هو الناصر
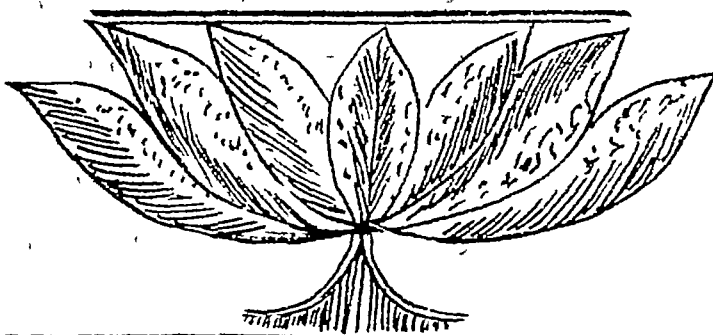
دیباچہ کتابِ ہشت آئین فرامینِ سلاطین از فقیر ناصر نذیر فراق جانشین حضرت درد رحمۃ اللہ علیہ

گردشِ ساغرِ صد جلوۂ رنگیں تجھ سے
آئینہ داریِ یک دیدۂ حیراں مجھ سے

کلیاں ہوں یا پھول میوے ہوں یا پھل ویسے تو اس کی ہر وقت چاہت ہوتی ہے مگر جب رُت ختم ہو جاتی ہے تو پھر اُن کی انتہا میں ہونے لگتی ہے ایک طرف سے صدا آتی ہے ختم بہار ہے دوسری طرف سے کہنے والا کہتا ہے ؎ آغوشِ گل کشودہ برائے وداع ہے ✢ اے عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے ✢ اس وقت کا یک ٹوٹ پڑتے ہیں ان چیزوں کی مانگ حد سے سوا ہو جاتی ہے آدمی کی اولاد کا بھی یہی حال ہے بڑے چھوٹے سے نکڑے سب ہی پیارے ہوتے ہیں کوئے کوئے آنچ ہے مگر سب سے پچھلا بچہ جسے عورتیں پیٹ پونچھنا کہتی ہیں اس پر ماں باپ جی جان سے فدا ہوتے ہیں کیونکہ اس بچہ کی پیدائش حد دیتی ہے کہ آگے اللہ کا نام ہے اب نخلِ امید کبھی پھلے پھولے گا اسی طرح ہمارے دل میں اگلے مسلمان بادشاہوں کی جیسے قطب الدین ایبک شمس الدین التمش تغلق خلجی لودی ہیں ضرور محبت ہے مگر چونکہ اسلامی سلطنت کا خاتمہ ہندوستان میں آل تیمور سے کیا اس لیے ہماری نگاہوں میں مغل بادشاہوں کی ساری ادائیں اب تک سما رہی ہیں اور ہمارے بچوں کی زبان پر بابر اور ہمایوں کی داستانیں رہتی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ یوں تو ان مغلوں نے اپنی بہت سی نشانیاں چھوڑی ہیں آگرہ میں تاج گنج فتح پور سیکری میں قصر والوان۔ دلی میں ہمایوں کا مقبرہ لال قلعہ جامع مسجد الہ آباد لاہور احمد آباد گجرات وغیرہ اکثر بلاد وامصار میں ان کے آثار موجود ہیں جنہیں دیکھ کر ہمارا دل ٹھنڈا ہوتا ہے مگر ان چیزوں کے علاوہ ان کی یادگار ان کے فرمان ان کے دستور ان کے دستور العمل ہیں جو دفتر الانشاء شاہی سے وقتاً فوقتاً جاری ہو کر ممالک میں بھیجے ان کے پڑھنے سے ہمیں ان کے حسن و خوبی اور ان کی سطوت ان کی ہمت ان کی شجاعت ان کی سخاوت ان کی لیاقت کا

سال و فال و مال و حال و اصل و نسل و تخت و بخت

یارب اندر ہر دو گیتی برقرار و دائم

سالِ خورم فالِ نیکو مال وافر حال خوش

اصلِ ثابت نسل باقی تخت عالی بخت رام

اِس مجموعہ فرامینِ سلاطین کو یہ خانہ زاد سرکار ابد قرار [illegible] ہز اگزالٹیڈ ہائینس اعلیٰ حضرت قدرِ قدرت [illegible] سپہ سالار مظفر الملک و الممالک نظام الدولہ نظام الملک [illegible] نواب میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ آصف جاہ سابع یار وفادار سلطنت برطانیہ جی سی ایس آئی جی سی بی ای خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کے نام نامی اور اسم گرامی سے نہایت فخر مباہات سے معنون کرنے کی عزت حاصل کرتا ہے۔

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند

گزارندۂ نمک خوار - جاں نثار

فدوی بشیر الدین احمد تعلقہ دار

His Exalted Highness The Nizam of Hyderabad (Deccan

ی حضرت قوی قدرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی حضور نظام خلداللہ ملکہ و سلطنتہ

خاکسار بشیر الدین احمد تعلّقہ دار